

04 جون 2017ء

# سینڈے میکزین

ماہ رمضان کی برکتیں

نئی سپر پاور کون ---  
امریکہ یا چین؟

دہشت گردوں کے دماغ  
میں کیا چل رہا ہے؟

مودی حکومت کے 3 سال ---  
جشن کس بات کا؟

چیمپئنز ٹرافی کا  
بلہ گلہ جاری



★ بڑھی ہوئی حرارت کو کم کرتا ہے۔  
★ معدہ، دل اور جگر کو طاقت دیتا ہے۔



قدرتی ذائقہ  
فرحت اور تسکین کے لئے

(شیوین)

## شرابت انار



نام بھی لاشان  
معیار بھی لاشان



itsurdu.blogspot.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہم چاہتے ہیں کہ اردو کا ہر ناول ہر کتاب ہر افسانہ اور ہر تحریر آپ کی دسترس میں ہو۔ اس کے لئے ہمیں آپ کی ضرورت ہے۔ آپ کچھ بھی لکھیں ہمیں بھیجیں ہم اسے اپنے بلوگ پر اپ لوڈ کر دیں گے۔ کچھ بھی ہو ہم اسے پی ڈی ایف میں کنورٹ کر کے کتابی شکل میں ڈھال لیں گے۔ الحمد للہ ہمارے بلوگ پر ۳۵۰۰ سے زائد کتابوں کے ایکٹو لنک موجود ہیں، اور ہماری سائٹ ڈیلی آپ ڈیٹ ہوتی ہے۔ تو چلیے پھر قلم اٹھائیں اور شروع ہو جائیں، اپنی تحریر نیچے دئے گئے ای میل اڈریس پر بھیجیں۔ کیونکہ ہم دیر نہیں کرتے،

itsurdu.blogspot.com

[khalidjee@hotmail.com](mailto:khalidjee@hotmail.com)



اشرفؔ کی روایت



تحقیق؁ معیار؁ کفایت

قائم شدہ 1939

# 270 سے زائد قدرتی ادویات کے ساتھ

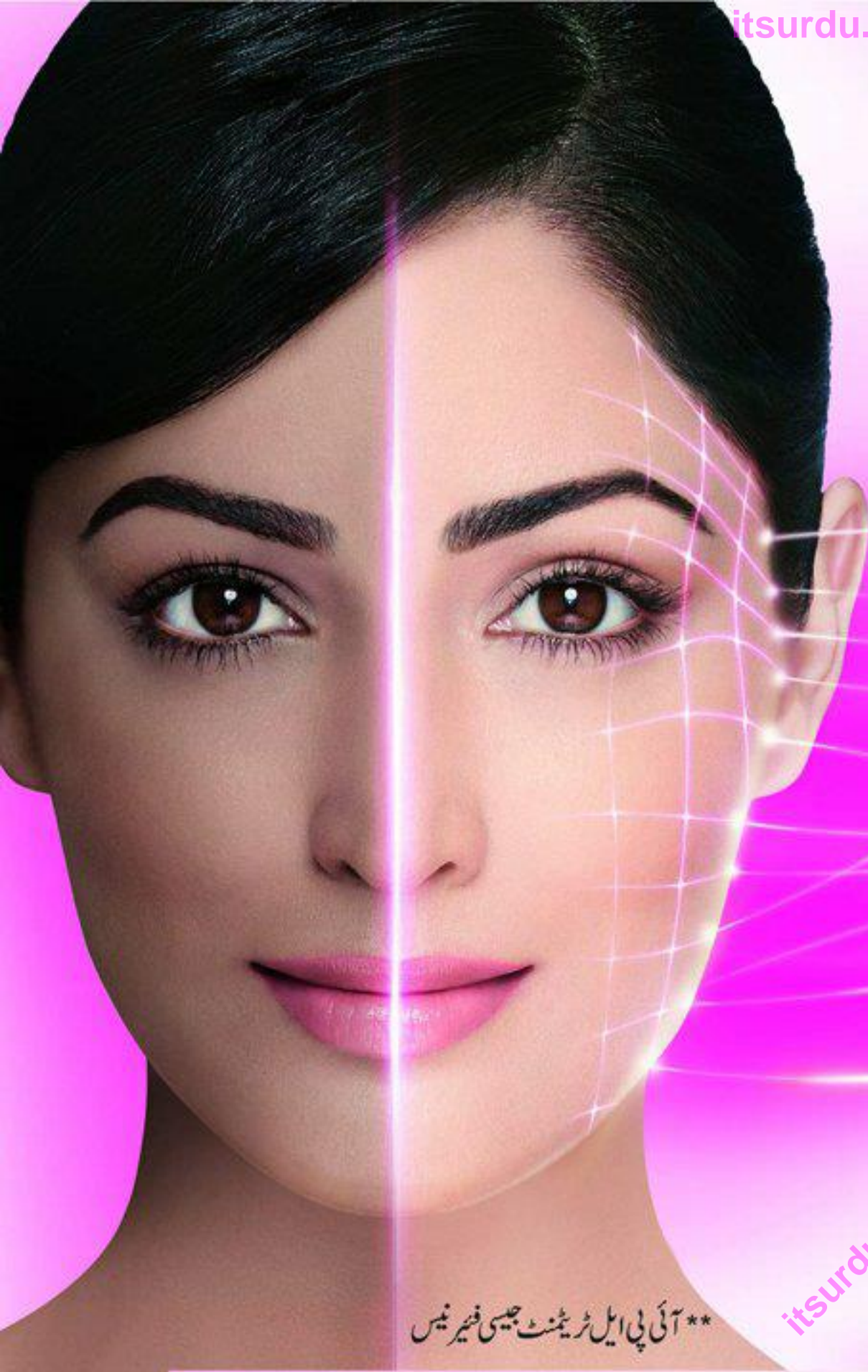
## صحت مند پاکستان



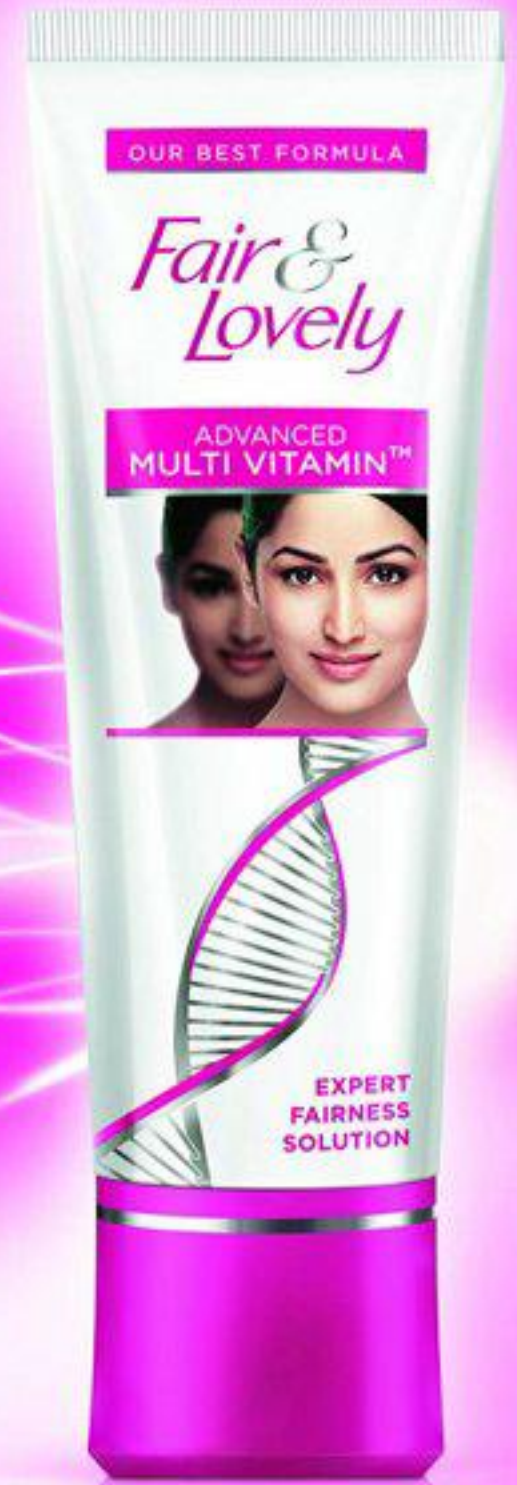
اشرف لیبارٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

Phone: 041-8847601-2, Fax: 041-8847607, www.ashraflabs.com, E-mail: info@ashraflabs.com, www.facebook.com/ashraflabspakistan





\*\*آئی پی ایل ٹریٹمنٹ جیسی فیر نہیں



## لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ جیسا نکھار

بہترین فیر نہیں کے لئے دنیا بھر میں جلد کے ماہرین لیزر ٹریٹمنٹ کی جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر یہی ٹریٹمنٹ صرف ایک کریم سے مل جائے تو؟  
اب لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ جیسی فیر نہیں ملے ”فیر اینڈ لولی ایڈوانس ملٹی وٹامن“ سے۔  
اس کا طاقت ور ملٹی وٹامن فارمولا لیزر لائٹ کی طرح جلد کی گہرائی تک جاتا ہے۔ سیاہ خلیات کو صاف اور روشن کر کے جلد کو نکھارتا ہے۔  
تو لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ جیسے نکھار کے لئے صرف فیر اینڈ لولی کا بیسٹ فارمولا۔

*Fair & Lovely* | ADVANCED  
MULTI VITAMIN™

\*لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ سے مراد جلد کے اندر آئی پی ایل (Intense Pulsed Light) ہے

\*تخلیقی خاکہ





## ماہ رمضان کی کبرتیں

### روزہ داروں کے لئے ہزاروں فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں

محمد الیاس عطار قادری

خداے رحمن عزوجل کا کروڑ ہا احسان کہ اس نے ہمیں ماہ رمضان جیسی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا۔ ماہ رمضان کہ فیضان کے کیا کہنے! اس کی تو ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔ اس مہینے میں اجر و ثواب بہت بڑھ جاتا ہے۔ نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب سزا گناہ کا جاتا ہے۔ اس مہینے میں روزہ دار کا سونا بھی عبادت میں شہر کیا جاتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق ”رمضان کے روزہ دار کے لئے دریا کی پھلیاں افکار تک دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں۔“ روزہ باطنی عبادت ہے، کیوں کہ ہمارے بتائے بغیر کسی کو یہ علم نہیں ہو سکتا کہ ہمارا روزہ ہے اور اللہ عزوجل باطنی عبادت کو زیادہ پسند فرماتا ہے۔ ایک حدیث پاک ﷺ کے مطابق ”روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔“

اس مبارک مہینے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے اس ماہ میں قرآن پاک نازل فرمایا ہے۔ چنانچہ مقدس قرآن میں خداے رحمن عزوجل کا نزول قرآن اور ماہ رمضان کے بارے میں فرمان ہے،

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا، لوگوں کیلئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشنی باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اسے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ عزوجل تم پر آسمانی چاہتا ہے اور دشواری نہیں چاہتا، اور اس لئے تم کو تمہاری پوری کرو اور اللہ عزوجل کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور تمہیں تم گزرا ہو۔ (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں، ”چونکہ اس مہینے میں دن رات اللہ عزوجل کی عبادت ہوتی ہے۔ لہذا اسے شہر رمضان یعنی اللہ عزوجل کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ جیسے مسجد و کعبہ کو اللہ عزوجل کا گھر کہتے ہیں کہ وہاں اللہ عزوجل کی کام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رمضان اللہ عزوجل کا مہینہ ہے کہ اس مہینے میں اللہ عزوجل کی کام ہوتے ہیں۔ روزہ تراویح وغیرہ تو ہیں ہی اللہ عزوجل کے مگر بحالت روزہ جو جائز تو کئی اور جائز تجارت وغیرہ کیجائی ہے، وہ بھی اللہ عزوجل کے کام قرار دئے گئے۔ اس لئے اس ماہ کا نام رمضان یعنی اللہ عزوجل کا مہینہ ہے۔ یا یہ رمضان سے مشتق ہے۔ رمضان موسم خریف کی بارش کو کہتے ہیں۔ جس زمین میں جانی ہے اور رزق کی منتظر خوب ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مہینہ بھی دل کے گرد و خبار دھو رہا ہے اور اس سے اعمال کی بھٹی بری بھری رہتی ہے اس لئے اسے رمضان کہتے ہیں۔ ”سماں“ میں روزانہ بارشیں چاہئیں اور ”بھادوں“ میں چار۔ پھر ”اسار“ میں ایک۔ اس ایک سے کھیتیاں پک جاتی ہیں۔ تو اس طرح گیارہ مہینے برابر گریاں کی جاتی رہیں۔ پھر رمضان کے روزوں نے ان نیکیوں کی بھٹی کو پکا دیا۔ یا یہ ”رمض“ سے بنا ہے۔ جس کے معنی ہیں ”گرمی یا جلنا“۔ چونکہ اس میں مسلمان بھوک پیاس کی تش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے، اس لئے اسے رمضان کہا جاتا ہے۔ (کنز العمال) کی آٹھویں جلد کے صفحہ ۲۵۳ پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ حضرت نبی کریم روف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اس مہینے کا نام رمضان رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

ماہ رمضان کی پہلی رات کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جو آخری رات تک بند نہیں ہوتے

آپ ﷺ کی امت کو ماہ رمضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو کسی اور نبی کو نہ ملیں

یا قوت کا گھر بنا جاتا ہے۔ جو کوئی ماہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اللہ عزوجل مہینے کے آخر تک اس کے گناہ و معاف فرمادیتا ہے اور اس کے لیے صبح سے شام تک سزا ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ رات اور دن میں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اس پر سجدہ کے عوض (یعنی بدلے) اسے (جنت میں) ایک ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے کہ اس کے سائے میں گھوڑے سوار پانچ سو برس تک چلتا رہے۔“ حدیث مبارک میں روزہ داروں کیلئے بشارت عظمیٰ بھی موجود ہے کہ صبح تا شام سزا ہزار فرشتے ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالمیان، حبیب رحمن عزوجل و ﷺ کا فرمان ذی شان ہے ”میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی بھی نبی علیہ السلام کو نہ ملیں۔

(۱) پہلی یہ کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عزوجل ان کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ عزوجل نظر رحمت فرمائے گا اسے کبھی عذاب نہیں دے گا

(۲) دوسری یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ (۳) تیسرے یہ کہ فرشتے ہر رات اور دن ان کے لیے مغفرت کی دعا نہیں کرتے رہتے ہیں۔ (۴) چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے، میرے (نیک) بندوں کے لیے مزین (یعنی آراستہ) ہو جائے قریب و دور دنیا کی مشقت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے۔ (۵) پانچواں یہ کہ جب ماہ رمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ عزوجل سب کی مغفرت فرمادیتا ہے۔“ قوم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ لیلۃ القدر ہے؟ ارشاد فرمایا، ”نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں اجرت دی جاتی ہے۔“

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور پر نور شافع یوم البشور ﷺ کا فرمان ہے، ”پانچوں نمازیں، اور بعد اگلے جمعہ تک اور ماہ رمضان اگلے ماہ رمضان تک گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔“ گناہ کبیرہ تو یہ کہنے سے معاف ہوتے ہیں۔ تو یہ کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو گناہ ہوا خاص اس گناہ کا ذکر کرے کہ اس کی بیزاری اور آنسو اس سے بچنے کا عہد کرے تو یہ کرنی ہوگی۔ ماہ رمضان المبارک کے فضائل سے کتب احادیث مالامال ہیں۔ رمضان المبارک میں اس قدر برکتیں اور رحمتیں ہیں کہ ہمارے پیارے آقا ﷺ نے یہاں تک ارشاد فرمایا، ”اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا ہے تو میری امت جتنا کرتی کہ کاش! ہمارا سال رمضان ہی ہو۔“

## دلوں کو جوڑنے والے سات سنہرے اصول

مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی

”کی کوشش کی تو فرمایا کہ میرا جی یہ چاہا کہ سلاخ سے اس کی آنکھ پھوڑ دوں۔“ چوتھی بات جس سے منع فرمایا وہ یہ کہ لالٹا جھٹھا تم ایک چیز کے خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتے تو صرف قیمت بڑھانے کے لیے بولی مت لگاؤ۔ یہ دھوکہ دی ہے اور بعد دی اور خیر خواہی کے خلاف ہے۔

اور پانچواں آپ ﷺ نے حسد سے منع فرمایا ہے کہ کسی کے پاس نعمتیں دیکھ کر، اس کے فضل و کمال اور اس کی اچھی حالت کو دیکھ کر دل میں جانا اور کڑھنا اور یہ چاہنا کہ اس سے یہ نعمت چھین جائے، یہ حسد کہلاتا ہے۔ یہ ایک ایسا اخلاقی مرض ہے جس کی وجہ سے انسان کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتیں مفلوج ہو کر رہ جاتی ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا کہ تم حسد سے بچو کیونکہ یہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے خشک لکڑی کو آگ کھا جاتی ہے۔

چھٹی بات جس سے منع فرمایا وہ بغض اور کینہ ہے۔ کسی کے خلاف نفرت اور دشمنی کو ذہن میں زیادہ رہے گا دینے کو بغض اور کینہ کہتے ہیں۔ یہی وہ دلوں میں سنگت والی آگ ہے جس سے معاشرتی تہذیبی تہذیب ہو کر رہ جاتی ہے۔

اور ساتویں بات قطع تعلقی ہے جس سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا۔ رشتہ داروں کو جوڑے رکھنا اور معاشرے کے افراد سے قطع رکھنا اس کا اثر انسان کی زندگی پر بڑا گہرا ہوتا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے یعنی رشتوں کو جوڑے رکھے۔ پھر آخر میں فرمایا کہ تم بھائی بھائی بن کر اللہ کے بندے بن جاؤ۔ لہذا اگر آج بھی انسان یہ چاہے کہ میں ایک گھر، ایک خاندان ایک ادارے میں ذہنی اور جسمانی سکون کے ساتھ خوشگوار زندگی گزاروں تو اسے ان سات باتوں پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ اللہ رب العزت ہم سب کو بھائی بھائی بن کر اللہ کا بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

## حکمت کے موتی

- ایمان داری سے خرید و فروخت کرنے والے کا انجام نیکو کار اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔
- تنگ دست آدمی جو رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھتا ہے اس کا شمار اچھے لوگوں میں سے قطعاً نہیں ہوگا۔
- برا آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رہ سکتا۔
- اصلاح کے بغیر پشیمانی ایسی ہے جیسے سوراخ بند کیے بغیر جہاز میں سے پانی نکالنا۔
- پریشانی دور کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو قیصری کام میں مصروف رکھیں۔
- چالاک لوگ ان درندوں کے مانند ہیں جو اپنے شکاری تاک میں مائل چھپا کر بیٹھے ہیں۔
- بنی اسرائیل اس لیے تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں کو سزا دیتے تھے اور امیروں کو چھوڑ دیتے تھے۔
- دنیا خراب اخلاق کا نمونہ پیش کرے تب بھی انسان کو اپنے اخلاق حسنة نہیں چھوڑنے چاہئیں۔
- اللہ سے اس کا فیصل طلب کیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے۔
- ہر مقصد میں خدا تعالیٰ کی بڑائی ملک کی بھلائی اور حق کی تلاش مد نظر رکھو۔
- اپنے دلوں سے دوسری کا حال پوچھو کیونکہ یہ ایسے گواہ ہیں جو کسی سے رشتہ نہیں لیتے۔
- اپنے مال کی خاطر لڑنے والا آخرت میں شہیدوں میں شامل ہوگا۔
- قرآن کریم اور ذکر الہی کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ چڑھتا ہے۔ لے دے زمین پر نور اور آسمان پر ذکر خیر کا ذریعہ ہے۔
- جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہ کرے وہ خدا کا شکر گزار نہیں ہو سکتا۔
- سب سے بہتر جہاد یہ ہے کہ تم انکسار کی قدرت رکھتے ہوئے بھی غصہ کو پی جاؤ۔
- علم مال سے بہتر ہے کہ وہ تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔
- صرف خواہش کرنے سے ہر چیز نہیں مل جاتی خواہش کے ساتھ جدوجہد بھی لازمی ہے۔
- اگر اونچی پرواز کرنا چاہتے ہو تو اپنی ہمت کو بلند رکھو کیونکہ ہمت ہی آپ کی طاقت ہے۔
- خود خوش رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو بھی خوش رکھا کرو۔
- کسی کی خوبیوں کی تعریف کرنے میں اپنا وقت برباد نہ کرو بلکہ اس کی خوبیاں اپنانے کی کوشش کرو۔

خود بھی دوسروں کی نگاہوں میں گر گئے۔ جب بھی انسان کے مزاج میں یہ بات آنے لگے تو فوراً اپنے ذہن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد لے آئے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب ڈھونڈتا ہے تو اللہ اس کے عیب کو ڈھونڈتا ہے اور جس کے عیب کو اللہ ڈھونڈنے لگ جائے تو وہ اگر اپنے گھر میں بھی چھپ کر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و رسوا کر دے گا۔

تیسری بات جس سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا وہ یہ کہ تم کسی کی جاسوسی نہ کرو۔ جاسوسی کرنے اور ٹوہ لگانے میں فرق یہ ہے کہ ٹوہ لگانے میں انسان دوسرے کے عیب اور راز معلوم کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور جاسوسی میں ہر حالت پر نظر رکھتا ہے چھپ کر باتیں سنے گا۔ آنے جانے پر نظر رکھے گا۔ کیا پکا ہے کیا کھایا ہے، کہاں سے کتنا کھاتا ہے۔ آپ کو معاشرتی زندگی میں جاسوسی سے اس قدر نفرت تھی کہ جب ایک شخص نے دروازے کی جھڑی میں سے جھانکنے





ڈسٹری بیوٹرز اور کافی سٹاف حصہ نہیں لے سکتے۔ قرعہ اندازی یکم مئی 2017ء کی بجائے 31 جولائی 2017ء کو ہوگی۔

سحر ہو یا افطار  
شربت  
گل بہار

# مرحبا گل بہار انعامات کا خزانہ

اب مرحبا گل بہار کی خریداری پر جیتیں ڈھیروں انعامات۔  
مرحبا گل بہار کا لیبل اپنے فون نمبر اور شناختی کارڈ کی کاپی کے ہمراہ پوسٹ بکس نمبر 66  
لاہور کے پتہ پر ارسال کریں اور قرعہ اندازی میں شامل ہونے کا موقع  
حاصل کریں۔ قرعہ اندازی 31 جولائی 2017ء کو ہوگی۔



عمرہ ٹکٹس





# عالمی منظر نامہ

صہیب مرغوب

اقوام متحدہ کے 193 آزاد اور خود مختار ممالک پر "حکومت" کرنے کا خواب نیا نہیں۔ جنگ عظیم پہلی ہو یا دوسری، افغانستان میں امریکی مداخلت ہو یا عراقی شام ہو کر کویت کی جنگیں، ان سب کے پیچھے نہیں نہ گئیں، کسی نہ کسی ملک کا دنیا پر بالادستی قائم رکھنے کا خواب ضرور نہیں ہے۔ نظریے بالادستی کے نقشے میں عالمی امن کو تار تار کیا۔ یہی عالمی امن امریکہ اور روس میں کئی عشروں پر محیط سرد جنگ کی نذر ہوا۔ امریکہ کی طرف جائیں یا روس کو پیچھے۔ کس کا



ساتھ دیں، کس کی مخالفت کریں، جب چھوٹے ممالک خوفزدہ تھے۔ وہ ایک قدم امریکہ کی جانب بڑھتے تو روس و قدیم پیچھے ہٹ جاتا۔ وہ قدم روس کی طرف بڑھتا تو امریکہ دس قدم پیچھے ہٹ جاتا۔ خدا خدا کر کے سرد جنگ ختم ہوئی لیکن اب دنیا مشرق و وسطیٰ اور افریقہ کے بعض ممالک میں جاری خانہ جنگی کا سامنا کر رہی ہے۔ جس میں امریکہ اور دیگر ممالک بھی اس جنگ میں کود پئے ہیں۔ ایسے میں چین "ون بیلٹ ون روڈ" کا منصوبہ لے کر آگے بڑھا ہے۔ اس سڑک کی تعمیر پر امریکی ہمسری چونکس ہیں۔ وہ پریشان ہیں کہ سڑک کبھی محض سڑک نہیں ہوتی، وہ تعلقات کو بہتر بنانے کا راستہ ہوتی ہے۔ صدر زپ نے امریکہ کو امریکہ میں الجھاد یا اندرونی اور خارجی مسائل آئیں باہر نکلنے کا موقع ہی مہیا نہیں کر

رہے لیکن اس صورتحال سے فائدہ اٹھا کر چین اب یورپ، ایشیا اور افریقی ممالک کو آپس میں براہ راست یا رابطہ سڑکوں کے ذریعے جوڑ دے گا۔ مصرین "ون بیلٹ ون روڈ" منصوبے کو مارشل پلان اور سماجی امریکی صدر آئزن ہارن ہارڈ کے انٹرنیٹ سسٹم سے مشابہ قرار دے رہے ہیں۔ سابق صدر آئزن ہارڈ مارشل پلان پر عمل درآمد کے دوران بھی چھوٹی موٹی جنگیں ہوتی رہی ہیں مگر بالآخر یہ منصوبے نکل ہو گئے۔



ان سابق امریکی صدر نے یورپی ممالک کو سڑک اور ریل کے ذریعے ملا کر امریکہ سے مضبوط تجارتی تعلقات کے قیام کا راستہ ہموار کیا۔ امریکہ کو 19 ویں اور 20 ویں صدی میں سڑکوں کی تعمیر سے سڑک فائدہ حاصل ہوئے تھے۔ ان کوششوں کے نتیجے میں یورپی ممالک کا دفاع امریکہ کے ہاتھ میں چلا گیا تھا۔ اس طرح نیو کی صورت میں امریکہ یورپی ممالک کا محافظ بن گیا۔ چنانچہ بین الاقوامی رابطہ سڑکیں اور ریل لائنیں بنانے سے جہاں امریکہ کے



جائیں گی۔ لیبر پارٹی کو شکست فاش دینے کے لیے برطانوی وزیر اعظم نے لیبر پارٹی کے کئی نکات کو اپنا لیا ہے۔ جن پر عملدرآمد میں چانسز رکاوٹ ہیں۔ چانسز وزیر اعظم کے بعض اقدامات پر عملدرآمد رکاوٹ ہے، شاید اگلے عام انتخابات کے بعد چانسز نڈ، چانسز نڈ ہیں۔

تھریسے کی شہر کے دورے کر چکی ہیں، عوامی رابطوں میں جمہوری کارکن سے پیچھے ہیں۔ ان کی توجہ "محفوظ حلقوں" پر ہے۔ تھریسے کی سرگرمیوں کا مرکز محفوظ حلقے ہی نہیں بلکہ پورا ملک

## برطانیہ میں نئی سوچ پرانی قیادت

وہاں پسلی سترتب "نیشنل انیشیاتیو" کے نعرے گونجنے لگے



برطانیہ میں 8 جون کو عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ کنزرویٹو اور لیبر پارٹی سمیت سب نے امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ ایک دوسرے پر تنقید کے شہر برسائے جا رہے ہیں۔ بریگزٹ کے موضوع پر دو بارہ ریفرنڈم کروانے کا نکتہ بھی لیبر پارٹی نے اپنے منشور میں شامل کر لیا ہے۔ انتخابات میں بریگزٹ کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگی۔ اگر عوام اسے پسند نہیں کرتے تو اس پر عمل نہیں ہونا چاہئے۔ لیبر پارٹی جلد یانی انتخابات میں شکست کے بعد 8 جون کو عام انتخابات میں کامیابی کے لیے پرامید ہے۔ اس کے سربراہ جمہوری کارکن نے 16 مئی کو اپنے منشور نیکسوں میں 149 آرپ پاؤنڈ کے اضافے کا اعلان کیا۔ لیبر پارٹی نیکسوں کے اوچے سلیب اور ٹو آہوں میں کچھ ریٹ دے گی، ٹیوشن فیس ختم کر دی جائے گی، گرین سروس اور پانی کی کمپنیوں کو نری نیشنل (قومی تولی) کر لیا جائے گا۔ برطانیہ میں سرکاری شعبے میں نیکسوں کے قیام پر بھی بات ہو رہی ہے۔ ایسا ناکام تجربہ ہم پاکستان میں کر چکے ہیں۔ دنیا آزاد و معیشت کی طرف جاری ہے اور لیبر پارٹی ری نیشنل انیشیاتیو کے مشن پر ہے۔ گرین پارٹی کے سربراہ نے کہا کہ لیبر پارٹی نے اس کے منشور کے کئی نکات نقل کر لئے ہیں۔ وزیر خزانہ ڈیوڈ نے یہ بات غیر دانشمندانہ قرار دیتے ہوئے مسترد کر دی ہے۔ لیبر پارٹی کے علاوہ کئی چھوٹی جماعتوں نے بھی اپنے اپنے منشور "عوام کی عدالت" میں پیش کر دیئے ہیں۔

برطانیہ میں بھی "سب سے پہلے برطانیہ" کا تصور اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس کے پیچھے کوئی اور نہیں، برطانیہ کی مقبول وزیر اعظم تھریسے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ جون میں انتخابات کے نتائج کیا نکلتے ہیں، اس وقت برطانیہ میں تھریسے کا سکہ چٹا ہے، وہ شہرت کی بلندیوں کو چھو رہی ہیں۔ ان کا مقصد لیبر پارٹی کو

یورپ سے بہتر معاشی رابطے قائم ہوئے ہیں سیاسی اور عسکری تعلقات میں بھی کام پورا ہوا۔

اب چین نے "ون بیلٹ ون روڈ" کی شکل میں پرانے سک روت کو زندہ کر دیا ہے۔ 102 ممالک، 500 ارب ڈالر کے اس منصوبے کے ساتھ کھڑے ہیں۔ امریکہ کی پریشانی اور عدم دلچسپی کے باوجود عالمی باہمی اور روس نے بھی منصوبے کو تسلیم کر لیا ہے۔ ابھی ان سڑکوں کی تعمیر میں چین کو چھوٹے موٹے مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے مگر روسی ریلوں کا سامنا تو تاج برطانیہ کو بھی کرنا پڑا تھا۔ اب چین کے صدر شی ڈن چنگ کا منصوبہ بھی دنیا پر بالادستی قائم کرنے کا ہے، چین اگرچہ جنگوں میں نہیں الجھتا تاج برطانیہ کے برعکس چین بحرفی کے خواب نہیں دیکھتا۔ باہر افریقی اور ایشیائی ممالک

ہے۔ جہاں جہاں بھی سخت مقابلہ ہوگا وہاں وہ ضرور جاری ہیں۔ ایک طرف تھریسے ہماری اکثریت سے جلد یانی انتخابات جیت چکی ہیں۔ تاہم ان کی شہرت کا گراف گزشتہ چند ہفتوں میں نیچے آیا ہے۔ دوسری طرف لیبر پارٹی نے جس کی سربراہی غیر مقبول لیڈر جیری کارکن کے ہاتھ میں ہیں۔ ایس این این پی اور لیبر ڈیموکریٹس پہلے ہی شکست خوردہ ہیں۔ ان سے قومی سیاست کی امید نہیں۔ لیبر پارٹی جمہلی بیٹھ سسٹم بچانے کی دعویدار ہے، وہ شعبہ صحت کو 37 ارب پاؤنڈ دینے کے حق میں ہے۔ تھریسے کی توجہ روزگار کی فراہمی اور روزگار کے حقوق پر مرکوز ہے۔ ان کے نعروں میں بھی دم ہے۔ وہ قورپس میں حیلہ رکھنے کے خاتمے کی باتیں کر رہی ہیں۔ نئی ٹین "21 ویں صدی کے برطانیہ میں نئی اور انسانی تفریق کی قطعاً اجازت نہیں، یہ انسانی ہے"۔ اگرچہ وہ لیبر پارٹی کی طرح کم سے کم اجرت دس پاؤنڈ فی گھنٹہ کرنے کے حق میں نہیں ہیں تاہم وہ ٹو آہوں میں کچھ نہ کچھ اضافے کے حق میں ہیں۔ انہوں نے ایک سال یا اس سے زائد سروس والے ملازمین کو کھلی مہر زکی



## نئی سپر پاور کون... امریکہ یا چین؟

چین مارشل پلان اور آئزن ہارڈ انٹرنیٹ سسٹم جیسی عسکری اہمیت حاصل کر لے گا

میں اسے کہیں نہ کہیں ان طاقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا پھر بالآخر معاشی اہمیت اور انسانی ضرورت کا منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ مصرین کے مطابق منصوبے کی تعمیر مکمل ہوتے ہی چین کو یورپ، ایشیا اور افریقہ میں دو سڑک ایک اہمیت حاصل ہوگی جو اس وقت امریکہ کو ہے۔ یہ یورپی ممالک تکندہ روسی شکل کی صورت میں وصال کی طرح امریکہ کے تحفظ کے لیے کھڑے تھے۔ مستقبل میں یہ ممالک چین کے دست نظر ہوں گے۔ یوں بھی یورپ میں جاری اندرونی تہذیبی امریکہ کے خلاف میں نہیں ہیں۔ یورپ میں خود بخاری اور خفیہ اہم کی نئی لہر ابھری ہے۔ وہاں نئی شکل امریکہ سے دور ہوتی جا رہی ہیں۔ چین ممکن ہے کہ ون بیلٹ ون روڈ منصوبہ دنیا میں ایک نئی پراڈ کا اضافہ کر دے۔

دیکھ بھال کے لیے کنوڈ کے ساتھ چھٹی دینے کا حق تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن لیبر پارٹی کا یہ نقطہ تھریسے نے نہ صرف اپنا لیا بلکہ وہ اس سے بھی آگے چلی گئیں، کم سے کم اجرت 9 پاؤنڈ فی گھنٹہ کرنے کی تجویز ان کے ایجنڈے پر ہے۔ تھریسے کے کئی اقدامات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ خود ڈیوڈ ملی بینڈ جن پر عمل کرتے ہوئے گھبراتے تھے تھریسے ان پر عمل کرنا چاہتی ہیں۔ ٹیڈیشن کا نیا ڈانچہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ انہوں نے اگرچہ زیادہ سے زیادہ نیکسوں کی شرح میں کچھ کمی کی ہے لیکن اس پر تین طبقے پر نیکسوں کے مجموعی حجم میں کچھ اضافہ کیا ہے۔ اس کام میں وہ لیبر پارٹی سے کہیں آگے نکل گئی ہیں۔ وہ اپنی ترین اہم ان کی تنخواہوں کو منجمد کرنے پر غور کر رہی ہیں۔ اسی لیے انہیں "تھریسے ریڈ" کہا جاتا ہے۔ "ریڈ" کسی زمانے میں کیونٹوں کے بارے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اب برطانیہ میں بھی سرخ تھریسے کی انقلابی سوچ پر عمل ہو رہا ہے۔

ایک اور قدم آگے بڑھتا ہے تھریسے نے برطانوی کمپنیوں کو تحفظ دینے کی خاطر ملی کمپنیوں کی جانب سے مقامی کمپنیوں کی خریداری پر پابندیاں جوڑ دی ہیں۔ "سب سے پہلے برطانیہ" پھر کوئی اور۔ ان کی کامیابی کے بعد فری مارکیٹ کا تصور شاید برطانیہ میں زیادہ فری نہ رہے۔ وہ برآمدات میں اضافہ ضرور چاہتی ہیں لیکن برطانوی مفادات پہلی ترجیح ہیں۔ کیونکہ عوام کو سلامتی، تحفظ اور ترقی چاہئے۔ ڈیوڈ کیروان ان میں ایک بھی نہ دے سکے۔ لیکن تھریسے نے وہ چیزیں دے دی ہیں۔ اس لیے عوام ان کے ساتھ ہیں اور تیسری کے لیے پرامید ہیں۔ برطانیہ میں معاشی عدم مساوات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک فیصد امیر ترین لوگ 27 فیصد ٹیکس دے رہے ہیں جبکہ 50 فیصد غریب لوگوں کا حصہ نیکسوں میں 10 فیصد ہے۔ آمدنی میں عدم مساوات 30 سال میں سب سے اونچی سطح پر ہے۔ تھریسے نے اس طبقے کو نارگٹ بنایا ہے۔ ان کی جیت بیکٹی ہے۔



## سائنس اینڈ ٹیکنالوجی



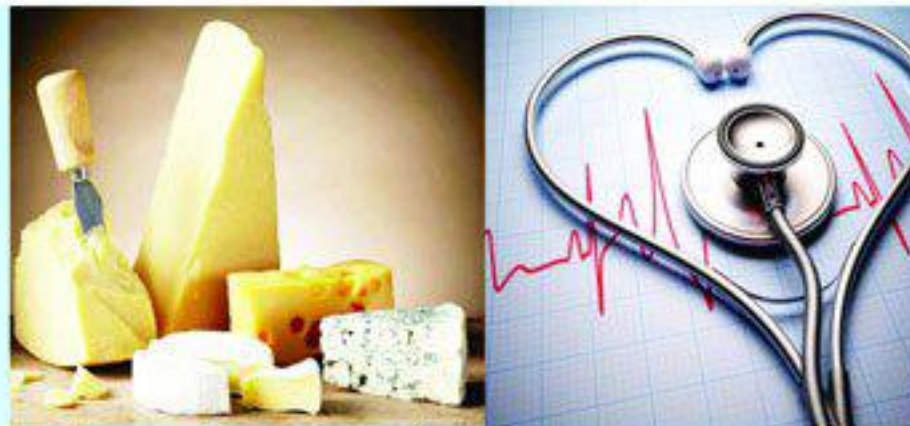
دونادوں نے اس کی زندگی بدل دی

### سائنس دان ایلون مسک کی کہانی جس نے چھٹی جماعت میں انسائیکلو پیڈیا پڑھ لیا تھا

ایلون مسک (Elon Musk) کا شمار دنیا کے معروف ترین ارب چیتوں میں ہوتا ہے۔ امریکہ میں ٹرین سسٹم چلانے میں مدد دینے سے لے کر اربوں ڈالر خلائی کے منصوبے ان کی کھنی ہی مکمل کر رہی ہے۔ زیر زمین ٹرانسپورٹ سے لے کر خلا میں راکٹ چھوڑنے تک ہر برس میں ان کی ٹانگ پھنسی ہوئی ہے۔ زیر زمین ریل سسٹم بنانے میں ان کی مدد بھی شامل حال ہے۔ 9 سال کی عمر میں انہوں نے اپنے سکول کی لائبریری کی اکثر کتابیں چھان ماری تھیں۔ شاید ہی کوئی اچھی کتاب ان کی نظروں سے بچ گئی ہو جسے وہ نہ پڑھ سکے ہوں۔

بچپن میں وہ تین ترین اور معروف ترین طالب علم تھے۔ کتابیں پڑھنا ان کا جنون تھا۔ حتیٰ کہ انہوں نے انسائیکلو پیڈیا بری ٹانیکا کے 32 جڑا صفحات بھی پڑھ ڈالے تھے۔ راکٹ سائنس کی شاید ہی کوئی کتاب ان کی نظر سے بچی ہو۔ وہ اپنے استاد خود تھے اور اب بھی ہیں۔ اور اسی نے وہ خلائی تحقیق کے ماسٹر بن گئے۔ اسی علم نے انہیں خلائی تحقیق کو اپنی کینیڈا کیسٹرونا فیسر بنا دیا ہے۔ لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس ارب پتی نے انسائیکلو پیڈیا پڑھا ہے اور فزکس میں بھی ”مصحف“ روٹی کی ہے۔ لیکن وہ خود کہتے ہیں ان کی زندگی دونوں نے بنائی۔ اگر یہ دونوں نہ لکھے گئے ہوتے تو شاید وہ بھی ارب پتی نہ ہوتے۔ ولیم کولڈی کا ناول ”ارڈر آف دی کلاز“ نے ان میں مقصد کے حصول کے لیے جنون کی حد تک محنت اور لگن سے کام کرنے کا جذبہ پیدا کر دیا۔ اس کا لیکن ناول میں انسانیت کو بچانے کے لیے نیکی اور ہدی کے کرداروں میں جاری جنگ نے مسک کے ذہن پر گہرے نقوش مرتب کیے۔ ہر کتاب کا ہیرو دنیا کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ مسک نے خود کو اسی ناول کا ایک ہیرو سمجھنا شروع کر دیا اور پھر وہ دنیا کو بچانے کے لئے آگے آگیا۔ اس ناول کی کہانی کچھ یوں ہے کہ کسی جزیرے پر کچھ لڑکے انسانیت کو بچانے کے لیے اخلاقی اور انسانی ضابطوں کی تشکیل پر کام کر رہے تھے۔ ہدی کا کردار جبکہ، اقتدار اور لالچ کے نشے میں بدست دنیا کی بربادی پر اتر ا ہوا تھا۔ ہدی اور نیکی کی اس جنگ میں مسک کوڑھ میں سے آسمان تک کی ٹیکنالوجی کا ہیرو بنا دیا۔

آئی زیگ ایسٹی صوف کے مشہور زمانہ ناول ”فاؤنڈیشن“ کی کہانی آج بھی مسک کے ذہن میں کہیں چھپی ہوئی ہے۔ اس ناول میں بھی ہیرو انسانیت کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔ پھر ان (برائی کا مرکز) اپنی ایک سلطنت قائم کرتا ہے، اس دنیا کا نام ہے ”فاؤنڈیشن“۔ یہی وہ فاؤنڈیشن ہے جس میں لوگوں کا واحد سہارا سائنس و ٹیکنالوجی اور فوٹون لینڈ کو ہدی کی قوم قیامت و نابود کرنا چاہتی تھیں۔ اس کو بچانے والے ہیرو تھے۔ اس سے ان میں ریڈ نیکی جذبات پیدا ہوئے۔ 4.50 ارب سال لگے اس دنیا کو موجودہ شکل میں ڈھلنے میں۔ اتنا تسلسلہ عرصہ اہل دنیا نے محنت کی۔ کئی عروج و زوال آئے اور اب دنیا کو نابود کا شکار ہے۔ شاید یہ موجودہ عارضی ہو۔ ان ذرا مانی کتابوں کو رار آج بھی مسک کے ذہن میں گردش کر رہے ہیں۔ وہ دنیا کا مستقبل انہی کتابوں میں چھپا ہوا دیکھ رہا ہے۔ آئی زیگ کی کتاب سے مسک نے یہ سبق لیا کہ چیزیں ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتی ہیں، ارتقاء کی عمل سے گزرتی ہیں۔ یہ کوئی فکشن نہیں ہے بلکہ انسان نے کیسے آگے چلنا ہے، یہی اسی کہانی ہے، انسان نے ہدی کی قوت سے لڑتے ہوئے کس طرح اپنے لیے جگہ بنائی ہے۔

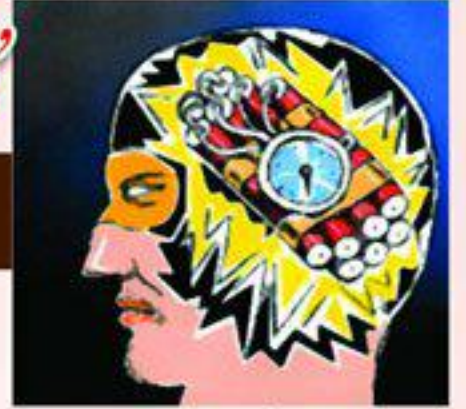


### زیادہ چربی ہارٹ اٹیک کی علامت نہیں

سائنسدانوں نے ANOGIA میں مقیم باشندوں کی صحت اور لمبی زندگی پر کافی تحقیق کی ہے۔ آخر ایسا کیسے ممکن ہوا کہ خوب کھانے اور جانوروں کی چربی کو بیماری مقدار میں خوراک میں استعمال کرنے والے ہارٹ اٹیک سے کیونکر محفوظ ہیں۔ اینو جیا کا یہ گاؤں ”کریٹام“ کہلاتا ہے۔ سائنس دانوں نے اس گاؤں میں سرخ گوشت، چھپس اور مٹھائی کا عام استعمال دیکھا۔ وہ حیران ہوئے کہ ان کی جین میں کیا خوبی ہے جو انہیں ہارٹ اٹیک سے بچائے ہوئے ہے؟ انہیں پتہ چلا کہ انسانی جسم میں اچھی چیز بھی پائی جاتی ہیں اور بری چیز بھی۔ اچھی چیز بری چیز سے مختلف ہوتی ہیں۔ اسی طرح کو لیوسٹرول بھی اچھا اور برا ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر قسم کا کو لیوسٹرول ہارٹ اٹیک کا سبب بن جائے۔ تحقیق سے سائنس دانوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ دل کے امراض سے بچانے والی اچھی چیز وراثی بھی ہو سکتی ہیں۔ کیمرن شیر میں واقع ایک چرچ کے ریسرچر ڈاکٹر ایلینڈ کیمبریا کے مطابق کو لیوسٹرول کی سطح کو بچانے کے لیے انسانی جسم کی مجموعی پائیدار کوئی کا مشاہدہ کرنا چاہئے، یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کے جسم میں کیا پراسٹینس سطح بھی رہا ہے۔ بہت سے سائنس دانوں نے اپنی تحقیق میں چیز کے اس فرق کو دریافت کیا ہے۔ یہ تو ہمارے ایک لمبے سفر کا آغاز ہے جس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آج سے آپ بد پریشی شروع کر دیں، ہرگز نہیں، ابھی تحقیق ابتدائی مرحلے میں ہے۔ سائنس دان خود بھی اس کے اچھی اور بری چیز اور کو لیوسٹرول سے پورے طور پر واقف نہیں۔ اس لئے آپ اپنی احتیاط جاری رکھیں۔

## ”دہشت گردوں کے دماغ میں کیا چل رہا ہے“

سائنس دانوں کی نئی تحقیق سامنے آگئی



ڈاکٹر فرناز

ماچسٹر میں دہشت گرد کا مجرم عادی چند روز پہلے ہی جرمنی سے لندن پہنچا تھا، جرمنی میں کس کس سے ملا اور کس کس سے فون پر رابطے میں رہا، اس پر تحقیق ہو رہی ہے۔ اس دہشت گرد نے برطانیہ پہنچ کر کچوں اور بچوں سمیت 22 معصوم شہریوں کی جان لے لی۔

اس کے دماغ میں دہشت گردی کرتے وقت کیا چل رہا تھا؟ کوئی آدمی دہشت گرد کیوں بنتا ہے؟ دہشت گردی انسان کی جین میں شامل ہوتی ہے یا یہ معاشرے کی تربیت کا حصہ ہے؟ دہشت گرد اپنا ”فک“ کیوں کرتا ہے؟ دہشت گردوں اور عام آدمی کی شخصیت اور مائنڈ سیٹ میں کیا فرق ہے؟ اس موضوع پر سیکڑوں رپورٹس مرتب کی جا چکی ہیں۔

دہشت گردوں کی نفسیات 1970ء کی دہائی کے بعد سے سائنسدانوں کی تحقیق کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ ماچسٹر ملے کے بعد اس میں ”تیزی“ آگئی ہے۔ ابھی حال ہی میں ”نچر ریویزیونی بیویز“ نامی ادارے نے عام انسانوں اور دہشت گردوں کی نفسیات کا موازنہ کیا ہے۔ دہشت گردوں میں عموماً ایک بات عام انسانوں سے مختلف پائی گئی اور وہ یہ کہ دہشت گرد کسی بھی عمل کے رد عمل میں انتہائی قدم اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ عام آدمی انتہائی قدم اٹھانے سے خوف زدہ رہتا ہے۔ عام آدمی کے برعکس دہشت گرد یا انتہا پسند کی نظر تھپے پر ہوتی ہے، وہ دہشت گردیت حصول نتائج کے لئے سب کچھ کرتا ہے، چاہے اس کام میں کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ اس کے برعکس عام آدمی نتائج سے خوفزدہ رہتا ہے۔

خود کش حملہ آور یا بمبار کسی مرطے پر گھبراتا کیوں نہیں؟ دہشت گرد غیر اخلاقی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں؟ دہشت گردوں کے نزدیک کھنگ اور اخلاقیات کا کیا مطلب ہے، کیا کوئی پاکیزہ آدمی جان لے سکتا ہے؟ ان کے دماغ میں جہالت کہاں سے اور کیسے آئی؟ اس بات کا بھی جائزہ لیا گیا کہ عام آدمی اور دہشت گردی ذہانت میں کتنا فرق ہے؟ دہشت گردوں کو اپنے اوپر کنٹرول ہے یا نہیں؟ اس پر کیفیا، مارچنٹ اور تاجیکریا میں کافی تحقیق ہو رہی ہے۔

جہاں بکو حرام اور اشباب جیسی دہشت گرد تنظیمیں دنیا کی توجہ زیادہ تو حاصل نہ کر سکیں لیکن وہ بھی کم خطرناک نہیں ہیں۔ وہ بچوں کی برین واشنگ کر رہی ہیں۔ سائنس دان ان کا دماغ پڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر (FAVALORO) نیورسٹی سے منسلک سائنس دان AGUSTIN IBANEZ اور ان کی ٹیم زیر حراست غیر قانونی مسلح گروہوں سے تعلق رکھنے والے 66 دہشت گردوں کی دہشت گردی کی نفسیات پر تحقیق کر چکی ہے۔ ان دہشت گرد تنظیموں کو کوئی ممالک نے دہشت گرد اور غیر قانونی قرار دے رکھا ہے۔ اس گروہ میں شامل ہر شخص نے کم از کم 33 افراد کی جان لی ہے، چند ایک نے تو 6 سو افراد کو خون سے ہاتھ رنگے۔ سائنسدانوں کی ٹیم نے ان دہشت گردوں کی سماجی حیثیت کو عام، بے گناہ اور فوری سماجی حیثیت سے بچا کیا۔

تحقیق سے پتہ چلا کہ دہشت گرد ہم سے مختلف نہیں، مگر وہ کسی نہ کسی بات کے جواب میں جارحیت ضرور ظاہر کرتے ہیں، وہ کسی بھی خطرے کی صورت میں غیر متوقع رسپانس دیتے ہیں۔ وہ عام آدمی کے مقابلے میں زیادہ جارح ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی بچہ تانی یا کھلونے کے لیے ضد کر رہا ہے تو ہم میں سے اکثر اس کو دھکا نہیں دیں گے لیکن دہشت گرد ایسا کر سکتا ہے۔ وہ یکدم جارحانہ رد عمل ظاہر کرتا ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ دہشت گرد اور تہذیب یافتہ آدمیوں کی اخلاقیات میں نمایاں فرق ہے۔ عام لوگ جن چیزوں کو اخلاقیات کا حصہ سمجھتے ہیں، دہشت گردوں ان چیزوں کو اخلاقیات میں شامل نہیں کرتے۔ دہشت گردوں کا یہ تہذیب مختلف ہوتا ہے۔ ایک تہذیب یافتہ آدمی کسی خیال کے نتیجے کو زیادہ اہمیت دیتا ہے لیکن دہشت گرد کے نزدیک سوچ کی اہمیت زیادہ ہے، نتیجے یا انجام سے وہ نہیں ڈرتا۔ مثلاً اگر وہ کسی کو نقصان پہنچانے کا سوچ رہا ہے تو عام ایک آدمی نقصان کا سوچ کر ہی ڈر جائے گا اس کے بدن میں جھرم جھری سی پیدا ہوگی لیکن دہشت گرد ہرگز انہیں گھبرائے گا، اسے نتائج کی پروا نہیں ہوتی۔ وہ یہ سوچے گا کہ نقصان تو حادثے سے بھی ہو سکتا ہے۔ موت تو ویسے بھی آتی ہے اس سے کیا ڈرنا۔ دہشت گرد کا مقصد نتائج کا حصول ہوتا ہے، اس لئے وہ عام آدمی

### صرف 13 فیصد دہشت گرد نظریاتی یا مذہبی طور پر متحرک تھے، معاشی حالات نے انہیں ایسا بنایا

### وہ کبھی مذہبی انتہا پسند تھے نہ ہی انہوں نے انتہا پسند اذ اکثر ان پر کوئی توجہ دی تھی

دافون نے 66 دہشت گردوں کا سماجی پس منظر ایک جیسا پایا، ان سب کا تعلق انتہائی غریب علاقوں سے تھا، تعلیم نام کی کوئی شیان کے علاقے میں موجود نہ تھی۔ بچوں کے ساتھ زیادتی عام تھی۔ غربت کی وجہ سے دہشت گردوں کے کئی عزیز رشتہ دار پہلے سے ہی گوریلا جنگ یا نیم دستوں میں شامل تھے۔ دہشت گرد اپنے معاشی حالات سے بھی نمرد آزار تھے۔ ان قسم کے معاشرے میں مذہب، نظریے اور اخلاقیات کی کوئی قدر و قیمت ہوتی ہے نہ یہ عوامل ان کے نزدیک کوئی اہمیت رکھتے ہیں۔ ایسے معاشرے میں اخلاقیات کا عمل دخل کم ہی ہوتا ہے۔ کولمبیا میں کئی سابق جنگجوؤں نے معاشی مشکلات کی وجہ سے نیم دستوں میں شمولیت اختیار کی ان کو وہاں سے نکال دیا گیا تھا، ان میں سے صرف 13 فیصد نظریاتی طور پر متحرک تھے۔ اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قتل فرار کے پیچھے کوئی نظریہ ہے۔ دہشت گرد تو نظریاتی لوگ تھے اور نہ ہی مذہبی۔ وہ پہلے بھی کبھی مذہبی انتہا پسند نہ تھے اور نہ ہی انہوں نے انتہا پسند اذ اکثر ان پر کبھی توجہ دی تھی۔ ان کے معاشی حالات نے انہیں ایسا بنایا۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ مزید تحقیق کے لیے ان کو زیر حراست رکھا جائے۔

☆☆☆☆

یہ کوئی عام رپورٹ نہیں، یہ پولیس کا وہ مسئلہ بھی حل کر دیں گے جس میں سالہا سال سے پھنسے ہوں گے۔ یہ رپورٹ ہر زبان سمجھے گا جس زبان میں کہیں گے اس میں رسید لکھ دے گا۔ یہ 24 گھنٹے کام کرے گا، کمانڈر اینڈ کنٹرول جو آڈر دے گا اس پر عمل کرے گا۔ یہ ماڈل جدید ترین ہے ایسا ہی ایک ماڈل بیرون میں پچھلے دنوں کسٹمرس میں دکھائی دیا۔

دہنی پولیس کے ڈائریکٹر جنرل بریگیڈ نیر خالد ابراہم زوقی نے کہا کہ پولیس افسران کی تعداد میں متواتر اضافہ ہو رہا ہے۔ مستقبل میں ہوائی اڈوں پر پولیس کی بجائے روبوٹس کی تعداد بڑھادی جائے گی جبکہ پولیس اہل کاروں کو شہر کے گھجھان آباد علاقوں میں تعینات کیا جائے گا۔ برطانیہ میں بھی کئی روبوٹس ساحل سمندر پر لوگوں کو تفریح بھی کروا رہے ہیں۔ ایک کمپنی نے ”کسٹ“ کی شکل کے روبوٹ بنائے ہیں۔ یہ لوگوں کے گھروں میں پارسل بھجوانے کے کام آ رہے ہیں۔ اور فوج کی مدد بھی کریں گے۔ ایسے ایک کا نام ”فلز“ ہے۔ روہن ڈاناک کمپنی کے تیار کردہ یہ روبوٹ دروازہ کھول سکتے ہیں، عام آدمی کی طرح کام کر سکتے ہیں۔ عام لوگ اسے دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں۔

### دہنی آسیرپورٹ پر روبوٹ پولیس آگئی

روبوٹ انسانوں سے اس کا روزگار جچیں گے۔ لاکھوں انسان اگلے چند سالوں میں بے روزگار ہو جائیں گے یا نئی ملازمتیں ڈھونڈتے دکھائی دیں گے۔ مصنوعی ذہانت کے حوالے سے ہونے والی تحقیق انسانوں کے لئے خطرہ بنی ہوئی ہے۔ چند روز پہلے دہنی ایئر پورٹ پر ایک روبوٹ نے پولیس کے فرائض سنبھال لئے ہیں۔ کہیں یہاں مسلح کی گولی کڑی تو نہیں؟ مسافروں کے لیے یہ بات خوب خیر نہ تھی وہ پہلے بھی روبوٹ پولیس کا سن چکے تھے۔ اب سیاح دہنی دیکھنے کی بجائے اس روبوٹ سے بھی محفوظ ہو رہے ہیں۔ یہ ”روبوٹک افسر“ ہر جرم کی رپورٹ کھینچے گا، اور محفوظ بھی رکھے گا۔ جرمانہ کرے گا اور اس کی رسید بھی دے گا۔ اس کے سینے پر گینٹ سکرین کی موبائل کی طرح کام کرے گی۔ روبوٹ کا یہ سسٹم مختلف ہوائی اڈوں اور ٹرانسپورٹ پولیس سے منسلک ہے۔ دہنی ایئر پورٹ انتظامیہ کے مطابق 2030ء تک 25 روبوٹ پولیس آفیسر ڈیوٹی پر ہوں گے۔ یہ دراصل پولیس افسران کی مدد کریں گے۔





### عراقی ایٹمی پلانٹ کے نقشے کا حصول

## یہودی بزنس مین اسرائیلی جاسوس بن گیا

### بسلطہ عراق کے ایٹمی پلانٹ کی تبای: دوسری قسط

#### ص - مرغوب

تھے چلے پر میرا خوشی سے اچھل پڑی، وہ اور اس کے شوہر کا پورے علاقے میں کوئی دوست نہ تھا۔ یہودی سماجی زندگی تھی۔ اس روز دن بھر کی انجوائے منٹ پر وہ بہت خوش تھے۔ پر فہم کیساتھ اسکی فریڈ نے میرا کونٹینسٹر کی ہولڈر بھی دیا۔ ”مجھے اپنے اپارٹمنٹ کی چابی دو، میں تمہیں اس میں ڈالنا سکھاؤں۔“ میرا اسے چابی لے کر اس نے دو ایچ کے باکس میں رکھ دی، بظاہر تو تھوڑا لگ رہا تھا لیکن اس کے اندر کی جیسے پریمیکل کی باریکی کی تہہ چمکی ہوئی تھی۔ چابی رکھنے ہی باکس دووں طرف سے بند ہو گیا، اور اس پر چابی کا نقش بن گیا جس سے ڈپلیکیٹ چابی بنانا آسان کام تھا۔ یہ کی ہولڈر اسرائیلی جاسوس نے اپنے پاس رکھ لیا۔

جاسوس اگرچہ بغیر چابی کے بھی کمرے میں داخل ہو سکتا تھا مگر جب آپ اصل، مالک کی طرح، مکان کے فرنٹ گیٹ سے داخل ہو سکتے ہوں تو پھر خطرہ مول لینے کی کیا ضرورت ہے۔ دوسری طرف یہ یہود علم کی تمام نقل و حمل پر نگرانی رکھتے ہوئے تھا۔ ہر چند روز بعد جاسوس بدل دیے جاتے، تاکہ کسی کو شک بھی نہ ہو سکے۔ جاسوسی کے آلات کی مدد سے ہم کو میرا کی عراقی روایتی گلی کا پتہ لگ گیا۔ انہوں نے علم کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ وہ سیکورٹی چیک کیلئے عراقی سفارت خانے ضرور جائے جس سے موساد کا ایجنٹ مزید متاثر ہو گیا۔ ان کیلئے بڑا مسئلہ عراقی ایٹمی مرکز پر کام کرنے والے علم کو اپنا جاسوس بنانے کا تھا۔ وہ اسے بھرتی کرنا چاہتے تھے مگر کیسے۔ ایک روز جاسوسی نظام کے ذریعے انہوں نے میرا کو علم سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”میں جانتی ہوں تم اس لڑکی (جیکو لین) کو ایسے کیوں دیکھتے ہو، شاید اس لئے کہ میں کچھ دنوں کیلئے عراق چاری ہوں، میں تمہاری اصلیت سے واقف ہوں؟“

یہ سنتے ہی موساد کے ایجنٹ کے ذہن میں بس سناپ پر کھڑی ہوئی لڑکی کی تصویر گھوم گئی۔ اپنے کام میں مدد لینے کے لئے اسے ساتھ لانے کی ذمہ داری جبکہ ڈونووان کے سپرد تھی۔

پہلے سفر کے دوران علم نے خود کو ایک طالب علم بتایا۔ اس نے کہا کہ اس کی بیوی کچھ دنوں کیلئے باہر چاری ہے مگر وہ اچھا کھانے کا عادی ہے۔ مسلمان ہے، شراب نہیں پیتا۔ ڈونووان نے بتایا کہ وہ عالمی تاجر ہے، دنیا بھر میں اس کا کاروبار پھیلا ہوا ہے۔ اس نے بیوی کے عراق جانے کے بعد اچھا کھانے کیلئے اپنے پیٹھ پر آنے کی دعوت دے ڈالی۔ علم نے دعوت قبول کی نہ سسر۔

اگلے دن وہ دو شیزہ پھر وہیں آئی اور ڈونووان اسے گاڑی میں بٹھا کر اپنے ساتھ لے گیا۔ اس کے اگلے روز لڑکی تو نہ آئی مگر ڈونووان معمول کے مطابق وہاں پہنچ گیا۔ علم حسب معمول وہاں موجود تھا۔ دونوں اکٹھے چل پڑے۔ راستے میں کینے میں رک کر کافی پینے کا موڈ بن گیا تھا۔

علم نے اپنی نئی فریڈ کو بیوی سے خفیہ رکھا۔ لیکن اسے بھی جاسوسی کے لئے استعمال کیا جا رہا تھا، جس کا اسے علم ہی نہ تھا۔ وہ سب کس طرح ایک جال میں پھنسے جا رہے تھے اس سے وہ واقف ہی نہ تھے۔

علم سے ملاقات کے بعد وہ سیف ہاؤس میں ہی رہتا تھا جہاں شیٹن کے سربراہ یا اس کے نائب سے مل کر جاسوسی کی

اگلی سکیم بنائی جاتی۔ ضروری رہا نہیں بھی نہیں مرحب کی جاتی تھیں۔ اس رپورٹ میں پانچ ”ک“ ہوتے تھے یعنی کون، کیوں، کہاں، کب اور کیسے۔ یہ پیغامات سیف ہاؤس سے سفارت خانے بھی بھیجے جاتے تھے۔

کچھ ہی دن بعد میرا عراق چلی گئی۔ اب علم نے اپنی روٹیں بدل لی تھیں۔ وہ بھی ریستوران میں کھانا کھا لیتا، کبھی سینما ہال کا رخ کرتا۔ ایک دن اس نے جبکہ ڈونووان کو فون کیا اور پیغام چھوڑ دیا۔ تین دن بعد ڈونووان نے کال ایک کی۔ علم تقریباً کیلئے باہر جانا چاہتا تھا لہذا ڈونووان نے اسے ایک مہنگا سا ڈنر کروایا۔ پھر دونوں فلم شو دیکھنے چلے گئے۔

اب علم نے شراب پینا شروع کر دی تھی۔ لمبی راتوں میں باتوں کے دوران ڈونووان نے علم کو اپنے ہازہ منصوبے سے آگاہ کیا، اس نے بتایا کہ وہ رہائی مقاصد کے لئے افریقی ممالک کو پرانے کارگو کنٹینر فراہم کرے گا۔

وہ عجیب لوگ ہیں، کنٹینر میں سوراخ کر کے کھڑکیاں اور دروازے بنالیتے ہیں۔“ ڈونووان نے کہا۔

”میں مزید معاہدے کے لئے طولوں جا رہا ہوں اگر تم چاہو تو میرے ساتھ جا سکتے ہو؟“

”میں تو کاروبار کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا۔“ علم نے کہا۔ ”سڑبھرت لہا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ رہو۔ ہم ویک اینڈ پر واپس آ جاؤ گے، بہر حال تم ویک اینڈ کیسے گزارنا چاہتے ہو؟“

علم ڈونووان کے ساتھ طولوں چلا گیا۔ ابھی ڈونووان دوسرے خفیہ ایجنٹ کے ساتھ معاہدے طے کر رہا تھا کہ علم نے کنٹینر کی چابی سچ پر رنگ لگی دیکھی۔ رنگ آلود کنٹینر کو کرین کی مدد سے دانستہ طور پر اوپر اٹھایا گیا تھا تاکہ علم ضرور دیکھ لے۔

### تم ہی آئی اے کے جال میں پھنس چکے ہو: موساد کے ایجنٹ نے کہا

### علم کے کمرے میں انہوں نے جاسوسی کے تمام آلات فٹ کر دیئے تھے

### علم کی انصاف کا جائزہ لینے اسرائیلی ماہر ہر وقت موجود تھا

### ”کی ہولڈر کا تحفہ دینے کے بہانے انہوں نے چابی کا نمونہ حاصل کر لیا

اس کی ویڈیو علم کو بلیک میل کرنے کیلئے کافی تھی۔ مگر فی الحال وہ یہ جانتا چاہتے تھے کہ ڈونووان کی غیر موجودگی میں وہاں کیا ہوتا رہا۔ دونوں میں کیا بات چیت ہوئی۔ وہ دراصل علم کی انصاف کا جائزہ لینا چاہتے تھے۔ ایک اسرائیلی ماہر انصاف اسی کام کے لئے ہر وقت موجود رہتا تھا، دونوں بعد ڈونووان نے علم کو فون کیا اور کافی پینے کی دعوت دی۔

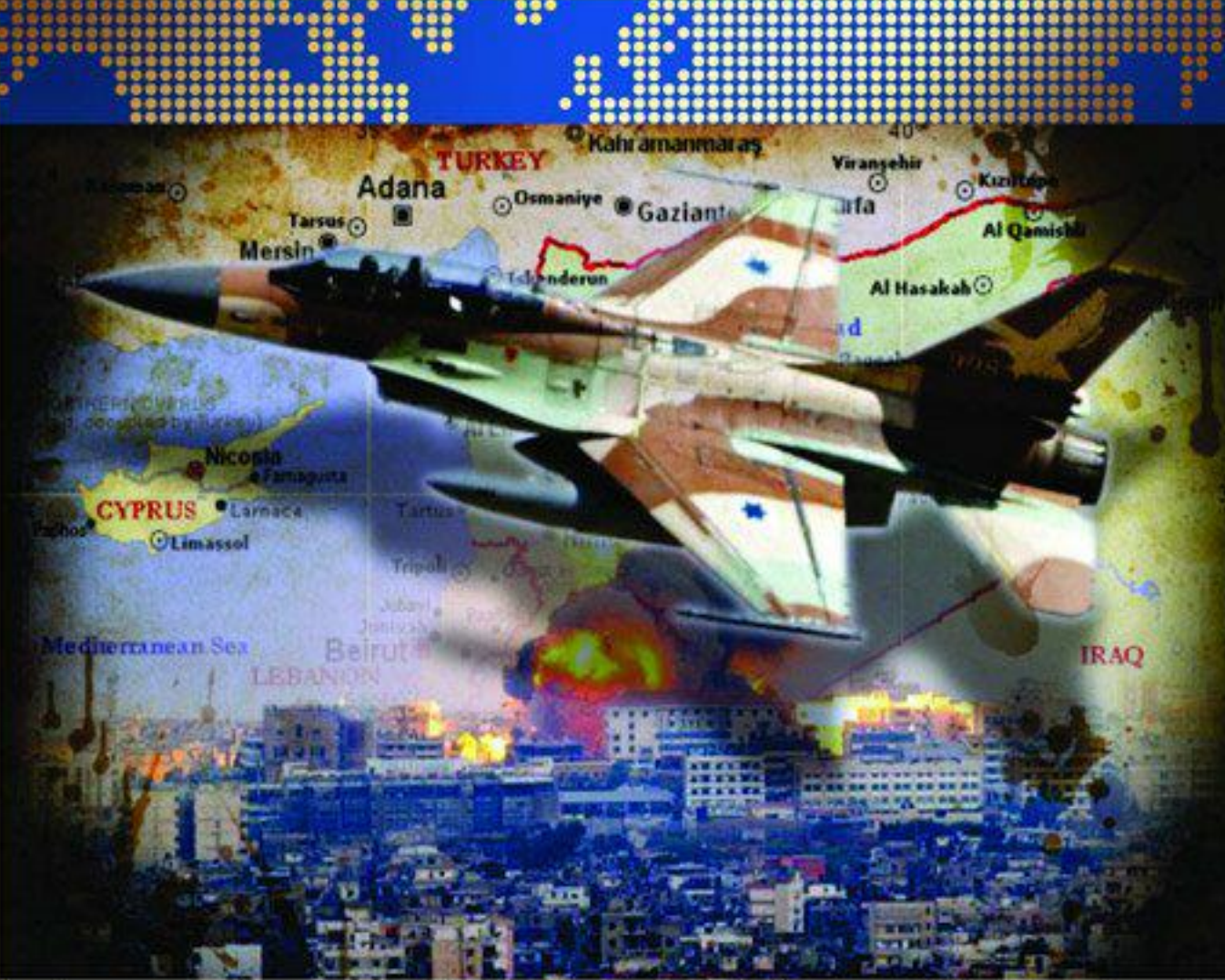
کیلئے میں کنٹینر کے دوران علم نے یہ محسوس کیا کہ اس کا دوست خاصا پریشان ہے۔ ”مجھے شبی مقاصد کیلئے تیارکاری دے کی فراہمی کا اچھا کام مل رہا ہے مگر کیا کروں، یہ کام بڑا ٹیکنیکل ہے اور اس میں چہرے بھی کافی خرچ ہوگا، جبکہ مجھے اس کی اہمیت کا بھی علم نہیں ہے۔ ایک انگریز سائنسدان کی خدمات بھی میرے سپرد کی گئی ہیں مگر وہ پیسے بہت مانگ رہا ہے، پھر میں اس پر اعتماد ہی نہیں کر سکتا۔“ ڈونووان نے کہا۔

”ہو سکتا ہے میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں۔“ علم نے جواب دیا۔



رنگ آلود کنٹینر دیکھتے ہی علم اپنے دوست کو ایک طرف لے گیا، اور کہنے لگا۔ ”ان تمام کنٹینرز پر ڈسکاؤنٹ مانگو، انہیں تو رنگ لگی ہوئی ہے۔“

ڈسکاؤنٹ تو نہ مل سکا اور معاہدہ بھی نہ ہو سکا۔ یہ سب کچھ پلان کے عین مطابق تھا۔ ان کا مقصد پورا ہو چکا تھا اسی رات ڈنر کرتے ہوئے ڈونووان نے علم کو ایک ہزار ڈالر



”یہ بات میرے اور تمہارے درمیان رہے گی۔ ہم ڈونووان کو بھی پتا نہیں چلے دیں گے۔“ (ڈونووان اسی لئے طے شدہ پروگرام کے مطابق ڈنر میں موجود نہیں تھا) میرے تعلقات اور تمہاری فنی مہارت کافی ہے۔ ہمیں ڈونووان کی ضرورت بھی نہیں ہے، ”رک“ نے کہا۔

”ڈونووان میرے ساتھ بہت اچھا ہے مگر آپ تو جانتے ہیں یہ بہت خطرناک کام ہے۔“ علم نے جواب دیا۔

”نہیں، خطرے کی کوئی بات نہیں۔“ آئی راک نے بات بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”پلانٹ کی تفصیلات کے بارے میں تمہیں پہلے ہی معلوم ہوگا ہم تم تو اس معلومات کو ذال کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں اس طرح تمہیں بھی اچھی خاصی رقم مل جائے گی اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔ دنیا تو اسی طرح چلتی ہے۔

علم نے قدرے چٹکاتے ہوئے پیش کش قبول کر لی لیکن ڈونووان کے بغیر وہ معاملے میں ہاتھ ڈالنے سے گریز کر رہا تھا۔ ”کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں اپنے تمام معاہدوں سے آگاہ کر دیتا ہے چھوڑ دیاں بات کو، اس کو بھی کبھی پتا نہیں چلے گا۔ تم اس کے اگلے دوست اور ہمارے کاروباری دوست رہو گے۔“

علم اس کے ساتھ کام کرنے پر تیار ہو گیا اب وہ موساد کے لیے رول پر تھا، وہ موساد میں بھرتی ہو چکا تھا لیکن بہت سے دوسرے افرادی طرح وہ بھی ہمیشہ اس بات سے لاعلم رہا کہ وہ کس کا ایجنٹ بن چکا ہے۔

اگلے روز ایٹمی ٹیڈز کے سلسلے میں مدد کرنے پر ڈونووان نے علم کو آٹھ ہزار امریکی ڈالر ادا کر دیئے اور اسی روز کمرے میں اپنی شراب بھی چلی۔ اس کے ساتھ ہی علم خوش خوش پرانیوٹ جیٹ میں واپس چرس چلا گیا۔ اسے کسی پریشانی سے بچانے کیلئے ڈونووان کو سسر سے غائب کر دیا گیا تھا تاہم اس نے علم کیلئے لندن کا فون نمبر چھوڑ دیا تھا۔

دو دن بعد علم نے اپنے سنے کاروباری ساتھیوں سے چرس میں ملاقات کی۔ آئی راک نے عراقی پلانٹ کی صلاحیت، تعمیر مکمل ہونے کا نام نہ نہیں اور اس کے دیگر مکمل وقوع کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے علم کو ایک مخصوص قسم کا کاغذ دیا۔ یہ کاغذ بغیر کسی شیٹن کے دستاویز کا نہ کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔ عراقی پلانٹ کی دستاویز پر یہ کاغذ رکھتے سے اس پر فوٹو

کاپی ہو جاتی ہے۔ وہ علم کو ہر مرحلے پر اچھی خاصی رقم پیش کر دیتے تھے۔ دیگر جاسوسوں کی طرح علم بھی اتنا کچھ کرنے کے بعد پریشان ہو گیا۔ مدد کیلئے اس نے ڈونووان کا نمبر گھمایا جو دانستہ طور پر سسر سے غائب تھا۔ تاہم اس نے رنگ بیک کیا۔ (جاری ہے)

”شکریہ۔“ مجھے اس کا جائزہ لینے کے لئے سائنسدان کی ضرورت ہے۔“

”میں سائنسدان ہوں“ علم بولا

ڈونووان نے انجان بن کر کہا۔ ”کیا مطلب۔ تم طالب علم نہیں۔“

”یہ تو مجھے پہلے پہل بتانا پڑا تھا۔ میں سائنسدان ہوں، عراق نے یہاں ایک خصوصی پراجیکٹ پر توجہ دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔“

یہ سن کر ڈونووان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا لیکن یہ خوشی ظاہر کرنے کا موقع نہیں تھا۔ ”سنو، میں ایک ویک اینڈ پر اسرائیل میں جا رہا ہوں اگر تم کو تو میں اپنا حلیہ ہفتہ کی صبح تمہیں لینے کیلئے بھیج دوں۔“ علم

جاسوس کو کئی تجویز سے متعلق ہو گیا۔ ”ڈونووان نے کہا۔ اگر تم منع کر دیتے تو بہت بڑی جائزہ دولت ہمارے ہاتھ سے نکل جاتی۔

ہفتہ کی صبح ایک جیٹ طیارے پر ڈونووان کی جعلی کہنی کے نام چنٹ کر دیئے گئے۔ اسرائیل میں ایک امیر یہودی ٹیکنیکل اراکی ملکیت تھا۔ ڈونووان جان بوجھ کر علم کو اپنے ساتھ لے نہیں جانا چاہتا تھا، اس وقت وہ اپنے اصلی پاسپورٹ پر محسوس تھا۔ علم ساتھ ہوتا تو راز کھٹنے کا خطرہ تھا۔ طیارے سے اترنے کے بعد علم کو لمبی کار میں ایئر پورٹ سے دفتر لے جایا گیا، جہاں اس کی ملاقات اسرائیلی سائنسدان شیٹن گولڈ

سٹائن سے کروائی گئی۔ جو اس وقت جرمن پاسپورٹ پر سفر کر رہا تھا۔ دونوں نے ایٹمی اشیاء دیکھیں۔ کچھ دیر گفتگو بعد ڈونووان موساد کے دوسرے ایجنٹ آئی راک کے ساتھ کمرے سے نکل گیا۔ جیسے وہ معاملات طے کرنے گئے ہیں لیکن اس کا اصل مقصد دونوں سائنسدانوں کو کمرے میں تھا چھوڑنا تھا تاکہ گولڈ سٹائن ایٹمی معاملات پر علم کی رائے حاصل کر سکے۔

گولڈ سٹائن نے پوچھا کہ وہ ایٹمی صنعت کے بارے میں اتنا کچھ کیسے جانتا ہے۔ یوں تو اس نے اندر سے میں حیر چلایا تھا لیکن علم نے سب کچھ اگل دیا۔ وہ پیٹ کا ہڈا لگا۔

اگلے مرحلہ میں علم کو ایک اور ڈنر کی دعوت دی گئی۔ علم سے انہوں نے سب کچھ کہا کہ وہ تیسری دنیا کو پر امن مقاصد کیلئے ایٹمی بجلی گھر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

”کیا آپ کا ایٹمی بجلی گھر ہمیں ایک عمدہ ماڈل بنا دے سکتا ہے۔ اگر آپ ہمیں اپنے پراجیکٹ کی تفصیلات بتا سکیں تو ہمارے دن بھر جائیں گے۔ آئی راک نے بے دھڑک دل کی بات کہی۔



# PONS

Produced &  
Packed in  
**SPAIN**

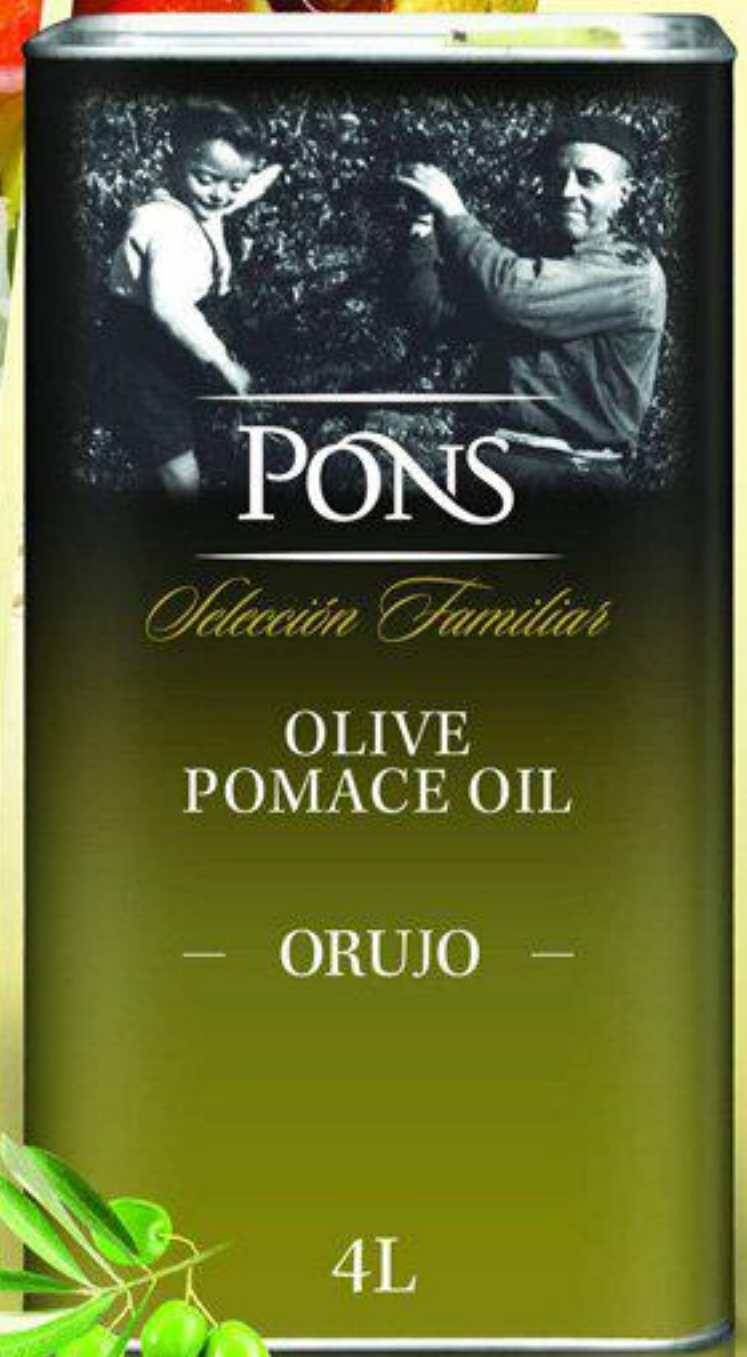
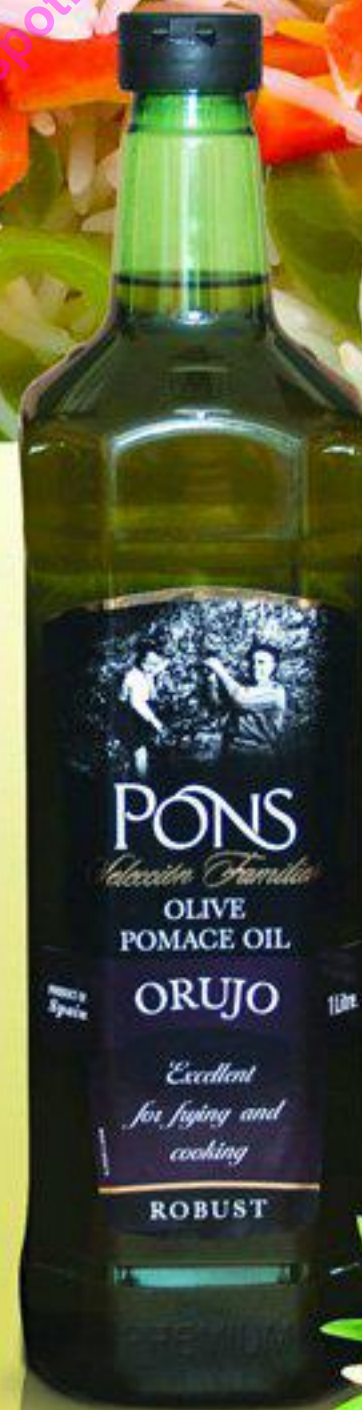
## Premium Olive Oil



### Wholesome choice for everyday cooking and frying

Pons Olive Pomace Oil is made from fresh premium quality olives. Best for everyday use in all types of cooking and frying, it combines the natural aroma with nutritional benefits of olives for a healthy living. Pons is absorbed less, so it is used in half the quantity as compared to other oils.

**Choose taste and health. Choose Pons!**



For trade queries, please contact: Tel: 042 3630 8867-8 Mobile: 0333 492 9404

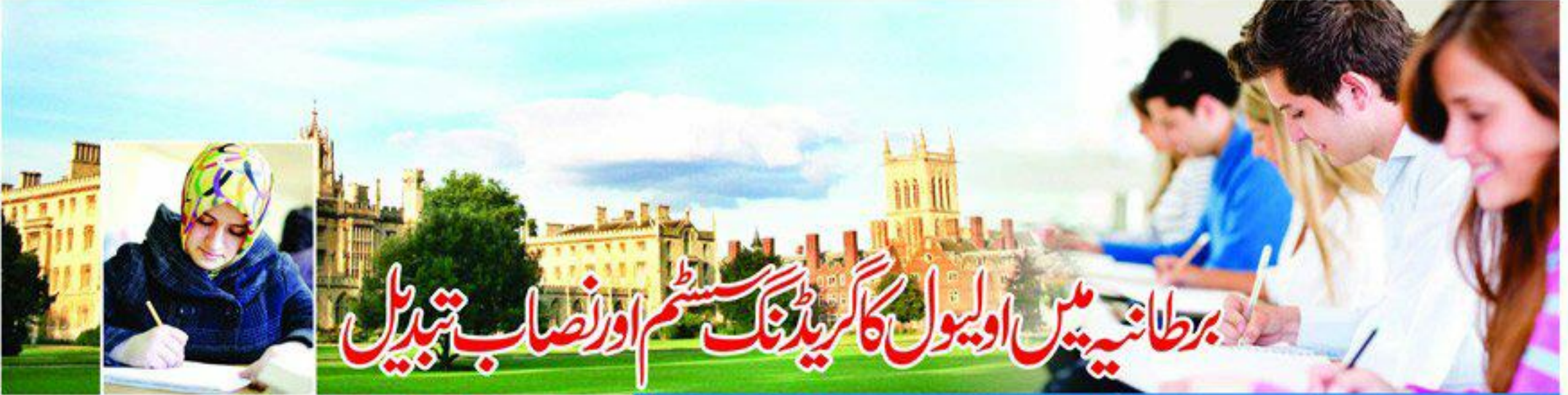
 facebook.com/ponspakistan

 Instagram.com/ponspakistan

Available nationwide at: Metro Cash & Carry, Hyperstar, CSD Stores & Al-Fatah Department Store

Karachi: Agha's, Imtiaz Store Lahore: Rahim Store Islamabad: MCC, Shaheen Grocers Rawalpindi: Barsa Store Wah Cantt: Moon Mart Peshawar: Hyper Mall Quetta: MDS Departmental Store





## برطانیہ میں اولیول کا گریڈنگ سسٹم اور نصاب تبدیل

ڈارون کی بندر نما تصویر اور برتنوں کی صفائی بارے سوال پوچھنے پر طلباء کی یونیورسٹی کے خلاف مہم

صہیب مرغوب

جزل کیمبرج سکول انگریز سکول سسٹم نے 2019 تک انگریزی اور ریاضی کے مضامین میں بنیادی تبدیلیاں کر دی ہیں۔ کیمبرج کی انٹیمپٹ نے اگلے تین سالہ پروگرام کے تحت انگریزی اور ریاضی کے نصاب میں تبدیلیاں کر کے طلبہ کو نچر ہر سائنس کا سرگرمیہ ہے۔ سوشل میڈیا پر امتحانات میں پوچھے جانے والے (قبل طلبہ و طالبات) مسئلہ خیز سوالات پر بحث جاری ہے۔ کچھ کے نزدیک نصاب بہت جامع اور مربوط ہے لیکن کچھ نے اس تبدیلی کو مستحکم خیز قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ہے۔

طلبہ کے مطابق زمانہ 21 ویں صدی کی طرف بڑھ رہا ہے، ہم کمپیوٹر کے جدید ترین دور میں داخل ہو رہے ہیں جبکہ کیمبرج یونیورسٹی اولیول کے طلبہ و طالبات کو 18 ویں صدی میں تشکیل دینا چاہتی ہے۔ بانیوں میں ڈارون اور انگریزی میں شیکسپیر اور رابرٹ لیوسٹون کن بارے پوچھے گئے سوالات شہیدہ تنقید کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔ ڈارون کی بندر نما تصویر دکھا کر پوچھے گئے سوال کو مستحکم خیز اور کئی زندگی سے لاعلق قرار دیا جا رہا ہے۔ ”میں حال جاری رہا تو اسے اور اولیول کے امتحانات میں کرسیاں خالی ہو جائیں گی، یہ اولیول کا مستقبل ہے۔“ ایک طالب علم نے کہا۔

سوشل میڈیا پر کمرہ امتحان میں سینکڑوں خالی کرسیوں کی تصاویر دکھا کر اسی قسم کے جھلے کے جا رہے ہیں۔ ایک سوال ڈش واشنگ کا بھی آگیا تھا۔ طلبہ نے ڈش واش (برتن صاف کرنے کا کیمیائی) سے متعلق سوال کو غیر سائنسی اور غیر نصابی قرار دے دیا۔ سوال یہ تھا کہ

”اگلے 25 سالوں میں برطانیہ کی آبادی 6.50 کروڑ سے بڑھ 7.50 کروڑ ہو جائے گی۔ یعنی 2039ء میں برطانیہ میں تقریباً 7.50 کروڑ باشندے مقیم ہوں گے۔ 2001ء میں 27 فیصد گھروں میں برتن صاف کرنے کا کیمیائی موجود تھا۔ جبکہ 2010ء میں 40 فیصد گھروں میں ڈش واش موجود تھے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے 2039ء میں ملک کو کتنے ڈش واشز کی ضرورت ہوگی؟“۔ برطانوی تعلیمی ادارے نے اس سوال پر تنقید مسترد کرتے ہوئے اسے پالیسی اور پلاننگ کا اہم حصہ قرار دیا۔

اس سے مستقبل کی ضروریات کا اندازہ لگانے کی صلاحیتوں کا

پتہ چلے گا۔ اس سے اندازہ لگانے میں آسانی ہوگی کہ برطانیہ کے نوجوان دور امتحان میں یا نہیں۔ زمانے کے ساتھ پٹنے کے لئے ہمیں بہترین دماغوں کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے۔

”سوالات میں اہم ہے نہ کوئی غلطی۔ یہ کتاب کے باب 7 سے لیے گئے ہیں۔“ صدر شعبہ انگریزی جاری پڑھنی سوشل میڈیا پر تنقید کا جواب دینے میدان میں آ گئے۔

”کیمبرج کے امتحانات بے وقوف کے لئے نہیں ہوتے۔ بدلے ہوئے زمانے میں انتہائی ذہین طلبہ کی ضرورت ہے۔ بالآخر، بے شک نسل ہو جائیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔“ اسی قسم کا جواب طلباء کو مل رہا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ 2009ء سے تعلیمی معیار گرنا شروع ہوا اور اب تک گر رہا ہے، شاید اس لیے کئی عشروں سے بے روزگاری کا تناسب یورپ میں پہلے سے نہیں زیادہ ہوا ہے اور یہ بڑھتا رہے گا۔ وہاں روزگاری کی کمی نہیں، بلکہ برطانوی نوجوان بہت سے شعبوں میں نوکری کرتا۔ یہی نہیں چاہتے ہیں، ان شعبوں میں نوکری کرنے کی بجائے وہ تجلیے پر گزارا کرنا بہتر سمجھتے ہیں۔

کیمبرج امتحانات میں تبدیلی سے بعض سیاسی جماعتوں کو بھی کھل کر کھینچنے کا موقع مل گیا ہے۔ وہ بھی ووٹوں کی خاطر نوجوانوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اس سیاسی گہما گہمی میں اتنی بڑی یونیورسٹی کا دفاع کرنے والا کوئی نہیں۔ کیونکہ انوشین نے بھی کیمبرج امتحانات کے طریقہ کار میں تبدیلی کو بدقسمتی قرار دیا ہے۔ لیبر پارٹی کے سربراہ جیری کاربن جیسے پہلے سے ہی موقع کی تلاش میں تھے، انہوں نے بھی قدیم شاعری اور لٹریچر زبردستی پڑھانے کو غیر ضروری قرار دیا۔ کہنے لگے۔ ”اس طرح کے امتحانات طلباء کو فائدہ نہ پہنچا رہے ہیں۔“ انگریزی لٹریچر میں شاعری کا حصہ بڑھانے سے طلبہ مستقبل میں شاعری ہی کریں گے۔

انہوں نے امتحانات پر نظر ڈالی کے لیے کیمبرج پر ہڈاؤ ڈالنے کا مطالبہ کیا۔ لیبر پارٹی کی انجیلا سٹرانے نصاب میں تبدیلی کو بحرانی کیفیت قرار دیا۔ اولیول کے امتحانات کے گریڈنگ سسٹم میں تبدیلیوں کے دور رس نتائج نکلیں گے، خبر کے زلزلے میں یا تو اسے گریڈ بہت زیادہ ہوں گے یا پھر ناکام طالب علموں کی تعداد بڑھے گی۔ دونوں صورتوں میں ناکامی حکومت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ درجنوں نکلوں کا رٹا لگانا آسان کام نہیں۔ ان کی باتوں

کا جواب دیتے ہوئے ایک اور رہنمائے کہا کہ ”میں تو آج بھی 15 سے کہیں زیادہ نگلیں سانسکتا ہوں، شاعری میراث ہے۔“ طلبہ برطانوی پارلیمنٹ کو درخواست دینے کے لئے ایک لاکھ افراد کی حمایت کے حصول کیلئے سوشل میڈیا پر درخواست شہر کی جاری ہے۔ ماہرین تعلیم کے مطابق حکومت تعلیمی ڈھانچے میں مداخلت کر سکتی ہے۔ حکومت چاہتی تو لاکھوں طلبہ کی حمایت حاصل کرنے کے لیے کیمبرج یونیورسٹی کے معاملات میں مداخلت کر سکتی تھی مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔

جزل کیمبرج سکول انگریز سسٹم نے گریڈوں کی تعداد اے تا اے سے پچھل کر دی ہے۔ پہلے مرحلے میں اس تبدیلی کا اطلاق انگریزی اور ریاضی پر ہوگا جو 2019ء تک جاری رہے گا۔ یہی گریڈنگ سسٹم باقی مضامین پر بعد میں نافذ کیا جائے گا۔ نئے گریڈنگ سسٹم کے بارے میں طلبہ و طالبات بہت نفیور ہیں۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ شاید یہ طلبہ و طالبات کو امتحانات دینے سے روک دیا جائے۔

”اس کے طلبہ کی ذہنی صلاحیت پر حتمی اثرات مرتب ہوں گے۔ یہ بات ایسوی ایشن آف ایڈز لیکچرر کی جزل بیکری میری پوئلہ نے کہی۔ وہ کہتی ہیں۔“ ”میں نے اس روز میں طلبہ کو روٹے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ ایک طرح کی ذہنی اذیت ہے۔ خود اساتذہ بھی نہیں سمجھ سکتے کہ ایک ہی مضمون میں چار، پانچ گریڈ بنانے کا فائدہ کیا ہے، اس سے ذہنی دباؤ بڑھانے کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ اساتذہ بھی خود کو غیر محفوظ تصور کر رہے ہیں۔ آخری گریڈ کا طالب علم پاس ہوگا یا نکل اسے کیا سمجھا جائے؟“

ایسوی ایشن سکول ایڈز کا لچر کے جزل بیکری جی اوس بارن بھی اسی قسم کے خیالات کے حامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”کیمبرج نے اب 1 سے 9 تک گریڈ بنادے ہیں، اس کی کیا تنگ ہے۔ کم از کم اساتذہ کو ہی واضح انڈیکس دے دی جائے کہ وہ نئے نظام کو جان سکیں۔ ماہرین کے مطابق انگریزی اور ریاضی کے امتحانات میں سوالوں کا سائل بدلنے سے ذہنی صلاحیتیں سلب ہو جائیں گی اور ناز بڑھے گا۔ اب طلبہ کا یادداشت کا امتحان دینا ہوگا، انہیں لامتناہی ذخیرہ نمونے، نظمیں، ناول اور ڈرامے پڑھنا ہوں گے۔ ایک اور انگلش نیچر نے کہا کہ یادداشت کا امتحان لینے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

ایک سولہ سالہ طالب علم اپنی یادداشت کا امتحان دینے پر آمادہ

کورس اور لوئر میں مقدمات کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پتہ نہیں کیوں، ہمارے ہاں لوگ قانونی، سماجی اور انسانی مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔ آخر اس الجھن کی کوئی نہ کوئی سبب بھی ہوگی۔ تو جیسے، ہم ”قانونی مشورے“ کے کالم کے ساتھ حاضر ہیں۔ آپ اپنے قانونی مسائل سے آگاہ کیجئے، ہمارا پیشہ ان کے ممکنہ حل تجویز کرے گا۔

آپ کا شکریہ



برائے رابطہ: صہیب مرغوب (سینئر ایڈیٹر، دنیا) 8-A، ایٹ 8، لاہور

## کیئر پلاننگ اور قانونی مسائل

ہماری نئی نسل کو تیر پانچ انگ میں مشکلات کا سامنا ہے۔ نوجوان کیا بننا چاہتے ہیں، اپنی زندگی میں کیا کرنا چاہتے ہیں، ان کے لئے دنیا میں کون کون سی نئی اور پرانی آپشنز موجود ہیں، آئیے اس سلسلے میں ہم آپ کی کچھ رہنمائی کرتے ہیں۔ آپ ہمیں لکھ بھیجیے، ہمارا پیشہ آپ کے خطوں کا جواب دے گا۔

ایک اور بات

تیم جنوری 2016 سے 24 اگست 2016 کے صرف آٹھ مہینوں میں سپریم کورٹ میں انسانی حقوق کی 19253 درخواستیں موصول ہوئیں جبکہ 14562 نے کیسز دائر ہوئے۔ ہائی

فہمیں۔ وہ اپنے مستقبل کے بارے میں تشویش میں مبتلا ہیں اور فکر مند ہیں۔ اولیول کے طلبہ پہلے ہی اپنی تمام غیر نصابی سرگرمیاں ترک کر دیتے ہیں لیکن نئے طریقے کار میں تو انہیں ایک دن میں 40 گھنٹوں کی ضرورت ہوگی جو ممکن نہیں۔ وہ ماہ پرانی بات ہے، ایک طالب علم کلاس میں پھٹ پڑا۔ ”یہ تبدیلی میرے ہی سال میں کیوں ہوئی ہے، میرے نکلنے کے بعد ہو جائی۔“

”کلاس رومز کی بے چینی سے اساتذہ سوسائٹی کو آگاہ کر رہے ہیں۔ اس سے بڑی منتی تبدیلیاں ذہنوں پر مرتب ہوں گی۔“ یہ بات برطانیہ میں مقیم سراج مغل نے کہی۔ سراج مغل ماہر نفسیات ہیں۔ وہ نوجوانوں کی ذہنی صلاحیتوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ”انتہائی نظام میں تبدیلی کے بعد سے طلبہ و طالبات کے سائیکو مسائل میں اضافہ ہوگا ہے۔ وہ پہلے سے زیادہ تعداد میں ہمارے پاس آ رہے ہیں۔ ذہنی پریشانی انہیں ڈاکٹروں سے رجوع کرنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ پریشان طالب علموں کی تعداد گزشتہ پانچ سال سے مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ان میں بے چینی پیدا کرنے والے ہر نظام کا انتہائی سنجیدگی سے جائزہ لینا چاہیے۔ آخر یہ نئی نسل کی زندگی کا سوال ہے۔“

حکومت کو گریڈنگ سسٹم نصابی تبدیلیوں سے کوئی پریشانی نہیں۔ ایسا درحقیقت زمانے کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ بلند معیار وقت کا تقاضا ہے اور ہمیں بہتر صلاحیتیں رکھنے والوں کی ضرورت ہے۔ یہ حکومت کا جواب ہے۔ وزارت تعلیم کے ایک ترجمان نے کہا کہ نئے گریڈنگ سسٹم سے ان امتحانات میں زیادہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے آگے آئیں گے۔ اور اس سے اچھے نمبر لینے والا اور کم نمبر لینے والوں کا فرق زیادہ واضح ہوگا۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سے پیدا ہونے والا تنفیوڈن بے معنی اور بلا جواز ہے۔

کیمسٹری کا مضمون مانچسٹر یونیورسٹی سے آؤٹ

برطانیہ یونیورسٹی ان ڈوں مالی بحران سے دو چار ہیں۔ یورپی یونین سے علیحدگی کے بعد یونیورسٹیاں اپنے مالی بحران کو بڑھتا ہوا دیکھ رہی ہیں۔ اسی لیے وائس چانسلر صاحبان کی نظر بھی اگلے امتحانات پر ہے۔ لیبر پارٹی نے ٹیوشن فیس ختم کرنے کا وعدہ کیا ہے اس سے برطانوی حکومت پر 11 ارب پاؤنڈ کا بوجھ پڑے گا۔ برطانوی یونیورسٹیوں کے بعض وائس چانسلر کے مطابق اس کے برطانوی معاشرے پر گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔ اس وقت لاکھوں طلبہ قرضے لے کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اس سوجھ و جاہل کرتے ہیں۔ لیکن فیسوں کی معافی کے بعد برطانوی حکومت پر بوجھ بڑھ جائیگا۔ حکومت 11 ارب ڈالر حکومت کہاں سے حاصل کرے گی۔

دوسری طرف مانچسٹر یونیورسٹی سیت کئی بڑی یونیورسٹیاں شدید پریشان ہیں۔ ایک طالب علم کو یونیورسٹی سے آراستہ کرنے پر 9 ہزار پاؤنڈ سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ مناسب ٹیچنگ گرانٹ کے بغیر سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں تحقیق جاری رکھنا مشکل ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی جیسے تحقیقی شعبوں میں سرکاری گرانٹ کے بغیر تعلیم نہیں دی جاسکتی۔ بعض یونیورسٹیوں نے اسی لئے کیمسٹری جیسے مضامین کے طلبہ کی

تعداد میں کمی کر دی ہے۔ کیمیکل مہنگا اور بجٹ پر بوجھ ہے۔ کچھ یونیورسٹیوں نے مالی پریشانی سے بچنے کے لئے حلاف کم کرنا شروع کر دیا ہے۔ مانچسٹر یونیورسٹی میں 12 ہزار کی ورک فورس میں سے 171 نیچر ز وغیرہ کو نوکریوں سے فارغ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

**گرانٹ سے محروم طلبہ یونیورسٹیوں سے آؤٹ**

دو وائس چانسلروں کا کہنا ہے کہ انہیں سالانہ 52 لاکھ پاؤنڈ کا نقصان ہو رہا ہے۔ اور یہ نقصان 2019ء تک 1 کروڑ 10 لاکھ پاؤنڈ تک پہنچ جائے گا۔ وہ صرف یہ ہے کہ 11-2011 کے بعد سے طلبہ و طالبات کی تعداد میں 45 فیصد کمی کی ہوئی ہے۔ جاب مارکیٹ میں عدم پیمائش سے طلبہ و طالبات کی ترجیحات میں بھی فرق آیا ہے۔ خود اساتذہ کی تنگنہیں اساتذہ اور طلبہ کی بے روزگاری کو لے کر کافی پریشان ہیں۔ ان کے مطابق وہ اپنے آپ کو ناکام سمجھتے ہیں کیوں کہ وہ زمانے کے مطابق نہ چل سکے۔

**مانچسٹر مہاجرین کا شہر: دو سو زبانیوں بولنے والے طالب علم مقیم ہیں**

مانچسٹر کو مہاجرین کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں 2 سو زبانیوں بولنے والے طالب علم اور اساتذہ مقیم ہیں۔ شاید اسی لیے ان تمام لوگوں نے یورپی یونین کے حق میں ووٹ دیا۔ مگر اب برسلز میں کامیابی کے بعد انہیں اپنا مستقبل خود کش نظر آرہا ہے۔ ایک بڑی یونیورسٹی 20 لاکھ فیصد ٹاف یورپی ٹیٹل ہے۔ فی الحال نہیں کہا جاسکتا کہ ان میں سے کتنے لوگ شہریت کے لیے ایلانی کر چکے ہیں اور کتنے مستقبل میں یہاں رہ جائیں گے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹاف کے یورپی ٹیٹل کو یونیورسٹیوں میں رکھنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ طریقہ اور اعلیٰ تعلیم کے شعبے سے مشکل ہیں۔ اور ان میں سے 4 نوٹل انعام یافتہ ہیں۔ بریکسٹ کے نتیجے میں اگر یہ برطانیہ سے چلے گئے تو یونیورسٹی کی فکلی کے بحران میں مبتلا ہو جائے گی۔ جسے فوری طور پر پرکھنا ممکن نہ ہوگا۔

ماہرین تعلیم کے مطابق تعلیم یافتہ طالب علم برطانیہ کی معیشت کا اہم حصہ ہیں۔ لیکن یہ سب اب بہت تشویش میں مبتلا ہیں۔ یونیورسٹیوں نے ماڈرن ٹیکنالوجی پر بھی کٹ لگانا شروع کر دیے ہیں۔ ایک یونیورسٹی سے فنون لطیفہ کے شعبے سے ایک تہائی ملازمتیں ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خیال ہے کہ بعض یونیورسٹیاں سوانحی تعلیم یافتہ نیچرز یا پروفیسرز سے محروم رہ جائیں گی۔ کیونکہ ماڈرن ٹیکنالوجی دنیا کو ضرورت نہیں ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ فی الحال ماڈرن ٹیکنالوجی کا شعبہ آمدنی کے اعتبار سے فٹ ہے۔ اور اس شعبے میں سرے سے کافی آمدنی حاصل ہو رہی ہے لیکن پھر بھی مارکیٹ کی ڈیمانڈ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مضامین میں بھی کچھ تبدیلیاں لائی جائیں گی۔ برطانیہ کی بعض ٹاپ کی یونیورسٹیوں نے ایک اور بھی تبدیلی کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کے لیے نماز پڑھنے کی جگہ لگانا مشکل ہو گیا ہے۔ یونیورسٹی کے نئے بلاک بنانا پڑ رہے ہیں۔ تو سبھی منصوبے کے باعث مسلمان اپنی نماز پڑھنے کی جگہ کا نہیں اور بندوبست کر لیں

پہلی ستمبر 2017ء



# آپ کی زکوٰۃ

## میری زندگی کی اُمید



جذبہ  
لگن  
استقامت  
خدمت  
کے  
40  
سال



فاطمہ میموریل ہسپتال  
شادمان، لاہور

فون نمبر: 042-111-555-600 Ext. 593  
0320-4455130, 0345-8426740  
ویب سائٹ: www.fmsystem.org  
ای میل: donations@fmsystem.org

f FMHOfficial

سال 2016 میں فاطمہ میموریل ہسپتال میں تقریباً 20,000 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ آپ کے زکوٰۃ و عطیات کی بدولت 80 فیصد مریضوں کو مفت یا رعایتی نرخوں پر علاج کی سہولت مہیا کی گئی۔

زکوٰۃ و عطیات کیلئے:

Allied Bank  
Account No:  
0010037742960010

Bank of Punjab  
Account No:  
CPA0014000000

Dubai Islamic Bank  
Account No: 0330965001

Faysal Bank Ltd.  
Account No:  
0148-2005905-149

Bank Islami  
Account No:  
2027-2061430-0201

Al Baraka Bank Pakistan Limited  
Account No: 0113135073014

Cheque & Demand Draft should be made in favor of "Fatima Memorial Hospital"



اقبال خورشید  
عکاسی: محمد مہدی

یہ 67 کا ذکر ہے۔

دورہ انگلینڈ کے بعد اپنی بڑی بہن سے ملنے کینیڈا چلے گئے۔ ارادہ یہی تھا کہ کچھ روز ادھر ٹھہریں۔ بہن بھی خوش تھیں۔ پھر سابق ٹیسٹ کرکٹر، غلام عباس کا لندن سے فون آیا۔ انھوں نے خبر دی: دلپ کمار کی نئی فلم ”گنگا جونا“ ریلیز ہو رہی ہے۔ وہ بے چین ہو گئے۔ فوراً سامان باندھا۔ بھانہ بنایا، اور لندن پہنچ گئے۔ بعد میں بہن کو پتا چلا تو بڑی ناراض ہوئیں۔ دراصل وہ دلپ کمار کے مداح ہیں، بلکہ کہنا چاہیے، عاشق ہیں۔ جب بطور ٹیچر انڈیا 19 کی ٹیم لے کر اٹلے گئے تو اپنے پسندیدہ اداکار سے بھی ملے۔ دلپ کمار سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا: ”جناب آپ سے مل کر جو خوشی ہوئی ہے، اتنی آپ کے وزیر اعظم سے مل کر بھی نہیں ہوتی۔“ دوسرے دن کے اخبارات میں یہ الفاظ جھلک رہے تھے۔

وہ آٹھ بار پاکستان کرکٹ بورڈ کی سلیکشن کمیٹی کے رکن رہے۔ دو بار چیف سلیکٹر کا عہدہ سنبھالا۔ یہ ورلڈ ریکارڈ تصور کیا جاتا ہے۔ ملاقات ہوئی، تو پوچھا، بار بار سلیکٹر منتخب ہونا آسان نہیں آپ کے پاس کون سی گیدڑ سنبھلی

ہے؟ شیتے ہوئے کہا، اس کی وجہ ان کا پس منظر ہے۔ پورے دس سال کراچی کرکٹ ایسوسی ایشن کے چیف سلیکٹر رہے۔ جب 86ء میں باگ ڈور سنبھالی تھی، اس وقت سترہ سال سے کراچی نے کوئی ٹورنامنٹ نہیں جیتا تھا۔ کئی سالوں میں ہرگز باقاعدہ نہیں کیا۔ اوپن فرمٹر کیسے۔ 750 میں سے سولہ لاکھ کو منتخب کیا۔ مدت کا صلہ ملا۔ اسی سال قائد اعظم ٹرافی، پیٹرن ٹرافی اور انڈیا 19، تینوں ٹورنامنٹس میں کراچی نے کامیابی حاصل کی۔ انھوں نے آپ جتنی بھی لکھی، جو ہے تو اپنی دلچسپی، مگر کچھ لکھی کا احساس ہوتا ہے۔ مصرین کے مطابق انھوں نے نکل کر نہیں لکھا۔ ہم نے اس بابت پوچھا تو فرس کر بولے اب بہت سے واقعات کا کوئی ثبوت تو ہے نہیں۔ دوسرا فریق عدالت پہنچ گیا تو وہ کہاں سے ثابت کریں گے۔

آج کل ایلڈ وائزر ٹوڈی چیئرمین (ساتھ) ہیں۔ ہم پوچھا کیے، کیا سبب ہے کہ دیگر علاقوں سے تو کرکٹرز سامنے آتے ہیں، مگر ساؤتھ (اندرون سندھ اور بلوچستان) سے کوئی کھلاڑی سامنے نہیں آیا؟ کہا، ”دراصل یہاں سہولیات کا فقدان ہے، ٹیلنٹ بھی کم ہے۔ سخت گرمی ہوتی ہے۔ درجہ حرارت 48 سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ کرکٹ دھواں ہو جاتی ہے۔ خیر، شہر یا رفاہان اس ضمن میں کام کر رہے ہیں۔ کوئٹہ میں اکیڈمی بنانے کا منصوبہ ہے۔“

پی پی ایل کے سلسلے میں ٹیم سبکی کی کاوشوں کے قائل ہیں۔ بگ ٹھری کے خاتمے کو شہر یا رفاہان کا بڑا کارنامہ ٹھہراتے ہیں۔ ان کے نزدیک مصباح اور یونس کی ریٹائرمنٹ کے بعد فواد عالم کو موقع ملنا چاہیے کہ اس نے مسلسل پر فارم کیا ہے، اگر اس سے کوئی غلطی ہوئی ہے، تو درگزر کر دیا جائے۔

اب کچھ دیر ٹھہر کر ان کے حالات زندگی پر نظر ڈال لی جائے:

میرا گھر، علی گڑھ

سن پیدائش: وہی، جب پاکستان آزاد ہوا، یعنی 1947ء میں پیدا ہوئے۔ تھانہ فروری: جائے پیدائش: منزل منزل، علی گڑھ۔ ان کے والد، قطب الدین ملاوٹ آف بھیم پوری اسمیٹ کے مہاجر تھے۔ ”کورٹ آف وارڈز“ کے گھر میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔ ٹینس کے زبردست کھلاڑی تھے۔ ممتاز اسکالر، عبدالماجد دریا آبادی کے وہ پوتے ہیں۔ والدہ کا تعلق اودھ کے قدوائی خاندان سے تھا۔ پنڈت جواہر لعل نہرو کے دست راست، رفیع احمد قدوائی، دہلی کے وزیر تعلیم، شیخ ارجمند قدوائی، ہندوستان

## نہ تو مصباح، نہ ہی عمران، پھر کون ہے سب سے بڑا کپتان؟

دو مصباح اور عمران خان میں ہونے والے موازنے کے خلاف ہیں۔ کہنا ہے، مصباح کا میاں ترین کپتان ہے، عمران خان بھی بہت بڑے پلیئر، بہت بڑے کپتان تھے، لیکن اگر ان سے پوچھا جائے تو وہ عہد الحفظ کا ردار کا نام لیں گے۔ ”کپتان میں کرکٹ کی سمجھ ہونا ضروری ہے۔ ساتھ ہی لازم ہے کہ ساتھی کھلاڑی اس کی عزت کریں، اور ردار کا یہی معاملہ تھا۔ ان کے پاس صرف دو ورلڈ کلاس کھلاڑی تھے۔ ایک حنیف محمد، دوسرے فضل محمود، اس کے باوجود انھوں نے حیران کن کامیابیاں حاصل کیں۔ دوسری جانب عمران خان کی ٹیم ورلڈ کلاس تھی۔“ مانتے ہیں کہ ردار کے مانند مصباح کو بھی ورلڈ کلاس کھلاڑی سمجھیں تھے، مگر یہ نشان دہی بھی کرتے ہیں کہ اب باقی ٹیموں میں پہلے جیسا دم نہیں رہا۔ یونس خان کے ریکارڈز کے قائل ہیں۔ حنیف محمد اور وزیر محمد کو کرکٹ سمجھیں ٹھہراتے ہیں۔

تھی۔ کپتان نے انھیں نمبر پیر پر آ زما یا۔ انھوں نے حنیف محمد کے ساتھ مشکل حالات میں 64 رنز کی شراکت کی۔ سٹریکٹ پر لاہور کے قماشانیوں نے ناراض ہو کر خوب ہونٹنگ کی۔ البتہ بعد میں حنیف محمد نے اس انگلش کی تعریف کی۔ 67ء میں انگلینڈ کا دورہ کیا، مگر وہاں کھیلنے کا موقع نہیں ملا۔ پھر انگلینڈ کی ٹیم پاکستان آئی۔ ڈھاکا میں ٹیسٹ تھا۔ ان کے ٹکٹ پر فاسٹ بلیئر آصف مسعود کو ڈھاکا کا روانہ کر دیا گیا۔ انھیں امید تو نہیں تھی، مگر پھر وہاں سے کال آگئی کہ صلو کو بھی بھیج دیں۔ کپتان سعید احمد تھے۔ انھوں نے ٹچ میں صلو سے اوپن کروا دیا۔ حالات کو وٹل آرڈر بنائیں تھے، اور ٹینس میں بھی نے بال سے پریکٹس کا موقع نہیں ملا تھا۔ دراصل ڈھاکا کی ٹچ بہت مشکل تھی۔ سینئر کھلاڑی پہلے ہی بھابھ گئے تھے۔ مشکل حالات میں 66 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ اگلی انگلش میں غلط آؤٹ قرار دے دیا گیا۔ ان کا کیریئر ڈھنگا لگا۔ ادھر مینر حسین نے سر ٹی لگا دی: ”ڈھاکا ٹیسٹ میں صلو کو قربانی کا بکرا بنایا گیا!“

اس واقعے کا کراچی میں شدید رد عمل آیا۔ نو صلو، نو کرکٹ کے نعرے لگ گئے۔ کراچی ٹیسٹ بنگالوں کی نذر ہو گیا۔ اپنے کیریئر کا آخر ٹیسٹ انھوں نے نیوزی لینڈ کے خلاف قدوائی اسٹیڈیم میں کھیلا، جہاں زیادہ اسکور نہیں کر سکے۔ یوں کیریئر اختتام کو پہنچا۔

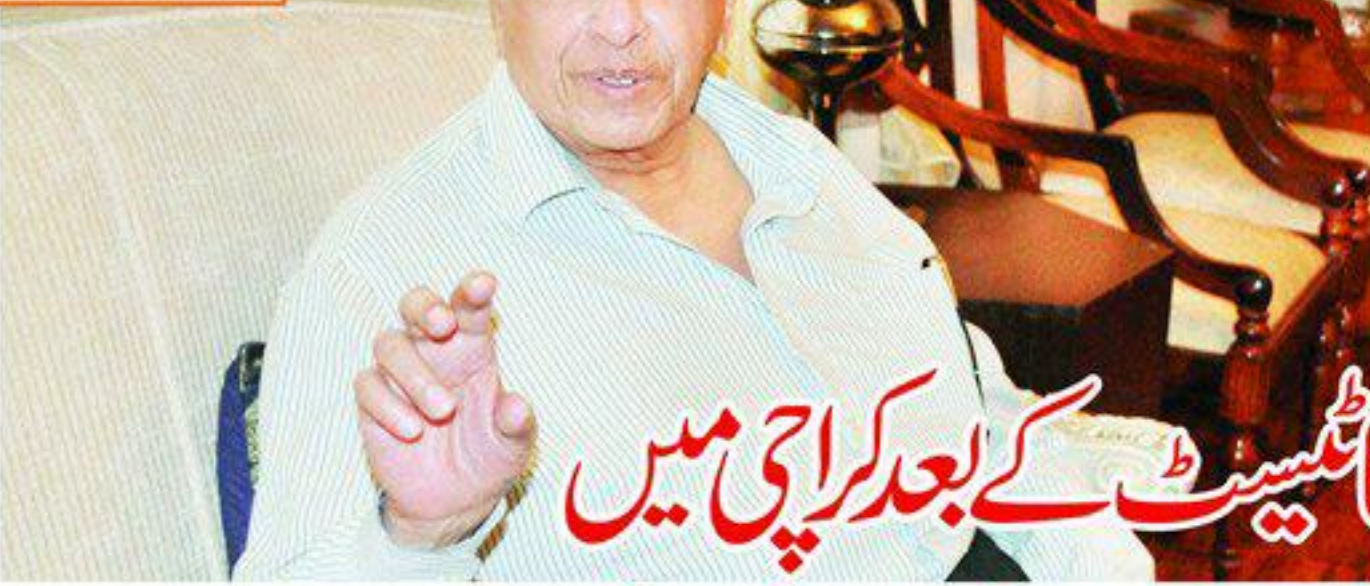
### اسکاٹ لینڈ کی سرسبز وادیاں اور پانچ وقت کا نمازی

69ء میں انتخاب عالم کے توسط اسکاٹ لینڈ کا کنٹریکٹ مل گیا۔ وہاں گزرے ماہوں خوشگوار یادوں کا حصہ ہیں۔ ادھر ویسٹ آف اسکاٹ لینڈ کرکٹ کلب اور ایگز کرکٹ کلب کی نمائندگی کی۔ سن 75ء کا وہ دن یادگار تھا، جب مملکت کریسٹ گلاسگو میں ان کے لیے ٹینٹ سجھایا گیا، جس میں سرگرمی سوریئر، کون کا ڈورے، آصف اقبال، ماجد خان، بش سنگھ، بیڈی اور ہانی کے معروف کھلاڑی اصلاح الدین بھی شخصیات نے شرکت کی۔ ایگز کرکٹ کلب میں کچنگ بھی کی۔ 81ء تک اس لیگ سے جڑے رہے۔ آپ جتنی کے کئی صفحات اسکاٹ لینڈ کی یادوں کے لیے وقف ہیں۔

ایک واقعے کا وہ بالخصوص ذکر کرتے ہیں۔ والدہ نے جانے سے پہلے نصیحت کی تھی کہ خرام حلال کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ ہر موقع پر یہ نصیحت خوش نظر رہی۔ نماز بھی باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔ اسکاٹ لینڈ کے ایک اخبار ”سنڈے پوسٹ“ نے انھیں یو کیا تو سر ٹی لگا دی: ”کھلاڑی، جو پانچ بار عبادت کرتا ہے، وہ بڑے خوش ہوئے۔ اخبار کا تراشہ والد کو بھیجا دیا، جو انھوں نے ہندوستان میں عبدالماجد دریا آبادی کو ارسال کر دیا۔ انھوں نے اپنے رسالے ”صدق چہیدہ“ میں ”نمازی کرکٹ“ کی سر ٹی خبر لکھی، جسے وہ اپنے لیے اعزاز سمجھتے ہیں۔

### وسیم باری، اسلم عارف، قمر سے بہتر تین ہیں!

کرکٹ کے ساتھ ملازمت بھی چلتی رہی۔ پہلے کسٹمر کا حصہ تھے۔ وہاں اسکاٹ لینڈ جانے کے لیے چھٹی بڑی مشکل سے ملا کرتی تھی۔ پھر ماحول سے بھی خود کو ہم آہنگ نہیں کر سکے، سو الگ ہو گئے۔ دو سال تک پی آئی اے سے بطور کنٹریکٹ ملازم شملک رہے۔ پھر سٹیز پروموشن آفیسری حیثیت سے مستقل ہو گئے۔ پی آئی اے کی ٹیم کے ساتھ ویسٹ انڈیز کا بھی دورہ کیا۔ ادھر کرکٹ بھی کھیلی۔ البتہ اس کا اختتام زیادہ خوشگوار نہیں ہوا۔ بتاتے ہیں، ان کی کارکردگی بڑھ گئی اور بولنگ، دو ٹوں شعبوں میں متاثر کن رہی، مگر کپتان وسیم باری ایک اور بالرمیم ملوی کو ان پر فوقیت دیا کرتے تھے۔ جب انھوں نے شکوہ کیا تو وسیم باری نے انگریزی میں کہا: ”میرے نزدیک ملوی تم سے



## ڈھاکا ٹیسٹ کے بعد کراچی میں

## ”نو صلو، نو کرکٹ“ کے نعرے لگ گئے

میرٹ کی بات کی تو جنرل صاحب چراغ پا ہو گئے، اسپاٹ فلنگ میں ملوث کو عبرت کا نشان بنا دیں

چیف سلیکٹر تھا تو بڑی بڑی سفارشیں رد کر دیں

دنیا کے کرکٹ کا بڈلہ، سنج، بہرستہ گو، باغ و بہار شخصیت  
صلاح الدین صلو نے خصوصی ملاقات

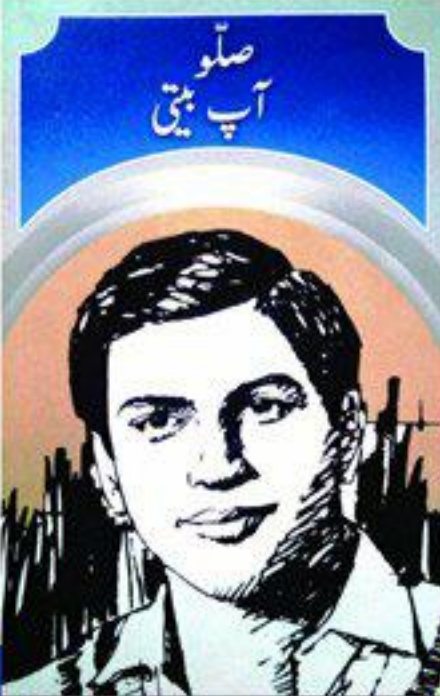
معروف ہوئے۔ ان کے ایک بھائی گھڑ سوار تھے، دوسرے کرکٹر۔ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے صلاح الدین صلو نے کرکٹ کا انتخاب کیا۔ کچھ برس بعد ان کے والد اپنے دوست غلام فاروق کے مشورے پر، جو پی آئی ڈی سی کے چیئرمین تھے، پاکستان آ گئے۔ یہاں اپنا گھر لینے سے قبل ان کا خاندان معروف صحافی محمد شہر کے گھر ٹھہرا، جو شہر میں ان کے چچا تھے۔

### کراچی، کالج اور کرکٹ

ناظم آباد کراچی کے ان علاقوں میں نمایاں ہے، جہاں ہجرت کے بعد شرفا آباد ہوئے۔ صلاح الدین صلو گورنمنٹ اسکول ناظم آباد کے طالب علم تھے۔ میٹرک کرنے کے بعد ڈی جے کالج کا حصہ بن گئے۔ پھر ایس ایم سائنس کالج سے بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ اسکول کی کرکٹ ٹیم تک رسائی پہلی

### اگر میں نے صدر پاکستان کو کاٹ لیا تو...

ان کی زندگی دلچسپ واقعات کا مجموعہ ہے۔ یوں تو درجنوں ہیں، مگر فی الحال ایک سن لیجیے: ایک روز اپنے خالہ زاد بھائی کے ساتھ کار میں سفر کر رہے تھے۔ وہ صاحب اپنے پاس سے ملنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ گاڑی ایک کپاؤ میں ٹکڑی کر کے وہ تو اندر چلے گئے، مگر صلو بھائی گاڑی ہی میں رک گئے۔ اسی اثنا میں ایک خطرناک کنٹرول آیا۔ انھوں نے دروازے بند کر کے شیشے چڑھا لیے، اور اندر بیٹھ کر اسے چھیڑنے لگے۔ کچھ دیر بعد ان کے کزن باہر آئے تو ساتھ مولانا کوثر نیازی بھی تھے۔ وہ مولانا کوثر کے باہر نکل آئے۔ کتنے نے موقع تاک کر پینڈی میں دانت گاڑ دیے۔ وہ اذیت تاک لہو تھا۔ اگلے دن پر پینڈی سنٹ الیون کا ٹچ تھا۔ ضیاء الحق کا دور تھا۔ صدر مملکت نے ٹیم کو مدعو کیا۔ ان کی پروٹوکول ٹیم صلو بھائی کے پاس پہنچی تھی کہ وہ ٹیم ٹیچر تھے۔ انھوں نے اپنا مسئلہ بیان کیا، زخم بھی دکھایا، مگر پروٹوکول افسر مانے کو تیار ہی نہیں تھا۔ کہا، آپ کو چھوٹا ہوگا۔ آخر انھوں نے زچ ہو کر کہا، اگر مجھے Rabies ہوئی، دورہ پڑ گیا، میں نے صدر کو کاٹ لیا تو کون جواب دے ہوگا؟ وہ صاحب کچھ زیادہ ہی سادہ لگے۔ کہنے لگے، اچھا پھر آپ رہنے دیں۔



صلو  
آپ جتنی



طرح پھیل گئی۔ صحافی ان کے دفتر پہنچ گئے۔ اگلے دن سرٹی لگی: ”میں نے میرٹ کی بات کی، تو جزل صاحب چراغ پا ہو گئے!“ ساتھ ان کے من پسند شاعر اقبال عظیم کا شعر بھی تھا: میرے مزاج کا اس میں کوئی قصور نہیں حیرے سلوک نے لہجہ بدل دیا میرا

کچھ کئی جلی بائیں

سر دی کے موسم سے لطف اندوز ہونے والے ہمارے ممدوح منافقت سے نالاں ہیں۔ کبھی فاسٹ بائر سے نہیں ڈرے، لیکن منافق سے بہت ڈرتے ہیں۔ 74ء میں شادی ہوئی۔ دو بیٹے ہیں۔ شفیق والد ہیں۔ کبھی بچوں کو ڈانٹنے کی نوبت نہیں آئی۔ تقدیر کے ساتھ محنت کے کبھی قائل ہیں۔ پسندیدہ فلم ”دل دیا درد لیا“ ہے۔ فکشن میں ابن صفی اور نسیم جازی کو پڑھا۔ کرکٹ نہ بچے تو ڈاکٹر ہوتے۔ والدین کا انتقال زندگی کا سب سے دکھ بھرا لمحہ تھا۔ اپنی پستی کو وہ ملک کا بنیادی مسئلہ ٹھہراتے ہیں۔ دکھ ہے کہ ہمارے ہاں چہرے تو بدل جاتے ہیں، لیکن نظام وہی رہتا ہے۔

اس بات سے متفق نہیں کہ کسی کرکٹرز کو بورڈ کا چیئر مین ہونا چاہیے۔ کہتے ہیں، چیئر مین کے لیے اچھا ایڈمنسٹریٹر ہونا ضروری ہے۔ غیر ملکی کوچز کے زیادہ قائل نہیں۔ سرفراز احمد کی صلاحیتوں کے معترف، مگر عموماً ہٹل ہے کہ وہ خود میں مصباح جیسا قتل پیدا کریں۔ نوجوان کھلاڑیوں کو ایمان داری اور محنت کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ ”اب کرکٹ ایک انڈسٹری کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ ہمیں تو یومیہ پندرہ روپے ملا کرتے تھے۔ اب بہت پیسہ آ گیا ہے، اس کے باوجود اسپاٹ گلسنگ جیسے واقعات ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں، جو قصور و راجات ہو، اُسے صبرت ناک سزا دی جائے، تاکہ مستقبل میں کسی کو پاکستان کا نام بدنام کرنے کی ہمت نہ ہو۔“

☆☆☆

جب چیف سلیکٹر تھے، کئی سفارشیں آئیں۔ کچھ واقعات تو خاصے سنسنی خیز ہیں۔ اتنا بتانے پر اکتفا کیا کہ جب اعلیٰ ترین عہدے داروں نے بڑی بڑی سفارشیں کیں، جنہیں وہ رو کرتے گئے۔

میں نے میرٹ کی بات کی، تو جزل صاحب چراغ پا ہو گئے

یہ 91ء کی بات ہے۔ جزل زاید علی اکبر کرکٹ بورڈ کے سربراہ



تھے۔ صلو بھائی سلیکٹر تھے۔ کیمپ کے چیئر مین جاوید برکی تھے۔ دبیر میں کراچی میں سری لٹکا اور پریذیڈنٹ ایون کے درمیان تھک ہوا۔ اُس میں سندھ کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر تھی۔ اُن سے بھی رائے نہیں لی گئی تھی۔ کپتان کے انتخاب میں بھی اصولوں کی خلاف ورزی کی گئی۔ احتجاجاً جزل زاید کو فون کیا۔ وہ برامان گئے۔ کچھ غلطی ہو گئی۔ انھوں نے یہ کہہ کر کہ ”میں آپ کا زرخیز غلام نہیں“ فون بند کر دیا۔ گو وہ منتخب رکن تھے، مگر انھیں فارغ کر دیا گیا۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی

### انضمام، ثقلین اور سلیکٹر

ظفر الطاف چیف سلیکٹر، صلاح الدین صلو سلیکٹر تھے۔ کیمپ میں ٹرانز کے لیے چار آف اسپنرز آئے۔ تین کے پاس سفارش تھی، ایک خالی ہاتھ تھا۔ نیٹ پر صلو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ لڑکا آف بریک گیند پھینکتا مگر وہ ٹیک بڑیک ہو جاتی۔ پوچھا، آپ بتا کر یہ گیند کر سکتے ہیں؟ نوجوان نے اثبات میں جواب دیا تو انضمام اور سلیم ملک کو پید کر دیا۔ اس بولر نے دونوں کو تیسری گیند پر ہیٹ کر دیا۔ وہ ظفر الطاف کے پاس پہنچے، اور کہا، سراسر لڑکے کو کھیلا دیں، یہ کل ورلڈ کلاس بولر بن جائے گا۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ صلو بھائی اس بولر کی سلیکشن پر اتنا زور لگا رہے ہیں، تو شاید اس کا تعلق کراچی سے ہو، مگر جب پتا چلا کہ وہ پنجاب سے ہے، تو سب خاموش ہو گئے۔ ان کی پیش گوئی صحیح ثابت ہوئی۔ ثقلین مشتاق ورلڈ کلاس کھلاڑی بنے۔ گیند ”دوسرا“ کے نام سے مشہور ہوئی۔ زاید فضل ایک ایسا کھلاڑی تھا، جسے انھوں نے منتخب کیا، مگر وہ انٹرنیشنل کرکٹ میں خود کو نمونہ نہ بنا، جس کا دکھ ہے۔ زاید خان کو مزید موقع نہ دینے کا بھی حلقہ رہا۔ غلطیاں بھی کھلے دل سے تسلیم کرتے ہیں۔ کہنا ہے، انضمام کو نیٹ پر دیکھ کر انھیں نہیں لگا تھا کہ وہ اتنا بڑا کھلاڑی ثابت ہوگا مگر اس معاملے میں عمران خان کا فیصلہ صحیح ثابت ہوا۔

راؤنڈ سے باہر ہوا، باب وولر کا انتقال ہو گیا، بڑے کھلاڑیوں نے ریٹائرمنٹ لے لی۔ بوٹھپھی میں سری لٹکا سے مقابلہ تھا۔ ان کی کاوشوں سے ایک ایسی ٹیم تشکیل پائی، جس نے سری لٹکا کو شکست دی۔ پہلے ٹی 20 ورلڈ کپ میں، شعیب ملک کی قیادت میں جس ٹیم نے فائنل تک رسائی حاصل کی، وہ بھی ان ہی کا انتخاب تھی۔ اُسی سے پاکستان کو مصباح الحق جیسا گوہر

ڈاکٹر قدیر خان کو شعر سنایا تو بولے، تم نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا

دلپ کمار سے کہا، آپ سے مل کر جو خوشی ہوئی ہے، اتنی آپ کے

وزیر اعظم سے مل کر بھی نہیں ہوتی

نایاب ملا۔ اچھا، 99ء ورلڈ کپ میں بھی وہ سلیکٹر تھے۔ اس وقت کا ایک واقعہ سناتے ہیں، برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمشنر تھے قسمل ڈارینگ روم میں آکر سلیکشن سے متعلق تبصرے کرنے گئے۔ مینجر ظفر الطاف تھے۔ انھیں سخت ناگوار گزرا۔ صلو بھائی

بہتر کھلاڑی ہے۔ ”انھیں شدید صدمہ پہنچا۔ کٹ اٹھائی، اور دھکی دل کے ساتھ کرکٹ چھوڑ دی۔“

اب اتفاق دیکھیں، دو سال بعد (1980ء) جب امتیاز احمدی سربراہی میں نئی سلیکشن کمیٹی تشکیل دی گئی، تو صلو بھی اس کے رکن بنے۔ آسٹریلیا دورے پر آئی ہوئی تھی۔ وکٹ کیپر پٹھان سلیم عارف کا گزشتہ دورہ بڑا اچھا رہا تھا۔ کیمپ کا وہ اولین انتخاب تھے۔ وکٹ باری اُن کے پاس آئے، اور پوچھا، کیا ٹیم میں میرا نام نہیں ہے؟ انھوں نے مسکرا کر ان ہی کے الفاظ میں جواب دیا، باری میرے نزدیک تسلیم عارف تم سے بہتر بیٹھ سکتا ہے۔ کہتے ہیں، ”اس میں ذاتیات کا عمل دخل نہیں تھا، وہ فیصلہ انصاف پر مبنی تھا، جو درست ثابت ہوا۔ اگلے ٹیچ میں ڈیفنس لی اور چیف تھامسن کے سامنے انھوں نے ذیلی سفری اسکوری۔ البتہ وکٹ باری عظیم کھلاڑی تھے، محنت کر کے وہ ٹیم میں لوٹ آئے۔“

2000ء میں جس طرح انھیں پی آئی اے سے الگ کیا گیا، اُس پر تحفظات بھی ہیں، شک و شبہ بھی۔

صلو بھائی بے سلیکٹر

جیسے کہ ابھی ذکر آیا، 80ء میں وہ بھلی بار سلیکشن کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے۔ جب آسٹریلیا کی ٹیم آئی، اور نوجوان جاوید میاں داؤد کو کپتان بنایا گیا، تو سینئر کھلاڑیوں نے بغاوت کر دی۔ اُس مشکل سیریز سے نبرد آزما ہونے والی سلیکشن کمیٹی کو جانے کیوں کچھ عرصے بعد ختم کر دیا گیا۔ اس پر اخبارات میں بڑی تنقید ہوئی۔ ظفر الطاف کے دور میں بھلی بار چیف سلیکٹر کا عہدہ سونپا گیا۔ وہ زمانہ مختصر رہا کہ کچھ عرصے بعد مارشل لا لگ گیا۔ جزل تو قریباً چیئر مین ہو گئے، اور پرانی سلیکشن کمیٹی ختم کر دی گئی۔ دوسری بار نسیم اشرف کے دور میں اس عہدے پر فائز ہوئے۔ نسیم اشرف کو وہ ایک اچھے ایڈمنسٹریٹر کے طور پر یاد کرتے ہیں۔ وہ دور بھی ٹھیک تھا۔ پاکستان ورلڈ کپ کے پہلے

## اب چلے بچت کی ہوا۔۔!

# Starco

## FANS

پہلی نظر کا آخری انتخاب

پاکستان انرجی لیبل کا حامل تھری سٹار ریٹنگ فین

جتنے زیادہ سرخ ستارے  
اتنی زیادہ بجلی کی بچت

پاکستان انرجی لیبل والا پنکھا



بجلی بچائے

عام پنکھا



بجلی کھائے

یو، آئی انڈسٹریز (سٹار کو فین) ۱۸۳-سی، سال انڈسٹریز اسٹیٹ، جی۔ ٹی روڈ، گجرات

فون نمبر: 902-92-53-3535901 فیکس: 92-53-3707811 ای میل: ssfindus@gmail.com



# جنات اور تبلیغ اسلام

حضور اکرم ﷺ کی جنات کے ساتھ دینی و تعلیمی و تربیتی نشستیں ہوا کرتی تھیں

علامہ ارشد حسن شاقب

مکہ مکرمہ کی شبی جانب سے ایک جن ظاہر ہوا جو آپ ﷺ کی شان میں معروف اشعار گار ہاتھا

حضرت عباس بن مرداسہؓ کی صحابہ کرام جنات کی بدولت اسلام لائے

مسلمانوں کے چند واقعات کا یہاں تذکرہ کرتے ہیں۔

حضور ﷺ کی ولادت پر جنبل اوقیس پر جنات کی پکار۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی تو ایک جن نے جنبل خون پر اور دوسرے نے جنبل اوقیس پر چڑھ کر بلند آواز سے یہ عیدہ اشعار پڑھے۔ جنبل خون والے جن نے کہا تر جمہ۔

(۱) میں قسم کھاتا ہوں کہ آج تک دنیا میں آپ ﷺ جیسا پاک اور عظمت والا کوئی پیدا نہیں ہوا۔

(۲) جس طرح کا بچہ اس بنی زہرہ کی خاتون نے بنا ہے جو صاحب مفاخر بھی ہے، قبیل کی ملامت سے دور رہنے والی بھی ہے اور عزت و مرتبہ والی بھی ہے۔

(۳) اس قبائل میں افضل ترین بچے محمد ﷺ نے جنم لیا ہے۔ سو کیا شان ہے پیدا ہونے والے کی اور کیا مقام ہے جنم دینے والی کا!!

اور دوسرے جن نے جنبل اوقیس سے باز بلند یہ اشعار پڑھے تر جمہ۔

(۱) اے ساکنان ارض! بھلا غلطی میں نہ پڑو اور معاملے کو روشن عقل سے جانچو۔

(۲) بنی زہرہ کے مقابلہ میں اگر تمہیں زمانہ قدیم میں یازمانہ جدید میں کوئی خاتون بھرتی ہے۔

جن نے کہا: مسلمانوں نے میدان بدر میں وہ کارنامہ سرانجام دیا

ہے جس سے قیصر و کسریٰ کے محلات میں درائیں پڑ جائیں گی

(۳) تو اپنے قبیلے میں سے باطنی یا حال میں سے کوئی ایک عورت اس جیسی ادا۔

(۴) (یا اگر تم میں ایسی عورت نہیں تو) کسی اور قبیلے سے اس زہری خاتون (حضرت آمنہ) جیسی کوئی خاتون دکھاؤ جس کا جنم لینے والا بچہ نبی مکی جیسا ہوا۔

یہ جنات شاید ان نصرانی جنات میں سے ہوں جو نصرانی انسان برائیوں کی طرح نہ صرف حضور پاک ﷺ کی بعثت کے منہر تھے بلکہ آپ ﷺ کی پیدائش، سفر شام اور ہجرت جیسی نشانیوں سے بھی آگاہ تھے۔

حضرت عباس بن مرداسہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن ایک سمجھور کے ٹھکانے کے پاس تھا کہ میرے سامنے سفید شتر مرغ پر عباس اتم دیکھتے تھے، سو کہ آسمان پر پہرے دار مقرر کر دیئے گئے ہیں، جنات گھبرا گئے ہیں، گھوڑوں نے اپنے سوار اتار دیئے ہیں اور جو ذات بابرکات، حیر کو منگل کی رات نیکی اور تقویٰ کے ساتھ پیدا ہوئی ہے وہ قصودمانی اونٹنی والی ہے۔

میں ان باتوں سے بہت دہشت زدہ ہو گیا۔ اپنے گھر سے نکلا۔ میں ذی حمار کے مقام پر ایک بت کا میں پجاری تھا۔ ہم اس کے اندر سے مختلف آوازیں سنا کرتے تھے۔ میں ذی حمار اپنے بت کے پاس پہنچا۔ میں نے اس کے ارد گرد بھاڑو دیا۔ اس کے اندر سے آواز آئی تر جمہ۔

(۱) یوسلیم کے تمام قبائل سے کہہ دو کہ حمار نام بت ہلاک ہو گیا اور بھلی مسجد (اسلام) کا سیلاب ہو گئے۔

(۲) حمار ہلاک ہو گیا جس کی پوجا ختم ہو گئی، یہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر کتاب مقدس اتارنے تک کی جاتی رہی۔

(۳) حضرت عیسیٰ کے بعد نبوت و ہدایت کی وراثت اس مسیحی کو منتقل ہوئی ہے جو ہدایت پر ہے اور قبیلہ قریش میں سے ہے۔

حضرت عباس فرماتے ہیں کہ بت کے اندر سے آنے والی اس آواز سے میں خوفزدہ ہو گیا۔ وہاں سے نکل کر میں اپنی قوم کے پاس آیا۔ انہیں سب واقعہ سنایا اور قوم کے تین سو افراد کو ساتھ لے کر حضور پاک ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ مسجد نبوی ﷺ شریف میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ عباس! آپ کیسے مسلمان ہو گئے؟ میں نے اپنا واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! جگہ کہتے ہو۔ پھر میں اور میرا چاچیلہ سب مسلمان ہو گئے۔

بت کے اندر سے آنے والی آواز جنات کی تھی۔ کیونکہ چتر کی موتی خود بولنے سے قاصر ہے۔ اور ابتداء میں نئے والا شتر مرغ سوار بھی جنات میں سے ہی تھا۔

آپ ﷺ نے حضرت عباس بن مرداسہ کے واقعہ کی تصدیق دی کہ ریلے فرمائی۔

بنی زہرہ (حضور اکرم ﷺ کے گھر سے روانہ ہو گئے)

حضور اکرم ﷺ جب ہجرت کیلئے روانہ ہوئے اور تین روز غار ثور میں قیام فرمائے کہ بعد مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے تو پیچھے حضرت امہ بنت ابی بکر، حضرت بریثان، جس کا تین چار روز سے حق و صداقت کے ان مسافروں اور گھبراہٹوں کی کوئی خبر خبر معلوم نہیں

ہو رہی تھی۔ اس زمانے میں خبر کے ذرائع نہ تھے۔ امام المغازی داسر حضرت ابن ابی فراتے ہیں کہ مجھے حضرت امہ بنت ابی بکر کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تین روز گذر چکے تھے، ہمیں آپ ﷺ کے بارے میں کوئی خبر نہیں تھی اور ہم سخت اضطراب کا شکار تھے کہ کہہ کر مدینہ کی شبی جانب سے ایک جن ظاہر ہوا جو عرب کے معروف اشعار گار ہاتھا۔ لوگ اس کی آواز کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ انہیں اس جن کی آواز سنائی دے رہی تھی مگر وہ خود انہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ لوگوں کی گلیوں میں گھمٹاے ہوئے وہ یہ شعر پڑھتا ہوا مکہ کی شبی علاقے سے غائب ہو گیا تر جمہ۔

(۱) لوگوں کا پروردگار اللہ تعالیٰ سب سے اونچی جزا عطا فرمائے ان دونوں ساتھیوں کو جنہوں نے ام مہدی کے نیسے میں قبول کیا۔

(۲) وہ دونوں میدان میں اترے پھر روانہ ہو گئے۔ سو کیا سیلاب ہو گیا وہ خوش نصیب تھے آپ ﷺ کا رفیق بننا نصیب ہوا۔

(۳) بنی کعب کو اپنی خاتون کے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ مبارک ہو جو مومنین کے انتظار کا مرکز بنی!

فردا بدر میں کفار کی شکست کی خبر۔ حضرت قاسم بن جابر فرماتے ہیں کہ جب کفار مکہ کو میدان بدر میں شکست ہوئی، تو مدینہ منورہ میں ایک جن نے نہایت خوش الحانی سے یہ اشعار بلند آواز سے پڑھے۔ اس کی آواز سنائی دے رہی تھی مگر وہ کسی کو نظر نہیں آ رہا تھا۔ (اور یہ خبر مسلمانوں کی واپسی اور باضابطہ انسانی اطلاع سے پہلے اس جن نے اہل مدینہ کو سنائی)۔ وہ یہ اشعار پڑھ رہا تھا تر جمہ۔

(۱) مسلمانوں نے میدان بدر میں وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے جس سے قیصر و کسریٰ کے محلات میں درائیں پڑ جائیں گی۔

(۲) انہوں نے لوی کے مردوں کو نابود کر ڈالا اور ان کی عورتوں کو حسرت کے مارے میں کودنے پر مجبور کر دیا۔

(۳) میں بلا تک واپسی ہے اس شخص کی جو حضرت رسول پاک ﷺ کا دشمن بنا۔ ایسا شخص ہدایت کی طرف بڑھنے سے روگردان ہو کر حیرت و سرشتگی کا شکار ہو گیا۔

یہ اشعار سن کر کسی نے پوچھا کہ آپ کن کی تعریف کر رہے ہیں؟ تو اس جن نے جواب دیا کہ حضرت رسول پاک ﷺ اور صحابہ کرام کی۔ اس کے کچھ ہی روز بعد مسلمانوں کی طرف سے بھی فتح بدر کی خبر مدینہ منورہ میں پہنچی گئی۔

حضرت حجاج بن علاطی کا اسلام۔ حضرت وائل بن اوس فرماتے ہیں کہ حضرت حجاج بن علاطیؓ کی مسلمان ہونے کا واقعہ یہاں ہے کہ وہ اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ مکہ مکرمہ جا رہے تھے۔ راستے میں ایک خطرناک دہلیز میں پہنچے تو وہاں رات ہو گئی۔ وہاں پڑاؤ کیا تو ساتھیوں نے کہا کہ ایک گلاب! اشعار اٹھ کر اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے (جنات سے) لمان حاصل کرو۔ (عربوں میں یہ عادی ستور تھا کہ جس قافلے کو کھوار، بیابان، جنگل وغیرہ میں رات بوجائی وہ جنات کے مقامی سردار سے اپنی اور اپنے مال مویشیوں، اونٹوں وغیرہ کی پناہ لیا کرتا۔ اس لمان طلبی کے سیکڑوں واقعات عربی تھیں وہ نکالتے میں منتقل ہیں۔ ہم یہاں زیادہ تر صحابہ کرام کے ساتھ دور جاہلیت میں پیش آنے والے واقعات کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ جس سے ایک طرف دور جاہلیت میں جنات کے بارے میں ان کے قصورات، مشرکانہ اعتقادات کی وجہ سے جنات سے ان کے خوف، جنات کے وجود اور حضور پاک ﷺ کی بعثت کے بعد جنات کی طرف سے آپ ﷺ کی بعثت سے انسانوں کو مطلع کرنے اور خود جنات کے اہل ان لائے کا ثبوت واضح ہوتا ہے)۔ حضرت حجاج نے اٹھ کر پہلے قافلے کا حصہ سمجھا، پھر یہ اشعار کہتے ہوئے وہاں کی جنات سے پناہ لمان طلب کی تر جمہ۔

میں اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے تمام جنات سے اس دہلیز کے جن سردار کی پناہ مانگتا ہوں۔ تاکہ میں اور میرے ہم سفر ساجی حج سلامت گھر لوٹ جائیں۔

حضرت حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے ان اشعار کے بعد ایک آواز سنی جو آیت مبارکہ کی تلاوت کر رہی تھی (بجائے کوئی نظر نہیں آیا)۔

ترجمہ: اے گروہ جن و انسان! اگر تم میں اتنی طاقت ہے کہ آسمان اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکو تو نکل کر دکھاؤ کسی طاقت کے بغیر (جو تمہیں میسر نہیں ہے) تم نہیں نکل پاؤ گے۔

اسی دوران حضرت عاص بن داکل آگے قریش کے لوگوں نے ان سے کہا ابوہشام اتم نے کچھ سنا، یہ کلاب کیا کہہ رہا ہے؟ آپ نے کہا نہیں! حضرت حجاج نے اپنا قصہ سنایا تو حضرت عاص بن داکل نے فرمایا اچہر تمہیں ہجرت کیوں ہو رہی ہے۔ جو آیت مبارکہ ان لوگوں نے سنی ہے وہ حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک پر القاء ہوئی ہے۔ حضرت حجاج کہتے ہیں کہ ان کفار نے مجھے آپ ﷺ کے پاس جانے سے روکا لیکن میری بصیرت ان کی حقانیت کے بارے میں اور بڑھتی گئی۔ پھر مجھے آپ ﷺ کے چچا زاد نے بتلایا کہ وہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ چلے گئے ہیں تو میں اپنی سواری پر سوار ہو کر وہاں پہنچا اور جو کچھ سنا تھا وہ آپ ﷺ سے عرض کر دیا۔ آپ ﷺ نے سن کر ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: تم نے جو سنا ہے، تم بخدا حق ہے۔ وہ میرے پروردگار کے اس کام کا ایک حصہ ہے جو اس نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔

ابو کلاب اتم نے واقعی حق سنا ہے۔

پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول کریم ﷺ! مجھے اسلام کی تعلیم

دیں۔ آپ ﷺ نے

مجھے مکہ، ہجرات پڑھوایا اور ارشاد

فرمایا۔

ترجمہ: اپنی قوم کی طرف جاؤ اور جس چیز کی میں نے تمہیں دعوت دی ہے، اسی چیز کی تم اپنی قوم کو دعوت دو۔

حضرت سعد بن عبادہ کو جنات نے شہید کیا۔ حضرت محمد بن سیرین (جو خواب کی تعبیر میں حضرت یوسفؑ کے بعد امام اہلن گذرے ہیں اور کبار تابعین میں سے ہیں) فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ حالت قیام میں فوت ہوئے تھے۔ اور ان کی وفات کے وقت لوگوں نے حاکم کی زبانی یہ شعر بھی سنا تھا کہ

ترجمہ: ہم نے قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہؓ کو شہید کر دیا۔ ہم نے انہیں ایسا تیر مارا جو ان کے دل کے کٹانے سے نہیں چوکا!! (القطر المرجان)۔

جن نے احسان کا بدلہ چکا۔ مدینہ میں عہد کہتے ہیں عہد بن ابرس اپنے ساتھیوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ان کا کدرا ایک سانپ کے پاس سے ہوا جو گری کی شدت اور پیاس سے تڑپ رہا تھا۔ ان کے ساتھیوں میں سے ایک نے چاہا کہ اتر کر اس سانپ کو مار ڈالے۔ لیکن عہد بن ابرس نے کہا کہ اس کی جو حالت ہے اکیس مارنے سے بہتر ہے کہ اسے پانی پلا کر اس کی جان بچائی جائے۔ وہ اترے اور اس کے منہ میں کچھ پانی ڈال کر چل پڑے۔ آگے چل کر یہ لوگ راستہ بھٹک گئے اور ویرانے میں بری طرح پھنس گئے۔ انہیں اپنی منزل کا راستہ بھٹائی نہیں دے رہا تھا۔ یہ لوگ اس پریشانی میں تھے کہ حاکم کی آواز آئی تر جمہ۔

(۱) اے راست بھٹک جانے والے قافلے کو گواہیہ جو ان اونٹ ہماری طرف سے لو اور اس پر سوار ہو جاؤ۔

(۲) جب رات ختم ہو جائے، صبح روشن ہو جائے اور سورج چمکنے لگے۔

(۳) تو اس سے اپنا سامان اتار دو یہاں میدان سے بہت جاٹا۔ یہ لوگ روانہ ہو گئے اور بہت دیر بعد سورج جب طلوع ہوا تو یہ ایک ایسی جگہ پہنچے تھے جہاں سے آگے کا راستہ انہیں معلوم تھا۔ چنانچہ اتر کر حضرت عہد بن ابرس کے ساتھ چل کر پوچھا تر جمہ۔ (۱) اے جو ان اتوئے نہیں تم سے بھی نجات دلائی اور اس ویرانے سے بھی نجات دلائی جس میں راستہ جاننے والے بھی بھٹک جاتے ہیں۔

(۲) تو ہمیں صحیح صحیح کیوں نہیں بتلاتا، تاکہ ہم جان نیکوں کو کون ہے وہ جس نے اس دہلیز میں ہم پر احسان کی سخاوت کی (کہ راستہ ہی نہیں بتلایا بلکہ ہماری کیلئے اونٹ بھی دیا)۔

تو ان کے جواب میں حاکم نے کہا تر جمہ۔

(۱) میں وہ بہادر ہوں جتنے تو نے چٹاپائی دھوپ میں ریت کے ان چپے ہوئے ٹیلوں میں دیکھا تھا جن کا پانی ٹنک ہو چکا تھا اور

جہاں سے بیا سا آدمی تیزی سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ (۲) پھر تو نے اس وقت پانی کی سخاوت کی جس وقت اس کا پینے والا اسے دوسروں سے بچا تھا کہ رکھتا ہے۔ تو نے اس پانی سے (مجھے)

سیراب کیا اور (میری) مدد کرنے میں کسی نکل سے کام نہیں لیا۔ (۳) خبر اور بھلائی باقی رہتی ہے اگرچہ اہر طویل زمانہ گذر جائے۔ اور شرمگاہ کو وہ چیزوں میں بدترین ذرا ہوا ہے۔

(جاری ہے)

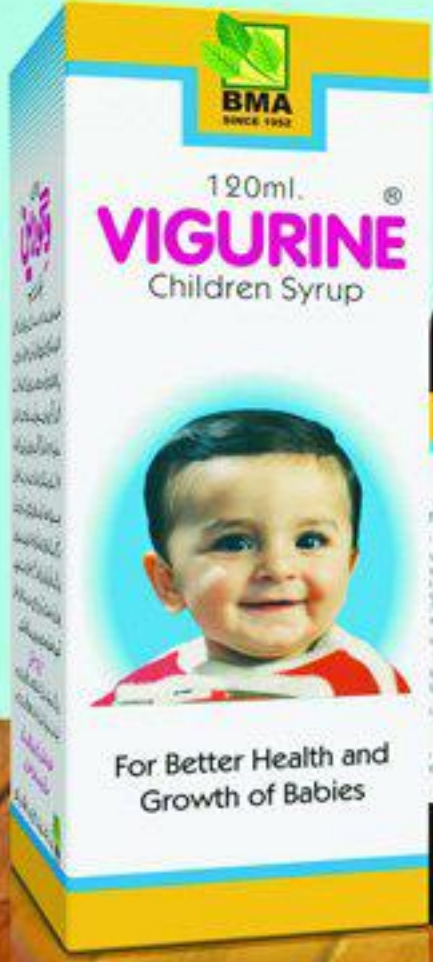


65 سال سے

سمجھدار ماؤں کا پہلا انتخاب

**وگورین**  
چلڈرن سیرپ

بچوں کی اچھی صحت  
اور بہترین نشوونما کے لیے



مات کا پیارا اور وگورین یقیناً بہترین

Introducing

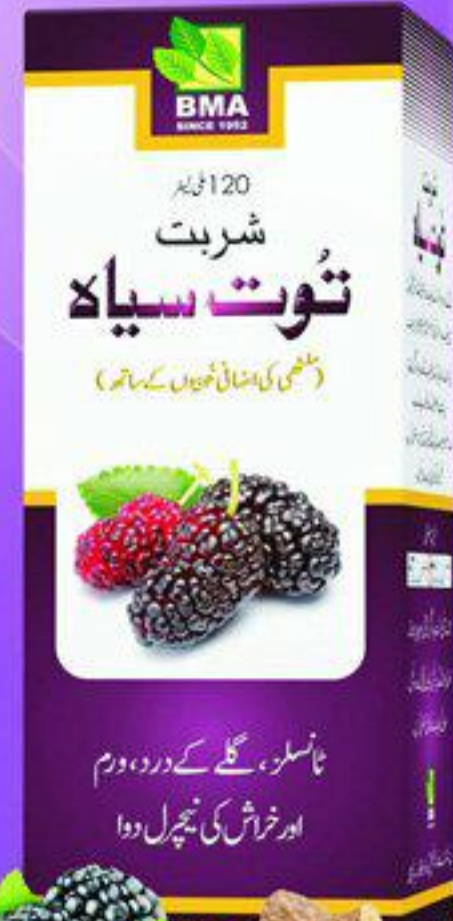


شربت  
**توت سیاہ**

(ملٹھی کی اضافی ٹوپیوں کے ساتھ)

ٹانسلز، گلے کے درد، ورم اور خراش کی نیچرل دوا

کسی بھی موسم خصوصاً سردیوں میں گلے کا درد، ورم، خشک دماغی کھانسی اور  
گلے غڑو (ٹانسلز) بڑھ جانے کی شکایات عام ہوتی ہیں۔  
بی ایم اے فارمانے آپ کے لیے یہ شربت اعلیٰ معیار کے توت سیاہ اور ملٹھی  
سے تیار کیا ہے جو ان تمام شکایات کو دور کرنے میں معاون و موثر ہے۔







سکراف اور عبا یا، پروقار لباس۔۔۔ پردے کا احساس

طیغ و تھار کی

ہمارے اطوار کو پار کرنا چاہتے ہو تو کوئی عملی بات ہے کہ غلطی سے جاننے والے کفر  
جانوں کی بات نہ سناؤ۔ اس بات سے جانوں کا بھی خیال نہ کرنا چاہئے کہ ان کی کوئی  
شیر و شکار سے نہیں تو وہ بھی غلط کر سکتے۔ دیکھو یہیں ایک اور مسئلہ کی فکر کرتے  
ہو ایک اور مسئلہ کا خیال نہ کیجئے کہ یہ بات ہے جس کی ہم انسانی میں نہ کرنا ہو  
چاہتے ہیں کہ کوئی کی غیبت کی بات نہ کریں۔ اس طرح دشمنی پیدا کرنے میں  
کوئی عمل کرے گا تو اس پر یوں سب کا خیال نہ کریں۔ اپنے دشمن میں میں تو اس  
کا بھی خیال نہ کریں۔ چنانچہ چاہو تو ان کے ساتھ لگے۔ اور یہی سبلی ثابت کرتے ہیں  
کوئی نہیں۔ چنانچہ چاہئے کہ چاہو تو ساری کوئی کوئی نہ کرنا ہو آپ کی  
تو کہ کا خیال نہ کرنا۔ یہی بات دشمنی پیدا کرنے کے یہ نہ جان کی تو غصہ  
اور دہڑ بڑا کرنا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس پر عمل کرنا جس میں ہر  
مقام اس بھی۔ دشمنی پیدا کرنے میں یہ بات ہر مقام پر لاکر کوئی نہ کرنا ہو  
یہ نہیں سمجھنا کہ آپ میں اس کو کوئی کوئی نہ کرنا ہو کہ چاہو تو یہ  
ہر بات کیلئے چاہو تو اس میں اس کی۔

[illegible]



ہم بھی لاسانی  
معیار بھی لاسانی



وزن گھٹائیں  
صحت پائیں



ہر قسم کے موٹاپے کی وجوہات کو  
کم کرنے کیلئے مؤثر دوا

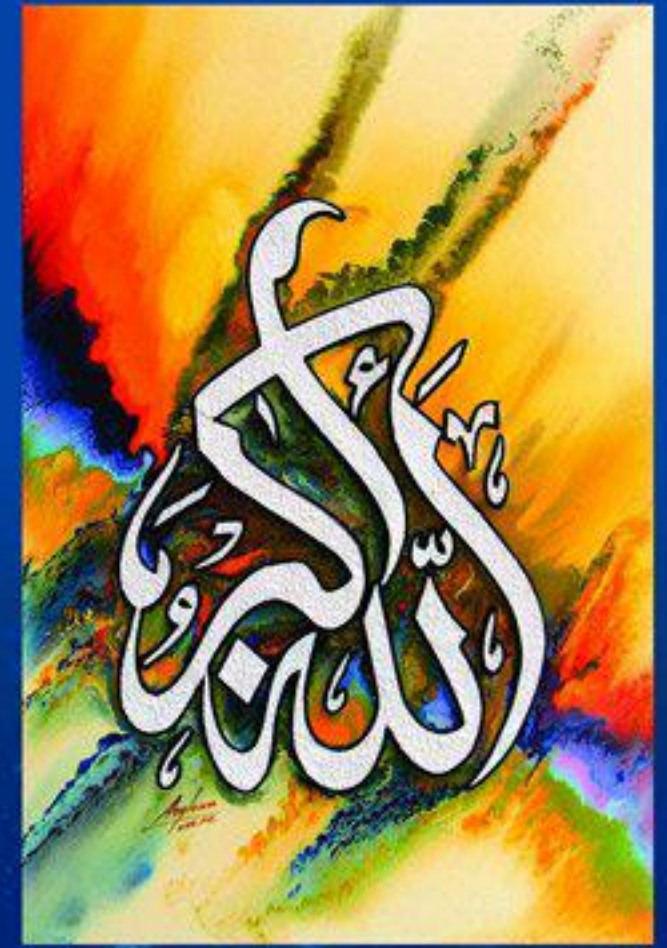
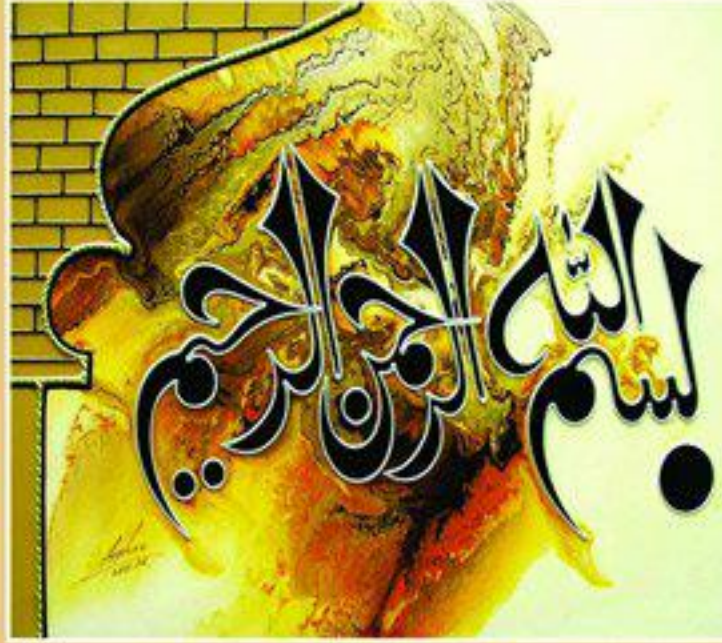
AL 1181026

ای میل: lasanipharma@yahoo.com



فوتو گرافی: عامر شاہی  
میک اپ: درخشان سیلون





## قوس متزاح جیسے خوش نما رنگ

ص۔ مرغوب



اصغر مغل

اصغر مغل نے ایک مفلس گھر میں آنکھ کھولی، والد اور والدہ غریب ضرور تھے مگر صوم و صلوات کے پابند تھے۔ انہوں نے رو بھی سوکھی روٹی کے ساتھ مذہبی اور دنیاوی تعلیم بھی دی۔ وہ بچپن سے ہی خوش خطا تھے۔ غربت نے ڈیرے ڈالے تو قدرت کا ایک اور امتحان شروع ہوا۔ والد بچلی کا کرنت لگنے سے اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

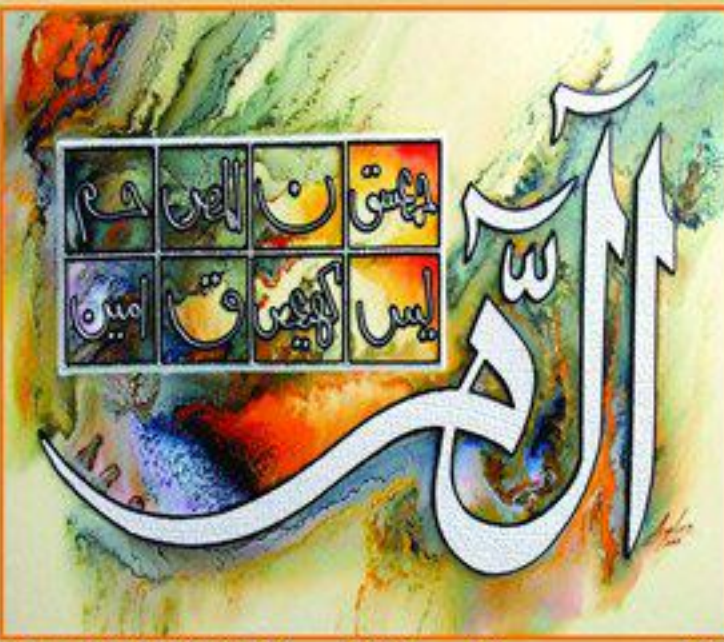
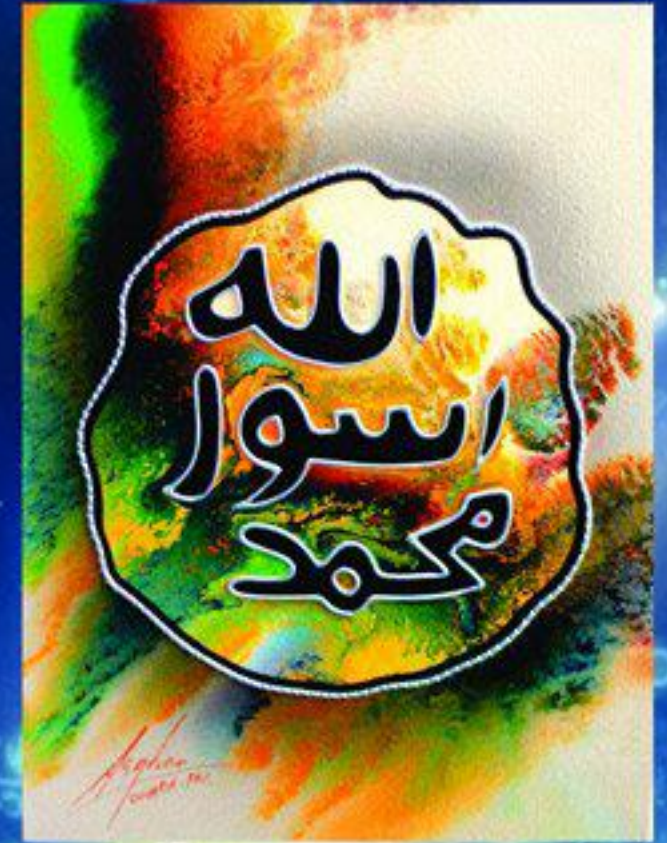
یوں آٹھویں جماعت میں ہی انہیں تعلیم چھوڑنا پڑی۔ ڈگر گاتی اور ڈوٹی ہوئی زندگی کو سہارا دینے کے لئے سائن بورڈ، کتبے، نیم پلیٹ، میٹراور چارٹ لکھتے رہے۔ اس سے بھی گزارا نہ ہوتا تو گھروں کے کاجولے، سائیکس، کھڑکیاں اور دروازے رنگ کرنے لگے۔ سخت محنت سے اکثر ہاتھوں سے خون نکل آتا اور با آخر یہی خون کارنگ اللہ رب العزت کو پسند آ گیا۔

ایک روز بارش کے بعد ان کی دوکان کے باہر پانی کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے برش مٹی کے تیل سے دھو کر پانی میں پھینک دیا۔ جس پر دھوپ پڑنے پر کچی رنگ ابھر آئے، وہ قدرت کی کار گیری پر حیران رہ گئے۔ انہوں نے اللہ کریم سے دعا کی کہ یا خدا کیوں بھی ایسی قوس قزاح سے بھر دے۔ یہی بات قبولیت کی گھڑی تھی۔ اور وہ ساہا سال کی ریسرچ کے بعد بغیر برش کے خوش نما رنگ اپنی کیٹوس میں بھرنے میں کامیاب ہو گئے۔ 36 ممالک کے مقابلہ کھلیکرافٹ میں گولڈ میڈل بھی حاصل کر چکے ہیں۔ انہیں سب سے زیادہ خوشی تب ہوئی جب محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے انہیں اسلامی فن خطاطی اور جدید کھلیکرافٹ کے صلہ میں ڈاکڑاے کیون خان ایوارڈ سے نوازا۔

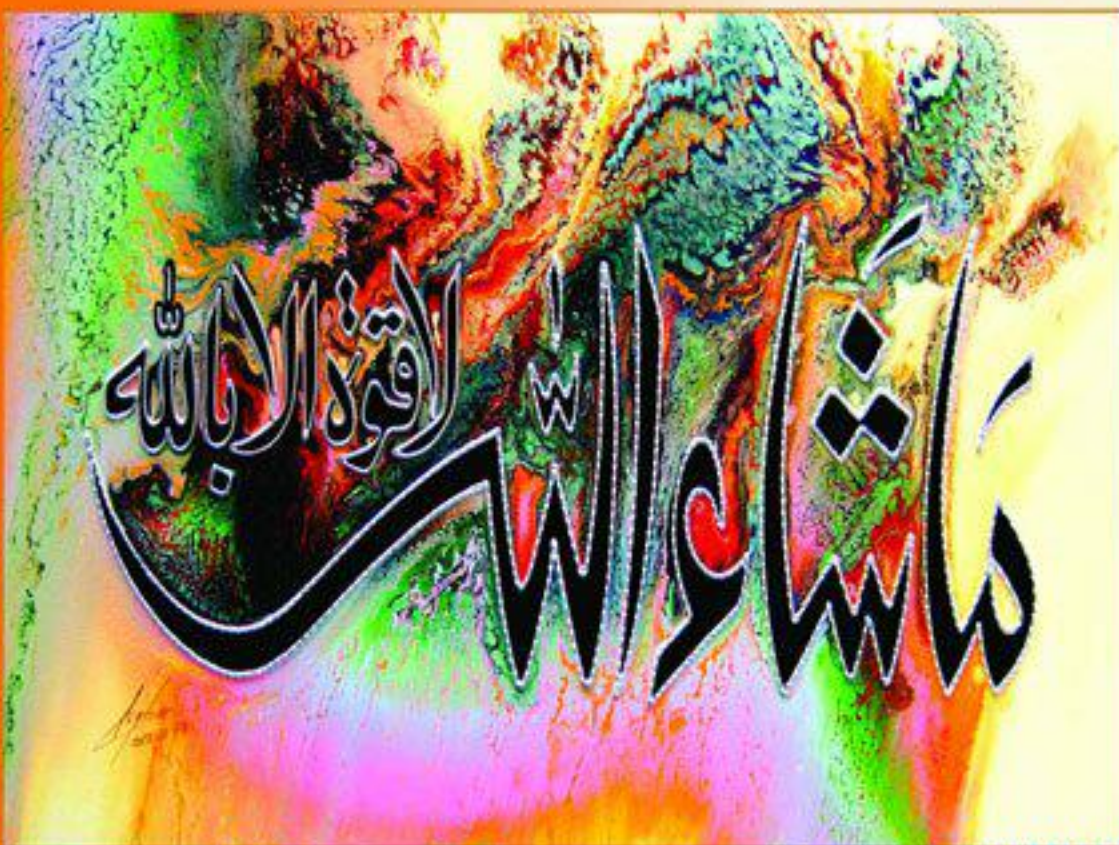
فن خطاطی اور کھلیکرافٹ ایک قدیم صنف ہے۔ جسے مغلیہ دور میں بھی پذیرائی حاصل تھی اور آج تک یہ برقرار ہے۔ دور جدید نے اس صنف کو تاریک دیا ہے۔ خوبصورت رنگوں سے کھیل کر اور مختلف اسٹائل متعارف کروا کر پاکستان میں آرٹسٹ اور کھلیکرافٹ نے بہت نام کمایا ہے۔ لیکن عام خطاطی کو مصورانہ خطاطی میں ڈھال کر خوبصورت رنگوں کی طرح کاری کر کے جن کھلیکرافٹ نام شامل ہیں۔ ان شخصیات کا تعلق چونکہ بڑے شہروں سے تھا اس لئے انہیں مقبولیت کی حدوں تک پہنچنے میں آسانی رہی۔ زیر نظر فن میں ہر رنگ کا استعمال کیا گیا ہے اور ہر فن پارہ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ یعنی ایک لاکھ فن پارے، سب کے سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ گینٹرک آف ورلڈ ریکارڈ نے ایک لاکھ سے زائد منفرد فن پارے تیار کرنے پر ان کا مکمل ڈیٹا منگوا یا ہے۔ ان کا نام ورلڈ ریکارڈنگ میں بھی شامل کر لیا جائے گا۔

انسان تو انسان پر ہندوں کو بھی اصغر مغل کے رنگوں سے پیار ہے۔ اصغر مغل جب اپنی ورکشاپ میں رنگوں سے کھیل رہے ہوتے ہیں تو تتلیاں خوبصورت رنگ دیکھ کر ان پر بیٹھ جاتی ہیں۔ رنگ کیلئے ہونے کی وجہ سے اکثر تتلیاں مر جاتی ہیں۔ ان کی موت پر سب ہی کو دلی صدمہ ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ کہنا ہے کہ تتلیاں تو ان کے رنگوں پر مر جتی ہیں۔ وہ واقعی رنگوں کو ٹوٹ کر چاہتی ہیں۔ یہ دنیا کا واحد آرٹ ہے جس میں برش استعمال نہیں ہوتے۔ برش کے بغیر فن خطاطی اور پینٹنگ ہوتی ہے۔ گل جی، صادقین، ضیف رائے اور اسلم کمال کے بعد یہ جدید اور منفرد فن ہے۔

آج ہم آپ کی ملاقات شعلی اوکاڑا کے رہنے والے ایک آرٹسٹ اور کھلیکرافٹ سے کروا رہے ہیں جس نے اس چھوٹے شہر میں رہ کر پاکستان کا نام بلند کیا ہے۔ لوگ انہیں اصغر مغل کی نام سے جانتے ہیں۔ وہ رنگوں کی زبان میں باتیں کرتے ہیں اور ان کے رنگ زندہ ہیں اور بولتے ہیں۔









## اب خوشی ہے نہ کوئی درد دلانے والا

## نفاق ضلی

اب خوشی ہے نہ کوئی درد دلانے والا  
ہم نے اپنا لیا ہر رنگ زمانے والا  
ایک بے چہرہ سی امید ہے چہرہ چہرہ  
جس طرف دیکھیے آئے کو ہے آئے والا  
اس کو رخصت تو کیا تھا مجھے معلوم نہ تھا  
سارا گھر لے گیا گھر چھوڑ کے جانے والا  
دور کے چاند کو دھونڈ نہ کسی آنکھ میں  
یہ اہلا نہیں آئین میں سامنے والا  
اک مسافر کے سفر جیسی ہے سب کی دنیا  
کوئی جلدی میں کوئی دیر سے جانے والا  
ہم نے ہی لوٹنے کا ارادہ نہیں کیا

## شوریوں ہی نہ پرندوں نے مچایا ہوگا

## کیفی اعظمی

شوریوں ہی نہ پرندوں نے مچایا ہوگا  
کوئی جنگل کی طرف شیر سے آیا ہوگا  
بڑے کے کانے والوں کو یہ معلوم تو تھا  
جسم جل جائیں گے جب سر پہ نہ سایہ ہوگا  
بانی جشن بہاراں نے یہ سوچا بھی نہیں  
کس نے کانٹوں کو لبو اپنا پلایا ہوگا  
بجلی کے تار پہ بیٹھا ہوا ہنستا چمچیں  
سوچتا ہے کہ وہ جنگل تو پرایا ہوگا  
اپنے جنگل سے جو گھبرا کے اڑے تھے پیاسے  
ہر سراب ان کو سمندر نظر آیا ہوگا

## معرکہ اب کے ہوا بھی تو پھر ایسا ہوگا

## محسن نقوی

معرکہ اب کے ہوا بھی تو پھر ایسا ہوگا  
تیرے دریا پہ مری بیاس کا پہرہ ہوگا  
اس کی آنکھیں ترے چہرے پہ بہت بولتی ہیں  
اس نے پلکوں سے ترا جسم تراشا ہوگا  
کتنے جگنو اسی خواہش میں مرے ساتھ چلے  
کوئی رست ترے گھر کو بھی تو جاتا ہوگا  
میں بھی اپنے کو بھلائے ہوئے پھرتا ہوں بہت  
آئندہ اس نے بھی کچھ روز نہ دیکھا ہوگا  
رات جل تھل مری آنکھوں میں اتر آیا تھا  
صورت ابر کوئی ٹوٹ کے برسا ہوگا  
یہ مسیحاں اسے بھول گئی ہے محسن  
یا پھر ایسا ہے مرا زخم ہی گہرا ہوگا

## ہم نے ہی لوٹنے کا ارادہ نہیں کیا

## پروین شاکر

ہم نے ہی لوٹنے کا ارادہ نہیں کیا  
اس نے بھی بھول جانے کا وعدہ نہیں کیا  
دکھ اڑتے نہیں کبھی جشن طرب میں ہم  
ملبوس دل کو تن کا لبادہ نہیں کیا  
جو غم ملا ہے بوجھ اٹھایا ہے اس کا خود  
سر زیر بار ساغر و بادہ نہیں کیا  
کار جہاں ہمیں بھی بہت تھے سڑکی شام  
اس نے بھی انکسار زیادہ نہیں کیا  
آمد پہ تیری عطر و چرخ و سبب نہ ہوں  
اتنا بھی بود و باش کو سادہ نہیں کیا

## بیٹے کو قرض دینے والا گور معطل

حضرت عمرؓ کا چنا روزگار کی تلاش میں عراق گیا۔ ایک سابعہ واپس آیا تو مال سے لدے اونٹوں کیساتھ آیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ چنا اتنا مال کہاں سے ملا؟ بیٹے نے جواب دیا کہ تجارت کی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تجارت کیلئے پیسہ کہاں سے آیا؟۔ بیٹے نے جواب دیا کہ چنانے قرض دیا۔ چچا سے مراد کوفہ کا گور تھا۔ حضرت عمرؓ نے فوراً گور کو مدینہ طلب کیا، جو صحابی حضرت رسول پاک ﷺ بھی تھے۔ ان سے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ ”کیا وہاں بیت المال میں اتنی دولت آگئی ہے کہ شہری کو قرض دے سکتے ہو؟“ گور نے جواب دیا: ”نہیں، ایسا تو نہیں۔“ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ ”پھر تم نے میرے بیٹے کو قرض کیوں دیا، اس لئے ہاں کہ وہ میرا بیٹا ہے؟ میں تمہیں معزول کرتا ہوں کیونکہ تم امانت داری کے اہل نہیں ہو۔“ پھر حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ ”سارا مال بیت المال میں جمع کرادو، اس پر تمہارا کوئی حق نہیں۔“

## اللہ کے سپرد

بچپن سے یہ سنتے آئے تھے کہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو۔ کئی دفعہ کیا لیکن  
الطیئان، سکون اور یمن پھر بھی نہیں ملتا تھا، حیرت بھی ہوتی تھی کہ جب اللہ کے سپرد معاملہ کر  
دیا پھر پریشانی کیوں؟

ایک دن حضرت سلطان باہو کا ملوٹا نظر سے گزرا کہ جب معاملہ اللہ کے سپرد کر دو معاملہ  
کے درمیان میں سے خود نکل جایا کرو۔ ایسا لگا کہ گویا آنکھوں اور دل پر سے پردہ ہٹ گیا ہو،  
میں معاملہ تو سپرد کرتا تھا لیکن خود کچھ میں ہی رہتا تھا، یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا، ایسا نہ ہو  
جائے، ویسا نہ ہو جائے، عمل بھی کرنا ہے اور اسباب بھی اختیار کر کے ہیں لیکن معاملہ کا نتیجہ  
اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے۔ سبکی سپرد کی اور معاملہ بھی ہے اور پھر اس پر راضی ہو جانا ہے۔

## اللہ والوں کا کام

ایک مرتبہ باغیہ کا ایک مرید آپ کے پاس آیا وہ لوہا ہار کا کام کیا کرتا تھا۔ آپ کے لیے  
خاص کچنی بنا کر لایا۔ خدمت مبارکہ میں حاضر ہوتے ہی عرض کرنے لگا۔ بابائی یہ میں اپنے  
رزق حلال میں سے آپ کے لیے ایک تحفہ لایا ہوں۔  
بابائی نے جب کچنی دیکھی تو مسکرا دیے اور فرمایا چنا درویش تحفہ رو نہیں کیا کرتے، البتہ  
جب اگلی مرتبہ آتا تو سوئی لے کر آنا۔ وہ جب وہ مرید اگلی مرتبہ حاضر ہوا تو سوئی لے کر آیا۔  
آپ کی خدمت میں سوئی پیش کی۔ تو آپ نے فرمایا، اس مرتبہ ہم نے تمہارا تحفہ خوشی سے  
قبول کیا اور پسند بھی کیا کیونکہ کچنی کا کام کاٹنا اور سوئی کا کام سینا ہوتا ہے، درویش کاٹنے کا  
نہیں، بیٹے کا کام کرتے ہیں درویشوں کا کام محبت والہت کے رشتوں کی بنیاد رکھنا ہوتا ہے۔

## خوبصورتی کے بہترین راز

ہاتھوں کی خوبصورتی کے لئے اپنے ہاتھوں سے صدقہ دیں۔  
آواز کی خوبصورتی کے لئے قرآن پاک کی تلاوت کریں۔  
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے اللہ کے خوف سے آنسو بہایا کریں۔  
چہرے کی خوبصورتی کے لئے وضو کی عادت ڈالیں۔  
دل کی خوبصورتی کے لئے اپنے دل میں اللہ کی یاد بسائیں۔  
دماغ کی خوبصورتی کے لئے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ کریں۔

کہنے لگی: ”پتھر یہ کیسا شکر ہے؟“

دوروں میں تھکے دی تو کھا گیا، تو باہر بھاگتا، ت پاس  
پڑوس کی خبر لی کہ کہیں کوئی بھوکا تو نہیں، ایسا شکر؟ پتھر!؟  
رونی کھا کے لٹھوں والا شکر تو سب کرتے ہیں، اپنی روٹی  
کسی کے ساتھ بانٹ کر شکر نصیب دالے کرتے ہیں۔  
اللہ کو لٹھوں سے خوش کرنا چھوڑ دے! عمل بکڑ پتھر۔  
اللہ جس چیز سے لڑا وہ اسے اس کو خوشی سے استعمال کرادو  
کسی کے ساتھ بانٹ لیا کرنا ہے عمل شکر ہے۔

## ہمسائی کی خبر گیری

ایک دن امی جان نے بین کی روٹی پکائی، میں نے دو  
روٹیاں کھائیں اور ساتھ لسی پی۔ پھر امی جان کو خوش  
کرنے کے لئے زوردار آواز میں اللہ کا شکر ادا کیا۔ امی  
جان نے میری طرف دیکھا اور پوچھا،  
”اسے کی کیا ہے؟“  
میں نے کہا: ”امی جان، شکر ادا کیا اللہ!“

## ایک غریب نبیلی

ایک غریب خاندان کا باپ ہمیشہ بیمار رہتا تھا۔ آخر میں مر گیا تین دن تک پردہ میں نے  
کھانا نہیں کھا۔ ماں نے کچھ دن تک جیسے تیسے کر کے بچوں کو کھلایا۔ پرفاتے پڑنے لگے جس کی  
وجہ سے آٹھ سال کا بیٹا بیمار پڑ گیا۔  
پانچ سال کی بچی نے ماں کے کان میں پوچھا۔ ماں بھائی کب مرے گا۔ ماں تپ گئی اور  
کہا، ایسا کیوں پوچھ رہی ہو۔  
بچی نے مصوہیت سے کہا۔ آماں، بھائی مرے گا تب ہی گھر میں کھانا آئے گا ناں۔  
صدقہ، خیرات صرف رمضان میں ہی نہیں دینا چاہی آپ کے مال میں غریبوں کا بھی حق ہے۔

## ہٹلر کو دو ٹوک جواب

ایڈولف ہٹلر تقریر کر رہا تھا ہر  
طرف سناٹا ماری تھا  
ہٹلر نے ڈیسک پر زوردار مکارا  
اور حجاز کر لیا  
میری ڈشتری میں ناممکن کا لفظ نہیں ہے  
ایک ہٹلر جی سپاہی اٹھ کے بولا: تے ماد کیہ کے لینی؟

## سرداریات

ایک سرداری شراب سے ٹگ آگے اور خالی بولیں توڑنے  
لگے۔  
ایک بول توڑی ”تیری وجہ سے میری نوکری گئی۔“  
دوسری بول توڑی ”تیری وجہ سے میرا گھر تباہ ہوا۔“  
تیسری بول توڑی ”تیری وجہ سے میری بیوی چھوڑ کے چلی  
گئی۔“  
چوتھی بول اٹھائی تو وہ بھری ہوئی تھی۔ سردار نے اسے اٹھا کر  
ایک طرف رکھا اور کہا،  
تو سنائیڈتے ہو جا، تیرا کوئی قصور نہیں  
بیوی: تم سوتے ہوئے مجھے برا بھلا کہہ رہے تھے۔  
شوہر: تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔  
بیوی: کیا غلط فہمی ہوئی ہے؟  
شوہر: یہی کہ میں سوراہا تھا۔

## سیلف کنٹرول

ایک دن شوہر اپنی شوگر کی مرید بیوی سے بولا:

## ’کے ٹوکی خطرناک چوٹی گر گئی‘



کے ٹوکی ایک بلند و بالا خطرناک چوٹی ’ہٹلری عالمی کوہ پیماؤں کی توجہ کا مرکز تھی مگر اب نہیں ہے۔ اس چوٹی کا ایک حصہ زمین  
ہو بس بلکہ پہاڑ ہوس چکا ہے۔ یہ راز اس وقت کھلا جب کچھ کوہ پیماؤں نے اس چوٹی کو برف میں ڈھکا ہوا پایا اور انہیں محسوس ہوا  
کہ اس کی اونچائی پہلے جتنی نہیں ہے۔ کئی کوہ پیماؤں کے مطابق بلند ترین چوٹی تک پہنچنے کے لیے سرائیڈ ہٹلری کے نام سے  
منسوب ’ہٹلری چوٹی‘ کی رکاوٹ عبور کرنا پڑتی ہے، انتہائی ٹم دار اور ہار یک نوکوں والی یہ چوٹی کوہ پیماؤں کے لیے چیلنج تھی۔ کئی کوہ  
پیما اسی مقام پر زندگی کی بازی ہار گئے اور کچھ کوہ ستر ختم کرنا پڑا۔ اب اس چوٹی کا 39 فیصد بلند حصہ گر چکا ہے۔ تاہم ابھی یہ برف  
سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس لیے کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ کوہ پیماؤں کے مطابق ’ہٹلری‘ سے بھی مشکل چوٹیاں موجود ہیں۔ جت اور نیپال کا  
راست اس سے بھی خطرناک ہے۔ 15 روز پہلے ہی 4 کوہ پیما اسی مقام پر حادثے کا شکار ہوئے تھے۔

”ہنگم، سیلف کنٹرول تو کوئی تم سے سیکھے۔“

بیوی خوش ہو کر دودھ کیسے؟؟

شوہر: تمہارے جسم میں اتنی شوگر ہے مگر بھال ہے زبان پر ذرا  
بھی آتی ہو۔

## بیوی کا فون

بیوی نے شوہر کو کال کی

بیوی: کہاں ہو، کیا کر رہے ہو؟

شوہر: آفس میں ہوں۔ بہت مصروف ہوں۔ تم کیا کر رہی  
ہو؟

بیوی: ہوٹل میں تمہارے پیچھے بچوں کے ساتھ چمچیں ہوں  
اور بیٹے پوچھ رہے ہیں کہ پاپا کے ساتھ پی پھو پھو کون سی  
والی چمچی ہیں!!

## دکھ سکھ

لڑکی: میں شادی کے بعد تمہارے سارے دکھ بانٹ  
لوں گی۔۔۔  
لڑکا: لیکن مجھے تو کوئی دکھ درد نہیں ہے۔  
لڑکی (غصہ سے): میں شادی کے بعد کی بات کر رہی ہوں۔  
☆☆☆☆



کیا جارہا۔ اس سے معیار تعلیم متاثر ہو رہا ہے۔ پھر بھی دارالحکومت ہونے کی وجہ سے لندن غیر ملکی طلبہ کی پہلی ترجیح ہے۔ یہاں 40 فیصد طلبہ وظائف کا تعلق بیرونی دنیا سے ہے، کچھ کو یہاں مالی مشکلات کا سامنا ہے۔

یونیورسٹی آف لندن کو سپیشلسٹ یونیورسٹی سمجھا جاتا ہے۔ جسے بائیر ایجوکیشن سے گرانٹ بھی ملتی ہے لیکن یہ یونیورسٹی طلباء کو مطمئن نہ کر سکی۔ 160 اداروں میں اس کا نمبر 87 واں ہے۔ اور عالمی شہرت یافتہ لندن سکول آف ایکنامکس 155 ویں نمبر پر ہے۔ ایسا کیوں ہے صرف اس لیے کہ قیام و طعام بہت مہنگا ہے۔ 2015ء میں طالب علموں کو 226 ڈالر ہفتہ خرچ کرنا پڑے تھے جبکہ باقی یونیورسٹیوں میں یہ خرچہ 147 ڈالر تھا۔ لندن میں اخراجات تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ صبح کو تعلیم جاری رکھنے کے لیے بعض جگہ ڈالر مہانہ قرض لینا پڑتا ہے۔ جبکہ 3 ہزار پاؤنڈ اضافی کرایہ اس کے علاوہ ہے۔ اسی خدشے کے پیش نظر لندن کی یونیورسٹیوں میں مقامی طلبہ وظائف کی تعداد میں کمی ہو گئی۔ تاہم طلبہ وظائف کے لیے لندن کے تعلیمی ادارے ان کی ترجیحات میں شامل ہوں گے لیکن مالی مشکلات آڑے آئیں گی۔ انیکوریل کالج ہو یا سکول آف ایکنامکس یا کننگز کالج ان میں داخلے غیر ملکی طلبہ وظائف کے لیے مشکل نہیں ہوں گے۔ بات صرف یہ ہے اور ذہانت کی ہے۔ تعلیمی بحرانی کے باعث ہی لندن میں تعلیمی سہڈی احتجاجات کا گرما گرم موضوع ہے۔ لیبرل ڈیموکریٹس کے مطابق فیوس میں گزشتہ ایک سال میں تین گنا اضافہ ہوا ہے۔ اور یہ 15 ہزار پاؤنڈ تک پہنچ گئے ہیں جس سے 4 لاکھ انڈرگریجویٹس کیلے اپنے اخراجات پورے کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ 2 سو سال میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے۔

☆☆☆

## برطانوی یونیورسٹیوں کی نئی رینٹنگ

رواں سال میں یونیورسٹیوں کی نئی رینٹنگ سامنے آنے والی ہے۔ اس نئی رینٹنگ میں برطانوی یونیورسٹیوں کو ایک بار پھر شدید دھچکا لگنے کا اندیشہ ہے۔ برطانیہ میں ٹیوشن فیس کے سوا کسی اور پر دھیان کم دیا جا رہا ہے۔ تعلیمی معیار اور نصاب کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نہ کرنے سے طلبہ کی سوسائٹی میں اڈجسٹ مشکل ہو گئی ہے۔ ان کے پاس تجربے کی کمی ہے۔ ٹیچنگ ایکیڈمی ٹیوشن فریم ورک میں بھی حکومت کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ ہماری طرح برطانیہ میں بھی تین طریقہ تعلیم رائج ہیں۔ جسے گولڈ، سلور اور براؤنزی (کاسی) کہا جاتا ہے۔ کچھ وجوہات کی بنا پر رینٹنگ کی تیاری میں تاخیر ہوئی ہے۔ اسی مہینے کے وسط میں نئی رینٹنگ جاری ہوگی۔ تاہم خیال ہے کہ لندن کی بہت سی یونیورسٹیاں نیچے باف میں شامل ہوں گی۔ جس طرح لندن مختلف انیال اور انیکرٹس کا مجموعہ ہے اسی طرح یونیورسٹیاں بھی اسی معاشرے کی عکاس ہیں۔ یہاں کننگز کالج جیسے زبردست تحقیقی ادارے بھی موجود ہیں اور لندن ساؤتھ کالج یونیورسٹی جیسے نئے ادارے بھی۔ یہاں مختلف شعبوں میں مہارت رکھنے والے SOAS یونیورسٹی آف لندن جیسا ادارہ بھی موجود ہے اور سپیشلائزڈ تعلیم دینے والے ادارے بھی موجود ہیں۔ یہاں فنون لطیفہ میں یونیورسٹی آف آرٹ لندن جیسے سپیشلسٹ ادارے بھی قائم ہیں۔ ان کے کیمپس بھی برطانیہ اور اوور سیز میں زور تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔ کچھ لوگوں کے خیال میں سپیشلائزڈ تین بہت ضروری ہو گئی ہے۔ مگر برطانیہ میں 42 اعلیٰ تعلیمی اداروں کی گزشتہ طویل عرصے سے کوئی تنظیم نو نہیں کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اب ایسے اداروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سٹلائٹس کیمپس کو بھی صحیح طریقے سے فتح نہیں

باعث ایسا ممکن نہیں۔ میرے خیال میں مستقبل میں یورپی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے اس قسم کے قواعد و ضوابط کو بھی پیش نظر رکھیں۔ ورنہ محض داخلہ لینے سے ان کے لیے کافی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

جواب: کئی یونیورسٹیاں اور تعلیمی ادارے اپنی عہدوں پر تعیناتی کے لیے مخصوص پروگرام کروا رہی ہیں۔ جن کا مقصد طلبہ وظائف میں صلاحیتیں بیدار کر کے انہیں ٹیچرز کے عہدوں کے لیے تیار کرنا ہے۔ جنرل منیجر ز اور منیجر کے لیے خصوصی ڈگریاں موجود ہیں۔ امریکہ اور یورپ میں اچھے کورسز مل جائیں گے۔ ان میں زیر تربیت طالب علموں میں افسران اور قائدانہ صلاحیتیں بیدار کروانا ہوتی ہیں۔ کسی بھی افسر میں جن صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے، وہ صلاحیتیں بیدار ہونے روزگار کا بندوبست خود ہی ہوجاتا ہے۔

سوال: میں نے ایف ایس سی کر لی ہے، میں کسی ٹیکنالوجی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں، میرے پاس کیا آپشن ہیں؟ (حمود سلیم)

جواب: آپ کی تعلیم ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے۔ اعلیٰ ٹیکنالوجی کے بارے میں سوچنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ اپنی انجینئرنگ کی بنیادی ڈگری پرتوجہ دیجئے۔ انجینئرنگ کے پہلے سال میں بنیاد پڑتی ہے، دوسرے اور تیسرے سال میں آپ اپنے پسندیدہ شعبے کے انتخاب کا سوچتے۔ ہر قسم کی ٹیکنالوجی میں جدت کی رفتار ایک جیسی نہیں ہے۔ تاہم کچھ ٹیکنالوجیز کا فوکس ہی سپیشلائزیشن پر ہے۔ مثلاً کے 3 سال میں آپ کو سپیشلائزیشن کے شعبوں کا اندازہ ہوگا۔ STEM ٹیکنالوجیز (یعنی سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضیات کے شعبے کھلے ہیں جہاں بہت سے ایندویشن ہیں۔ روبوٹ انجینئرنگ، نائوسائنس، نائو ٹیکنالوجی، تھری ڈی پرنٹنگ اور سائبر سیکیورٹی کی ڈگریاں بھی ان میں شامل ہیں۔ کسی ایک میں سپیشلائز آپ کو ٹیکنالوجی کی جانب لے جاسکتی ہے۔ پھر بائیوٹیکنالوجی سائنس، بائیوسائنس، کمپیوٹر سائنس، میٹرل سائنس، فزکس اور فارما کالوجی کی اہمیت ہمیشہ کی طرح اگلے کی سالوں تک برقرار رہے گی۔ نائوسائنس اور نائو ٹیکنالوجی کے شعبہ جات کی ترقی کی رفتار دوسرے شعبوں جیسی نہیں ہے۔ اس کی جانب مارکیٹ محدود ہے۔ لیکن گزشتہ کچھ عرصہ میں اس میں بہت زیادہ پھیلاؤ آیا ہے اسی لئے ایندویشن کی گنجائش بہت ہے۔ یہ ملٹری ٹیکنالوجی سے لے کر سرطان کے علاج میں بھی مفید ہے۔ بائیو ٹیکنالوجی، فوڈ سائنس اور میڈیکل سائنس کی ڈگریوں کے حوالے سے بھی نائوسائنس میں کورسز کرواتے جا رہے ہیں۔ لیکن آپ ان میں سے کسی ایک کے چناؤ کے لیے پہلے اپنی صلاحیتوں کا اندازہ لگائیے۔

یہ کام سب سے پہلے یونیورسٹی آف ایسٹ انجلیا نے کیا ہے جس پر مسلمانوں میں شدید غم و فتنے کی لہر پائی جاتی ہے انہوں نے پچھلے دنوں سڑک پر نماز جمعہ ادا کی۔ تاہم یونیورسٹی کے حکام اس فیصلے میں کوئی تبدیلی کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جگہ کی کمی کے

## آپ کے سوالات اور ہمارے جوابات

سوال: میں سڑک کے بعد ایول کرنا چاہتا ہوں، سنا ہے اس میں کچھ تبدیلیاں کی گئیں ہیں (اختر علی)

جواب: گریڈنگ سسٹم اور نصاب میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ گریڈنگ سسٹم اب بھی واضح نہیں، کیونکہ اس کا پہلا نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ اگلے انتخابات کے بعد صورتحال سامنے آئے گی۔ ہمارے پاس BCC تمام انتخابات کی ایکوی ٹینس رپورٹ مرتب کرتا ہے، ابھی اس نے بھی نئے گریڈنگ سسٹم کے واضح نہ ہونے کے باعث کام شروع نہیں کیا۔ اس کے لیے کچھ وقت درکار ہوگا۔

سوال: میرا میٹھ اور کپیئر بہت اچھا ہے۔ میں لندن سکول آف ایکنامکس میں پڑھنا چاہتا ہوں۔ (مبین احمد)

جواب: ڈیجیٹل مارکیٹنگ کا شعبہ میٹھ اور کپیئر کے ماہرین کے لیے بہتر رہے گا کیونکہ اس میں بہت گنجائش ہے۔ پاکستان میں اس کا کورس تیار نہیں ہو سکا۔ بیرون ملک یونیورسٹیاں ڈیجیٹل مارکیٹنگ میں بہت آگے جا چکی ہیں۔ نئے زمانے میں ڈیجیٹل مارکیٹنگ کے ماہرین کی ضرورت پڑے گی، پاکستان میں بھی اس شعبے کے ماہرین کی کمی ہے۔

سوال: میرے والد کا کاروبار ہے، اسے بہتر بنانے کے لیے میں کیا کروں؟ مختلف یونیورسٹیاں انٹرویو رشپ کے کورسز کرواتا ہیں، میرے لیے کیا آپشن ہیں؟

جواب: آپ کے پاس کاروباری بنیاد موجود ہے، شارٹ کورسز کے ذریعے اپنے کاروبار کو جانچ سکتے ہیں۔ آپ کے لیے انٹرنیشنل ٹیکسٹن کا شعبہ بھی بہتر رہے گا۔ کیونکہ کالے صحن کو سفید کرنے کے لیے دنیا بھر میں قوانین سازی ہو رہی ہے۔ ہر ملک پر ان ملک چھاپا ہوا سرمایہ واپس منگوانے کے لیے جگہ دو کر رہا ہے۔ ہر ملک کو ٹیکسٹن اور انٹرنیشنل ٹیکسٹن کے مزید ماہرین درکار ہوں گے۔ پاکستان میں انٹرنیشنل ٹیکسٹن کی کمی ہے۔ لہذا یہ ڈگری بھی مفید رہے گی۔

سوال: میں ایچ آر کے شعبے سے منسلک ہوں، میرے پاس منیجر ڈگری ہے مزید تعلیم کہاں اور کیسے حاصل کروں۔ (فاروق علی)

دیکھی انسانیت کی خدمت میں تحسین ایک اور قدم آگے بڑھاتے ہوئے مختلف امراض میں مبتلا مریضوں کیلئے درج ذیل بہترین نسخہ جات پیش کر رہا ہے

PCSI  
باقاعدہ تصدیق شدہ  
برٹل فارمولہ

# بواسیر

کا گارنٹی شدہ علاج

PCSI  
باقاعدہ تصدیق شدہ  
برٹل فارمولہ

اب کستوری آمیز کی  
اضافی قوت کیساتھ

# اصلی نسخہ خاص کستوری والا

## تندرست آج، توانا کل ... جسمانی کمزوری کا حل

قبض بواسیر کی بنیادی وجہ ہے اس سے آنتیں خشک ہو جاتی ہیں، سہ سے پیدا ہوتے ہیں، پاخانہ انتہائی دقت اور تکلیف کے ساتھ آتا ہے، مقعد کے اندر اور باہر موہکے بن جاتے ہیں جو سخت پاخانے سے پھیل کر اذیت اور جریان خون کا باعث بنتے ہیں۔ بواسیر ایک تکلیف دہ مرض ہے، اس کا مریض ہر وقت ذہنی اور جسمانی اذیت سے دوچار ہوتا ہے۔ اگر علاج نہ کیا جائے تو یہ بیماری شدت سے بڑھتی ہے۔ خون جاری رہنے کی وجہ سے درد میں اضافہ ہوتا ہے اور مریض کمزور سے کمزور ہوتا جاتا ہے۔ معروف معالجہ پروفیسر حکیم تحسین نے اس موذی مرض سے نجات کیلئے زود اثر دوا بواسیر کی کورس کے نام سے تیاری ہے جو گارنٹی کے ساتھ بواسیر کا خاتمہ کرتی ہے۔ یہ دوا قبض، آنتوں کی خشکی، سہ سے اور مقعد کے موہکوں کا تسلی بخش علاج بھی ہے۔ یہ بیماری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے، معدہ جگر انتڑیوں کے افعال کو درست رکھتی ہے، ان کی اصلاح کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے مریض کی کھوئی ہوئی توانائی بھی بحال ہو جاتی ہے اور کمزور جسم میں نیا جوش، جذبہ اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ بواسیر خونی ہو یا بادی، شافی علاج کیلئے رابطہ کریں۔

اگر آپ کمزوری، خاص کی وجہ سے پریشان، مایوسی کی زندگی گزار رہے ہیں یا خود کو لا علاج سمجھتے ہیں تو پریشان نہ ہوں۔ کیونکہ اب آپ کے پاس ہے اصلی نسخہ خاص کستوری والا جو اعلیٰ درجے کے نباتات و جمادات سے تیار ہوا ایلا کیسٹرا الفوائد مرکب ہے جس نے دنیا کے طب میں تہلکہ برپا کر دیا ہے یہ خالص قیمتی اور نایاب جزی بوٹیوں کے بے مثل جواہر سے تیار کردہ شاہکار ہے جو اعصابی کمزوری میں مبتلا مردوں میں جینے کی نئی انگلی پیدا کر دیتا ہے۔ تمام کیسیاوی قوت بخش ادویہ سے کہیں زیادہ قوت دینے والا یہ نسخہ ہر قسم کے مضعفی اثرات سے پاک و مبرا ہے۔ اس میں شامل موثر اجزاء اعصابی نظام کو نہ صرف درست بلکہ اعصابی قوت میں بے پناہ اضافہ بھی کرتے ہیں اور ڈپریشن جیسی خطرناک بیماری کا بھی ازالہ کرتے ہیں۔ اس کے استعمال سے جسم میں چستی اور تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکے اجزاء مادہ حیات کو طبعی حالت پر لانے کیساتھ ساتھ ہر مز میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ نسخہ Azoospermia اور Elegospermia کے مریضوں کیلئے تحفہ حیات ہے۔ شادی سے پہلے یا بعد دونوں صورتوں میں تیر بہدف ہے۔ یہ نسخہ بوڑھوں کو بھی جوان بنادیتا ہے۔ شوگر، بلڈ پریشر، تھکاوٹ، جوڑوں کے درد، مثانہ، دل و دماغ اور جگر کی بھی خصوصی اصلاح کرتا ہے۔ (خوشگوار لمحات میں حسب خواہش اضافہ کرتا ہے) یہ نسخہ شوگر کے باوجود پر اعتماد خوشگوار ازواجی زندگی کی راہ ہموار کرتا ہے۔ دوا خانہ حکیم تحسین کا تیار کردہ اصلی نسخہ خاص کستوری والا کے استعمال سے آپ انشاء اللہ صحت و تندرستی سے مالا مال ہو جائیں گے اور آپکی زندگی میں حقیقی خوشیوں کی بہار آ جائیگی کیونکہ یہی نسخہ خوشگوار زندگی کی نوید ہے۔

021-34526267, 34520905  
0336-2444900  
051-5778918-9  
0334-5444900

042-111-444-900  
0301-8444900

2-کلمہ چوک

گلبرگ III لاہور

دواخانہ حکیم تحسین



0304-7106900

0302-8379900

دواخانہ ریلوے VP پارسل منگوانے کیلئے ان نمبرز پر رابطہ کریں۔

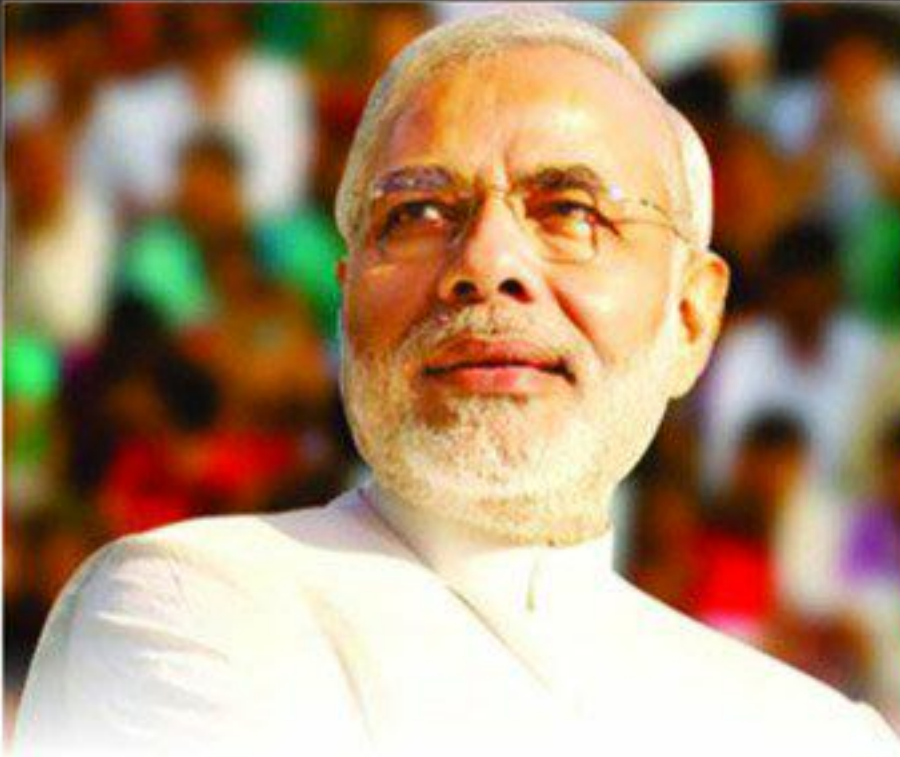
info@hakimtehseen.com

www.hakimtehseen.com

dawakhana hakeem tehseen

21 جون 2017ء





”مودی حکومت کے 3 سال“۔ خوش کن بات کا؟

صرف یوپی نہیں پورا بھارت جل رہا ہے۔۔۔

انتہا پسندوں کو کھلی چھوٹ، ملک بھر میں فسادات، مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی انتہا، مسلمانوں اور دلتوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا، گڈ گورنس کی دھجیاں اڑا دی گئیں

طیبہ بخاری

مودی حکومت 3 سال مکمل ہونے پر بڑا جادو تک جشن منانے کی تیاری کر رہی ہے بلکہ جشن کا آغاز بھی ہو چکا ہے۔ بھارتی نعروں اور وعدوں سے نبل جاسے ہیں خواہ وہ ”سبے جوان بے کسان“ کا نعرہ ہو یا ”غریب بنانا“۔ بھارت کے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ پڑت جواہر لعل نہرو سے لیکر منموہن سنگھ تک کسی بھی وزیر اعظم نے بھارت اور بھارتی عوام کو نعرہ اور نیکوئی کی اتنی ”سوغات“ نہیں دی جتنی نریندر مودی نے دی خود بھارتی میڈیا میں ان نیکوئی کی تعداد 105 بتائی جا رہی ہے۔ نریندر مودی نے گزشتہ 3 برسوں میں کیا کارنامہ انجام دیا تو جواب ہو گا کہ انہوں نے کانگریس کی پرانی سیکسین ہتھیانے اور نئی سیکسین متعارف کر کے زور خطابت اور چرب زبانی سے عوام میں اعتبار پیدا کرنے کے سوا کچھ نہیں کیا، مختصر عرصے میں نصف سچری سے زائد غیر ملکی دوروں کا ریکارڈ قائم کیا۔ مودی کی نام نہاد مقبولیت کی ایک بڑی وجہ اپوزیشن میں ان کے پائے کا کوئی لیڈر نہ ہونا بھی ہے۔ 2013ء میں وزارت عظمیٰ کیلئے نامزد ہونے کے بعد مودی کی اولین ترجیح اپنے آپ کو عوام میں قابل قبول بنانے کی تھی جس کیلئے وہ جیڑی حکمت عملی اختیار کی گئی۔ ”ڈولپمنٹ نائی“ و ”ڈرینج“ کا استعمال کیا گیا تا کہ 2002ء فسادات کے داغ دھل جاسکیں۔ دوسری جانب گجرات میں انفراسٹرکچر اور صنعتی پروڈیکشن کی بڑی پیمانے پر تھیر کی گئی کیلنڈروں، کتابچوں اور پوسٹرز میں اپنی تصاویر کے ساتھ پورے گجرات پر چھانگے۔

خبروں کے مطابق بی بی سی 26 مئی سے 15 جون تک مودی حکومت کی ”3 سالہ موٹر سیکرانی“ کا جشن منانے کی جس کا مقصد ہو گا ”میٹنگ آف ڈولپمنٹ انڈیا“ یعنی (MODI)۔ جشن کے دوران بھارت بھر میں 900 تقریبات کے ذریعے مودی اور بی بی سی نے رتنما عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کریں گے کہ مرکزی حکومت بغیر کسی تفریق و امتیاز کے ہر شہری کی فلاح و بہبود اور ”سب کا ساتھ، سب کا کاس“ کے عہد کی پابند ہے۔ اب تک مودی حکومت کی حمایت میں جتنی رپورٹیں اور سروے نتائج

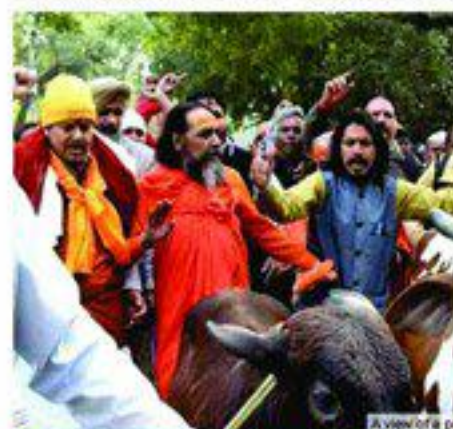
سناٹے آئے ہیں ان میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ اب تک بھارت کو مودی جیسے ماورائے عظم نہیں ملا۔ کارپوریٹ سیکٹر اور تجارتی گھرانوں کے 59 فیصد سی ای او نے مودی حکومت کی کارکردگی کو 10 سال میں سے 7 نمبر دینے اور معاشی پالیسی کو صنعت و تجارت کیلئے ایک نیا یونین سمجھ کر اسے روزگار کے مواقعوں میں کمی اور بینکنگ قرضوں کی عدم وصولی کے تیش تشویش کا اظہار بھی کیا۔ یہ تصویر کا ایک رخ ہے۔ بقیہ بھارت کے 41 فیصد طبقے کے نزدیک مودی حکومت کو ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے عوامی سطح پر کئے گئے سروے کے نتائج بھی اسی طرز پر تھے۔ 61 فیصد رائے دہندگان نے مودی حکومت کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا لیکن بیشتر سیکٹر سیکٹوں اور خدمات، حلقہ جاتی مسائل سے اراکان پارلیمنٹ کی عدم توجہی، عورتوں اور بچوں پر ہونے والے مظالم، طلباء میں پھیلتی بے چینی، مذہبی، بے روزگاری، کرپشن اور بلیک منی کی خلاف ورزیوں کے تیش مایوسی کا اظہار کیا۔ یہ قابل غور امور حقیقت ہے کہ بھارت میں اکثریتی طبقے کا رجحان جز چکر چکا ہے اقلیتیں، دلت اور پچھڑی ذات و قبائل خوف اور دہشت کے سائے میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ انتہا پسند ہندو انہیں تشدد کا نشانہ بنانے اور ہراساں کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اس لئے یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ مودی حکومت کے حق میں رپورٹیں اور سروے کے مذکورہ نتائج سچائی سے تعلق نہیں رکھتے۔ خود مودی حکومت کو بھی اس کا احساس ہے کہ وہ عوام سے کئے گئے وعدے پورے کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں اور

جہاں بی بی سی نے ایک طرف اپنی مرکزی حکومت کی کامیابی کا جشن منا رہی ہے وہیں دوسری طرف بھارت کی مختلف سیاسی

جماعتیں اور تنظیمیں مودی حکومت کے ناکامیوں کا پردہ فاش کر رہی ہیں۔ جماعت اسلامی، آل انڈیا علماء کونسل، امن کمیٹی، مرکز المعارف، مومنٹ فار یونین و فیڈریشن، جمہیت، انجمنیٹ اور اہل تشیع کے لیڈروں نے دلتوں اور مسلمانوں پر ہونے والے مسلسل مظالم، بیٹ کے نام پر جاری قتل و غارتگری، عوامی اجتماعات میں خائنین کو مارنے، گولیوں پر پھیلے، خواتین کی عصمت دری کے واقعات، جین پالیسی، مقبوضہ کشمیر اور سہارنپور کے حالات کی تصویلات پیش کرتے ہوئے مودی حکومت کو آئینہ دکھا دیا۔ اور دو ٹوک انداز میں کہا کہ جو وعدے اور سبز باغ دکھا کر بی بی سی نے حکومت میں آئی جی ہرماڑ پر بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ ان تنظیموں نے مودی حکومت کو انتہا پسند ہونے کا کرکٹ کرکٹ پر قابو پانے کیلئے فحش اقدامات نہ کئے گئے تو ہم سڑکوں پر نکل

جہاں ہمیں مودی حکومت کے ناکامیوں کا پردہ فاش کر رہی ہیں۔ جماعت اسلامی، آل انڈیا علماء کونسل، امن کمیٹی، مرکز المعارف، مومنٹ فار یونین و فیڈریشن، جمہیت، انجمنیٹ اور اہل تشیع کے لیڈروں نے دلتوں اور مسلمانوں پر ہونے والے مسلسل مظالم، بیٹ کے نام پر جاری قتل و غارتگری، عوامی اجتماعات میں خائنین کو مارنے، گولیوں پر پھیلے، خواتین کی عصمت دری کے واقعات، جین پالیسی، مقبوضہ کشمیر اور سہارنپور کے حالات کی تصویلات پیش کرتے ہوئے مودی حکومت کو آئینہ دکھا دیا۔ اور دو ٹوک انداز میں کہا کہ جو وعدے اور سبز باغ دکھا کر بی بی سی نے حکومت میں آئی جی ہرماڑ پر بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ ان تنظیموں نے مودی حکومت کو انتہا پسند ہونے کا کرکٹ کرکٹ پر قابو پانے کیلئے فحش اقدامات نہ کئے گئے تو ہم سڑکوں پر نکل

آئیں گے کیونکہ مسلمانوں پر ظلم مودی حکومت کی شہ پر کیا جا رہا ہے اور اس کا مقصد اصل موضوعات سے عوامی توجہ ہٹانا ہے اگر حقیقت اور سچائی کو سامنے رکھا جائے تو مودی حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں لیکن کتنا عجیب ہے کہ بھارتی حکومت ان حالات کے باوجود بڑا جادو تک جشن منانے کی تیاری کر چکی ہے۔ بھارت میں نظم و نسق کے اعتبار حالات پر اگر فوری توجہ نہ دی گئی تو



A view of a protest against cow slaughter

حالات مزید بگڑیں گے اور یہ بھارت کی سالمیت اور اتحاد کیلئے بھی خطرناک ہو گا۔ مودی حکومت ہر لحاظ پر دہرا معیار اپنانے ہوئے ہے ایک طرف حکومت بنگال دہل سے اعلان کرتی ہے کہ گنوار کشا (یعنی گائے کی حفاظت) کے نام پر تشدد کرنے والے گنوار کشک (گائے کی حفاظت کرنے والے) نہیں بلکہ سانج وشن عناصر ہیں لیکن یہ بھی کمال سے کہ وزیر اعظم مودی کے اسٹے صاف اعلان کے باوجود گنوار کشا کے نام پر تشدد گروہی کرنے والے اب تک کسی بھی شخص کو حراست میں نہیں لیا گیا۔ دوسرے یہ کہ بیٹ (یعنی بڑے گوشت) پر پابندی عائد کی جانی ہے لیکن آسام اور گوا کے وزراء نے اعلیٰ بیلیوں کے ذریعہ کا اعلان کرتے ہیں۔ اس حوالے سے مسئلہ خیر پہلو یہ بھی ہے کہ ایک رپورٹ کے مطابق مودی حکومت کے 3 سالہ دور میں بیٹ کا ایک پورٹ

مودی حکومت کے 3 سال مکمل ہونے پر مختلف سیاسی جماعتوں کے قائدین اپنے تاثرات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایک طرف مودی حکومت اپنے کارنامے گوانے میں لگی ہے تو دوسری جانب حزب مخالف کی جماعتیں حکومت کی ناکامیوں کی نشاندہی کر رہی ہیں۔ این سی پی کے سربراہ شری پائی شی پرانیٹے جو امید فائنڈیشن کے نام سے ایک تنظیم چلا رہے ہیں اور خود شی کرنے والے کسانوں کی بیواؤں اور لاچار خاندانوں کیلئے کام کرتی ہیں نے مودی حکومت کو ”خوش نما جملوں“ کی سرکاری ”خوش نما جملوں“ کے ذریعے عوام کو بہانے کی کوشش کر رہی ہے جبکہ دینی حقائق بالکل مختلف تصویر پیش کر رہے ہیں۔ مہاراشٹر کی ای اگر بات کی جائے تو پچھلے دو برسوں میں جتنے کسانوں نے یہاں خودکشی کی شادی کی پہلے بھی اتنی تعداد میں خودکشی ہوئی ہوں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسانوں کو ان کی فصلوں کے مناسب دام نہیں مل رہے۔ خشک سالی سے متاثرہ کسان قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں ان کیلئے قرض کی معافی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے تاہم مودی حکومت اس معاملے میں کوئی قدم نہیں اٹھا رہی۔ اسی طرح بھارت میں تیزی سے بے روزگاری پھیل رہی ہے، انتخابات کے دوران لوگوں سے روزگار پیدا کرنے کے خوش نما وعدے کئے گئے تھے لیکن حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی بلکہ بے روزگاری کی شرح میں پہلے کے مقابلے میں زیادہ ہی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ مذہبیاتی سے عام آدمی پریشانی میں مبتلا ہے۔ کالے دھن کو لانے کے بارے میں بھی بڑی بری باتیں کی گئی ہیں لیکن مودی آج تک دیون نما ملک سے کالہ دھن نہیں لاسکے۔ ”میک انڈیا“، ”سکیکل انڈیا“ اور اس طرح کے عجیب و غریب جملے بنائے گئے جس سے عوام کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔

بھی بڑھا کیا یہ سب کھلا تضاد نہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے بھارتی مسلمانوں سے مذاق نہیں ہے؟ ایک رپورٹ کے مطابق اب تک 21 سے زائد مقامات پر انتہا پسندوں نے جتنوں کی شکل میں دلتوں اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا، متعدد بے قصور لوگوں کو بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا لیکن کسی ایک جتنے فرد یا انتہا پسند ہندو رہنما کیخلاف کارروائی نہیں کی گئی۔ ظلم بھر حال ظلم ہے خود مسلمانوں پر بے یار دلتوں پر۔ بی بی سی نے حکومت کی یہ ذمہ داری سے کہ وہ مظلوموں کے ساتھ انصاف کرے اور ظالموں کو سزا دے لیکن یہاں صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ

بنے ہیں دلت ہوں مدنی بھی منصف بھی کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں مومنٹ فار یونین و فیڈریشن کے صدر ڈاکٹر عظیم الدین نے تو یہاں تک کہہ ڈالا کہ ”دلتوں اور مسلمانوں پر حملہ صرف ان دو طبقات پر ہی حملہ نہیں ہے بلکہ یہ بھارتی آئین، بھارتی حکومت اور قانون و انتظام پر حملہ ہے۔ غرضیکہ اتنا کہنا کافی ہے کہ بھارت میں سیاسی، سماجی و انسانی حقوق کی جتنیں بڑی تعداد میں مودی حکومت کو آڑے ہاتھوں لے رہی ہیں، انتہا پسندوں کیخلاف مکمل





# سنڈے سپیشل

جنگ

پر مجبور ہوگا۔

یہاں ہم ایک ایسے خطا کا ذکر کرتے ہیں جو ایک بھارتی اخبار میں ممبئی کے قلم نویس نے لکھا وہ لکھتے ہیں ”مودی حکومت کے 3 سال عمل ہو گئے ہیں مگر اس مدت میں مودی حکومت نے صرف وعدے ہی کئے ہیں اور انہیں حقیقت میں بدلنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ البتہ اس مدت میں ملک کے حالات ضرور تبدیل ہوئے ہیں فرقہ پرستی، بھارتی اور نسل پرستی اپنے عروج پر ہے۔ اقلیتوں کی شامت آتی ہوئی ہے انہیں کسی نہ کسی بہانے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سب کا ساتھ، سب کا دکھ (ترقی) کا نعرو لگانے والے

خاصیوں کی حمایت کا رجحان بھارتی سماج میں عام ہے اس لئے ہندوؤں ہی سے نہیں غریب شخص کا عداوتوں سے انصاف پانا بھی بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ پھول دیوی نے انتخابات کی جوراہ لپائی تھی اس کی وجہ اس نے یہی بتائی تھی کہ اس کا شخصی انحصار کرنے والوں نے پوری ہندوستان کو اپنا طرف دار بنالیا تھا۔

کوشا (یو پی) کی راجسارانی نے 1800 روپے قرض لئے تھے کہ اپنی دادی کی آخری رسومات ادا کر سکے اور اب پولیس انہیں کے چکر لگا رہی ہے کہ کسی طرح ساہوکار کے 4 لاکھ کے مطالبے سے نجات حاصل کر سکے۔ ساہوکار نے جب روپے دے دیے ہوں گے تو کاغذات پر دستخط بھی لئے ہوں گے اور پھر

تھے۔ ظاہر ہے اڑوں پڑوں اور گاؤں کے لوگوں نے تو جینوں کی ہوگی بالآخر اس نے گاؤں کے ساہوکار سے قرض مانگا۔ ساہوکار نے 1800 روپے کا کرپا کریم کا سامان لا کر رکھ دیا، کرپا کریم ہو گیا راجسارانی کا شوہر واپس آیا اور اس نے 1800 روپے واپس کرنا چاہے تو ساہوکار نے 4 لاکھ روپے پر اصرار کیا۔ اس کا کہنا تھا کہ سود سمیت اب یہی رقم واجب الادا ہے۔ خبر کے مطابق ساہوکار کی نظر مزدور کے مکان پر ہے۔ بھارتی سماج میں ساہوکاروں کا دہ بد یہ سب جانتے ہیں وہ کاروبار میں بے ایمانی اور بے رحمی کو اپنا حق سمجھتے ہیں یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ صرف ساہوکار نہیں دوسرے طبقے کے لوگوں میں بھی یہ وہ عام ہے شاید یہ کوئی ایسا طبقہ یا فرقہ ہو جس کا ”مجبوری“ کا فائدہ نہ اٹھایا جاتا ہو۔ سماج دولت اور اقتدار والوں کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے اور اسی سبب جی نے بھارت میں صحت عامہ کے نظام کو بھی عام آدمیوں کی دسترس سے باہر کر دیا ہے، ایک غریب شخص کیلئے نوسولوی کی جان بچانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ دانشور پونڈری کی ایک تنظیم انڈیپنڈنٹ پاپولیشن ہیلتھ ریسرچ سنٹر آف ٹیوٹ فار ہیلتھ میٹریکس اینڈ ایویلیویشن (آئی ایچ ایم ای) کے مطابق 195 ملکوں میں کی گئی گلوبل برڈن آف ڈیزیز (جی بی ڈی) سٹڈی سے معلوم ہوتا ہے کہ بھارت میں نوسولوی کے زہور ہونے کے امکانات افغانستان اور صومالیہ جیسے ملکوں سے بھی کم ہیں جہاں کے حالات انتہائی خفوش ہیں بھارت کا ہیلتھ کیئر انڈیکس 44.8 ہے جو سری لنکا کے 72.8، بنگلہ دیش کے 51.7، بھوٹان کے 52.7 اور نیپال کے 50.8 سے بھی کم ہے۔ 188 ملکوں میں ہونے والی اس سٹڈی میں بھارت گزشتہ سال 143 ویں نمبر پر تھا۔ اسپال 195 ملکوں میں ہوئی سٹڈی میں چلیا 154 ویں نمبر پر آ گیا ہے۔ مندرجہ بالا دونوں خبروں سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ بھارت نے بلاشبہ ترقی کی بجائے اپنی صلاحیت رکھنے والے بھارت میں بڑی بڑی عبادت گاہیں ہیں مگر اخلاقی زوال اور بے رحمی کا یہ حال ہے کہ بزرگوں کا مرنا والا دیکھنے اور بچوں کا پیدا ہونا والدین کیلئے مسئلہ بن گیا ہے، مردان کا عرصہ بھی محفوظ نہیں ہے خاص طور سے لڑکیوں کا، جن کا جسم کا استحصال معمولات زندگی میں شامل چکا ہے۔ جنسی استحصال کی شایں وہاں بھی ملتی ہیں جو دولت مند ہیں۔ 21 مئی کی خبر ہے کہ کیرالا کے شہر کوٹم میں واقع ماناما آشرم کا ایک سوامی کشیش آندھ عرف ہروی سوامی ایک لڑکی کی ماں سے گزشتہ 8 برس سے ملنے آتا تھا۔ وہ جب بھی آکر لڑکی کی لڑکی کی مصمت دری کرتا۔ آج لڑکی کی عمر 23 سال ہے اور وہ قانون کی طالبہ ہے۔ اس بار جب سوامی آیا اور زبردستی کرنی چاہی تو لڑکی نے اس کا عضو خاص کاٹ ڈالا۔ اس واقعے کے سیدھا پر آنے کے بعد بھارت میں نئی بحث چھڑ گئی، کمیونٹ ڈیزر اپنی پٹاریا دھین اور کاٹھنوں کی رکن پارلیمنٹ ششی تھرو نے لڑکی کی بہادری کی تعریف کی۔ عصمت دری کے ہی ایک واقعے میں بھارت میں 6 لڑکیوں کو سڑاے موت سنائی گئی، ابھی چند روز قبل جب ہم بھارت میں تھے تو قلعہ سہارنپور کی ایک گاؤں رائے پور کے سابق پرمداں اور بھوجن سماج پارٹی کے اہم رہنما راؤ شاہد کو ہمارے سامنے فون پر اطلاع دی گئی کہ گاؤں کے ایک کنوئیں سے ایک مسلمان لڑکی کی لاش کے ٹکڑے ملے ہیں، مقتول لڑکی کی چھوٹی بہن نے کنوئیں سے اپنی مظلوم بہن کی شہادت کی، سہارنپور کی پولیس وہی کام کر رہی ہے جو کہ لڑکی کوئی ساخو رہنا ہونے کے بعد پولیس کرتی ہے لیکن ایک بات ملے ہے کہ یو پی کے مسلمان خوفزدہ ہیں اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ دوسروں کی حیثیت اور اپنی ضرورت و مفاد کو دیکھ کر خائفوں اور

سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے لیکن اس کیساتھ ساتھ دہشتوں کو بھی خاص طور پر ستایا اور بھان کیا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کسی منظم سازش کے بغیر ممکن نہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ سہارنپور جھیلے کی ڈوں سے سلگ رہا ہے، دہلی یو پی کی یو کی حکومت نے سہارنپور واقعات کی مذمت کی، نہ ہی متاثرین کو انصاف دلانے کا وعدہ کیا، نہ ہی انہیں امتداد میں لینے کی ضرورت محسوس کی اور نہ ہی مرکزی مودی حکومت نے اس جانب کوئی توجہ دی۔ اونا واقعے کے بعد بھارتی وزیر اعظم مودی نے کہا تھا (جس کا مضمون ہے) ”گولی چلائی ہے تو مجھ پر چلاؤ لیکن میرے دست بھائیوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔“ ایسا لگتا ہے کہ یہ بھی انتہائی جملہ تھا کوئی تنبیہ نہیں تھی۔ جب حکومت انتہائی جملوں ہی سے چل رہی

کر تنقید کر رہی ہیں لیکن حکومت ہے کہ کس سے مس نہیں ہو رہی۔ بی بی کے 3 سال اقتدار کا خود بھارتی میڈیا میں کچھ اچھے انداز میں ذکر نہیں کیا جا رہا، حکومت کی اشتہاری ہم کو ایک طرف رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ میڈیا جہاں مودی حکومت کے ساتھ مل کر اپنا پسند کی کھیل کھیل رہا ہے وہاں وہ کہیں نہ کہیں حالات سے جھکوتہ کرنے کے باوجود آئندہ کھانے کا فرض بھی ادا کر رہا ہے۔ بھارت کے ہی ایک موثر جریدے نے اپنے ادارے میں مکمل کر لکھا کہ بھارتیہ جتنا پارٹی نے اتر پردیش میں ساقط ہوئی اسے حکومت کو مختلف محاذوں پر کڑی تنقید کا نشانہ بنا کر اپنے اقتدار کا راستہ ہموار کیا تھا۔ اس محاذ آرائی کے دوران بھارتیہ نے براہ راست اور بالواسطہ ہی دو ٹوک انداز میں بار بار یہ

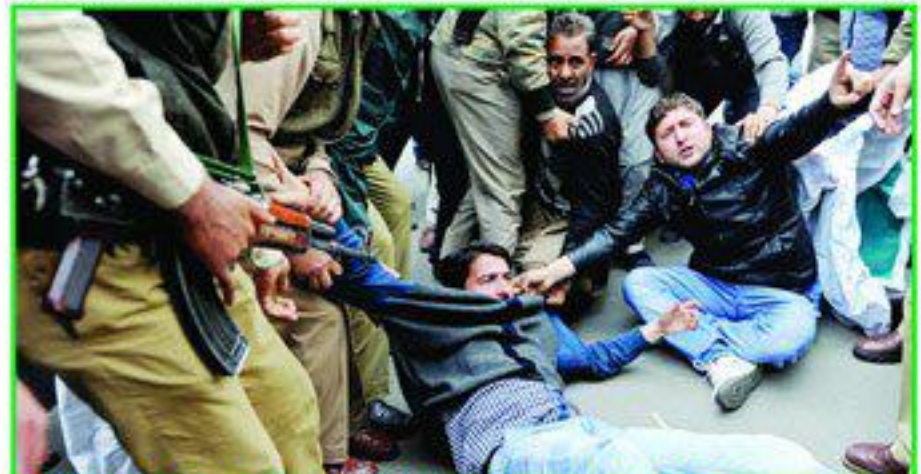
## ہمد جہت ترقی اب مودی حکومت کا ایجنڈا نہیں، پالیسی اور نفاذ میں فرق ہے:

### بھارتی سول سوسائٹی کی تنظیموں کی رپورٹ

بھارت کی سول سوسائٹی کی تنظیموں نے مودی حکومت پر اثرام لگایا ہے کہ ”سب کا ساتھ سب کا کاس“ کا دعویٰ کو کھلا ثابت ہوا ہے اور مودی حکومت نے 3 سال میں اپنا کوئی وعدہ پورا نہیں کیا۔ سول سوسائٹی کی تنظیموں کے اتحاد نے مودی سرکار کے 3 سال کی عیاد پر ”وعدے اور حقیقت“ کے نام سے جاری اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ ”ہمد جہت ترقی اب مودی حکومت کے ایجنڈے میں نہیں رہ گئی اس کی پالیسی اور نفاذ میں کافی فرق ہے۔ حکومت ایک طرف قرض کی سہولت دیتی ہے ”اسکل انڈیا“ ذات اور قبائل کیلئے فنڈز کی نگرانی جیسے منصوبے شروع کرتی ہے اور دوسری طرف سماجی بائیکاٹ کی تحقیق کرنے والے مراکز سے فنڈز واپس لے لیتی ہے اور ایک خاص طبقے کیلئے تنہا رہنے کی کوئی کوشش نہیں کی جاتی۔“ رپورٹ جاری کرتے ہوئے پریس کانفرنس میں ”دی وائر“ سے وابستہ میڈیا ایلوچنے نے کہا کہ ”مودی حکومت تصورات کو بدلنے کا کام کر رہی ہے اور ہندو قوم کے نظریے کو بڑھاوا دینے کی کوشش کر رہی ہے جس میں میڈیا کا ایک طبقہ اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اب قومیت پر مبنی صحافت کی بات کی جا رہی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ جو قوم پرست نہیں ہے وہ اچھی صحافت نہیں کر سکتا۔“ پریس کانفرنس میں ایک اور تنظیم حق اطلاعات (آر ٹی آئی) کی کارکن انجلی بھاردوا نے کہا ”بی بی نے اپنے اقتدار میں آنے سے پہلے ”بدعنوانی سے پاک حکمرانی“ کا وعدہ کیا تھا لیکن اس کے عہد کے دوران اس سلسلے میں کوئی پیش رفت دکھائی نہیں دے رہی۔ مودی حکومت ”دہشل بلور تحفظ قانون“ نافذ کرنے میں ناکام رہی ہے جبکہ اسے منظور ہونے 3 سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے۔ مودی سرکار آر ٹی آئی ایکٹ میں ترمیم کر رہی ہے جس میں الزام رکھا جا رہا ہے کہ اطلاعات کیلئے درخواست دینے والے شخص کی اگر موت ہو جاتی ہے تو اس صورت میں طلب کی گئی اطلاعات نہیں دی جائیں گی۔“

تو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کیا اسی کو گڈ گورنس کہتے ہیں؟ سہارنپور میں دہشتوں کا ایک جم غفیر ہنتر مہتر پر احتجاج میں مصروف تھا لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس مظاہرے کو یو پی اور مرکز کی حکومتوں کی طرح بھارتی میڈیا نے کوئی اہمیت نہیں دی۔ جب حکومت خاموش ہو اور میڈیا بھی خاموش ہو جائے تو کیا یہ سب کچھ سوچا سمجھا معلوم نہیں ہوتا؟ اتر پردیش میں اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد سے میڈیا روزانہ ان اقدامات کی تشہیر بڑے جوش و خروش سے کر رہا تھا جو یو پی نے بحیثیت وزیر اعلیٰ انجام دیے لیکن سہارنپور واقعات پر یو پی اور تینا تھو کی خاموشی کو موضوع نہیں بنایا گیا کیونکہ جیسٹریٹ اور ایس ایس کی کو محفل کرنا کافی ہے؟ ایسا لگتا ہے کہ بھارتی معاشرے میں غامضوں کو سراہیں دینے کا رواج نہیں ہے، عالم کو سراہتی تو آج ہندو دہشت میں ہندو ہی غیر محفوظ نہ ہوتا چاہے وہ اوپنی ذات کا ہو یا چلی ذات کا۔ باقی سارے ملک کو چھوڑتے ہوئے اتر پردیش کی ہی ایک چھوٹی سی خبر ملاحظہ کریں کہ کوشا (یو پی) ضلع کے ایک گاؤں میں رام کیلاش اور راجسارانی محنت مزدوری کر کے بڑی مشکل سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیسہ پالتے ہیں۔ محنت مزدوری کیلئے ہی رام کیلاش ہجرت کیا ہوا تھا کہ راجسارانی کی ادوی مرگی، لاش 24 گھنٹے پڑی رہی کیونکہ کرپا کریم کرنے کیلئے راجسارانی کے پاس پیسے نہیں

سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ اگر اسے یو پی میں اقتدار مل گیا تو وہ کاٹھنوں کا ایک جم غفیر ہندو ہوگا اس وعدے کو بھارتیہ نے بہتر حکمرانی یعنی ”گڈ گورنس“ کا نام دیا تھا۔ گڈ گورنس معنی حکومت چلانے کا ایک ایسا عمدہ نظام کہ جس میں بھارت کے کسی شہری کو کوئی شکایت نہ ہو، شکایت ہو جائے تو اس کا فوری طور پر ازالہ ہو، ہر شہری کو خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقے سے ہو ترقی میں برابر حصہ اور پروکار زندگی گزارنے کا موقع میسر آئے لیکن گڈ گورنس کی کوئی پری بی بی نے اپنی کتاب لکھی اتر پردیش اس کا احساس اور اندازہ سب کو ہے۔ خاص کر مسلمانوں اور دہشتوں سے پوچھا جائے ان کی حالت زار کو دیکھا جائے تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہے گی سماجی صاف نظر آ جائیگی۔ بھارت کے مختلف حصوں میں گائے کے تاجروں کو گوشت رکھنے کے ”جرم“ کی پاداش میں بری طرح تشدد کا نشانہ بنایا گیا کیونکہ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اس دوران مسلمانوں کو خاص طور پر نشانہ بنائے کیونکہ ساتھ ساتھ دیگر قوموں کے ان افراد کو بھی نہیں بخشا گیا جن کا کام مبنی روزگار ہی مردہ جانور کی کھال اتارنا یا انہیں لٹکانے لگانا تھا۔ داری کا ساتھ اتفاق نہیں تھا، اتفاق ہوتا تو اس کے بعد لاو کا ساتھ رہنا نہ ہوتا۔ ان جیسے کئی واقعات کے ذریعے مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا اس کے بعد اور اس کے ساتھ ہی اونا (گجرات) کا ساتھ چٹا آ گیا جس میں ایک دلت خاندان کے 17 افراد کو دھیمان تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اگر ساتھ اونا اتفاق ہوتا تو سہارنپور میں فسادات نہ ہوتے۔ سب نے دیکھا کہ کس طرح اتر پردیش کے شہر سہارنپور میں دہشتوں کو سچے سمجھے انداز میں جارگت کرنے کے لیے بعد دیگرے واقعات ہوئے۔ یہاں سوچے سمجھے انداز کی بات اس لئے کی گئی کہ جب دہشتوں کو مارا چٹا کیا گیا پولیس وہاں موجود تھی لیکن اس نے اپنے فرائض منصبی کی انجام دی میں کوئی دھکی دھکی نہیں لی۔ یہی نہیں دہشتوں کے گھر بھی چلائے گئے تاکہ خوف کا جو ماحول پیدا ہوا ہے اس میں شدت آئے اور دلت قوم نہ تو اپنے دفاع کی سوچے نہ ہی سر اٹھانے کی جرأت کرے۔ اب تک مسلمان برف بہتے ہوئے تھے اور انہوں



## مسلمانوں اور دہشتوں پر منظم حملوں کیخلاف بھوجن سماج پارٹی اور کانگریس سر اپا احتجاج

اتر پردیش میں وزیر اعلیٰ یو پی آدیتھ اور مرکز میں مودی حکومت کے دور میں مسلمانوں اور دہشتوں پر بڑھتے ہوئے مظالم اور تشدد کے خلاف کانگریس اور بی ایس پی (بھوجن سماج پارٹی) سر اپا احتجاج ہیں۔ کانگریس کے قومی ترجمان بھکت چرن داس کے مطابق سہارنپور کے شہر پور گاؤں میں دہشتوں کی اقتصادی صورتحال کافی اچھی ہے اور وہ صاحب حیثیت ہیں لیکن اب انہیں کمزور کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ گاؤں کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہاں کا پردھان مسلسل دلت منتخب ہوتا آیا ہے لیکن اب وہاں بھارت کے آئین ساز بابا صاحب امبیڈکر کا مجسمہ لگنے کیلئے کیا گیا ہو رہا ہے؟ بھارت میں جمہوریت کی حالت اب یہ ہے کہ دلت کے حق اور آئین ساز کے شہسے پر سوال کھڑا کیا جا رہا ہے یہ واقعہ انتہائی افسوسناک ہے۔ بی بی نے اکثریت میں ہے مرکز میں ہے اور صوبے میں بھی ہے انکیشن سے پہلے بی بی کا وعدہ تھا ”سب کا ساتھ سب کا کاس“ ”تو سوال یہ ہے کہ آج برابری کیوں نہیں ہے؟ آج عدم مساوات کیوں ہے؟ کیوں آج ”اوروں کا دکھ اس اور غریبوں کا دکھ“ (خاتمہ یا تباہی) کے ایجنڈے کو بنیاد بنا کر دہلی اور اتر پردیش کی حکومت چل رہی ہے یہ بہت بڑا سوال ہے جیسے ہی یو پی آدیتھ وزیر اعلیٰ بنے گی تنظیموں کی حرکتیں آئین سے بھی بالاتر ہوگی جن پر ویسکووا، گورکھ پینا اور ہندو دہشت کا تعلق فسادات سے جڑا ہے۔ ذات پات کی بنیاد پر مظاہرے، دہشتوں کے اوپر ظلم کرنا، ان کے گھروں کو جلا کر، یہ سب منظم طریقے سے کیا گیا۔ یہ دہشتوں کے حقوق کی مکمل خلاف ورزی ہے یہ جمہوریت میں ہو رہا ہے جو افسوسناک ہے، بی بی نے اپنے والے حکومت بننے سے پہلے کہتے تھے کہ سب کو برابری کا حق ملے گا حکومت بننے کے بعد بالکل اس کیخلاف ہو رہا ہے۔ اب تک 5 حادثے سہارنپور میں ہو چکے ہیں اگر حکومت ٹھیک ہوئی تو کیا ایسا ہوتا؟ میڈیا اور بھارت کے عوام کو اس حکومت سے بڑی امیدیں تھیں یو پی آدیتھ جو خود کو ایک سنت کہتے ہیں کیا انہیں اس طرح سے غریبوں کیخلاف کام کرنا چاہئے؟

دوسری جانب بھوجن سماج پارٹی کی سربراہ مادانی جنہوں نے چند روز قبل 4 رکنی وفد کے ہمراہ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یو پی آدیتھ سے ملاقات کی اور سہارنپور کا دورہ بھی کیا، دہشتوں سے ملاقات کی اور کہا کہ ”بی بی نے اپنی اور آئیں اس کے لوگ سماجی بھائی چارے کو ختم کرنے کیلئے کھلے عام سرکاری مشینری کا استعمال کر رہے ہیں۔ بھگوار کیڈ کو بڑے فرقہ پرستی اور ذات برادری کی بنیاد پر تشدد اور قتل عام کرنے کی مکمل چھوٹ ملی ہوئی ہے۔ یو پی حکومت اور سہارنپور کی ضلعی انتظامیہ کی لا پرواہی اور ملی بھگت کی وجہ سے بی بی نے بی بی کے حامیوں نے دہشتوں پر حملے کئے۔“

اتر پردیش کی ریاستی اسمبلی میں بھی سہارنپور میں مسلمانوں اور دہشتوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر خامی بھٹ ہوئی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈ رام گرام گوند چوہری نے مطالبہ کیا کہ پورے واقعے کی انکوائری بائیکورٹ کے تحت سے کرانی جانی چاہئے، بی بی نے یہ فرقہ وارانہ اور ذات پات کی بنیادوں پر فسادات کرنا 2019ء کا انکیشن جیتنا چاہتی ہے۔“

بھارت میں اپوزیشن جماعتوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں کا موقف جاننے کے بعد آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ حالات کیسے بدلتے ہوئے ہیں۔ اتر پردیش میں یو پی حکومت کیخلاف مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

صرف ہندو قوم کے دکھ (ترقی) کیلئے کام کر رہے ہیں۔“ یہاں بھارت کے انداز اور باہر رہنے والے عوام کے کڈ ہوں میں یہ سوال ابھر رہا ہوگا کہ اگر مودی حکومت کی 3 سالہ کارکردگی اتنی ناقص ہے تو اسے ریاستی انتخابات میں کامیابی کیونکر مل رہی ہے؟ اس کے جواب میں خود بھارت کی سیاسی جماعتوں اور میڈیا کے پاس حقائق کا انبار موجود ہے لیکن ابھی اس انبار کو منظر عام پر لانے میں مصلحت پسندی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے اس پر تفصیل سے گفتگو کی ضرورت ہے فی الحال آپ کو صرف اتنا بتاتے ہیں کہ ”بی بی نے بی جپت نہیں دی، جتنی جا رہی ہے اب جبکہ انکشاف تک وہ تک مشینوں پر بھارتی عوام کا احتجاج کر رہا ہے خود انکیشن کمیشن یہ کہنے پر مجبور ہے کہ کوئی لائحہ عمل پیش کرنا ہوگا جس سے بھارتی شہری مطمئن ہو سکیں کیونکہ عوام کا مجرم بحال رہنا ہی جمہوریت کے استحکام کیلئے ضروری ہے۔“

ناجانے اس کاغذ پر کیا کیا لکھا ہوگا حالانکہ گاؤں والے ساہوکار کو اس کے بھائی بھائی کی حیثیت بتا سکتے ہیں اسی طرح جنہوں نے گواہ کے طور پر دستخط کئے ہوں گے وہ بھی اپنے حمیرہ جگ سکتے ہیں لیکن پھر وہی بات سامنے آتی ہے کہ دھرم کا لبادہ اوڑھنے والے بچوں کی چٹائیوں سے فٹنوں کی لائیںوں تک ہر چیز کو اپنے حق میں استعمال کرنا جانتے ہیں۔ راجسارانی کے بارے میں خبر یہ ہے کہ وہ ساہوکار کے آدمیوں سے پریشان ہے جو بار بار اس کے گھر کے چکر لگا رہے ہیں اور پولیس قانونی چیلنجوں میں ابھی ہوئی ہے۔ ساہوکار مطمئن ہے کہ جو اس کا مقروض ہے وہ بے بس و بے گس ہے، کیا کرے گا؟ لیکن وہ شاید نہیں جانتا کہ بے بسی حد سے گزر جائے تو کیا کرتی ہے۔ وہ بھی کرتی ہے جو ایک بے بس لڑکی نے کیرالا میں سوامی کے ساتھ کیا۔ ساہوکار بھی ابھی اس بے بسی کی زد میں آ گیا تو سب کچھ ہوتے ہوئے موت کی دھماکتیں





## صارف عدالت اور عوام کے حقوق

اس کورٹ سے انصاف حاصل کرنیوالے مارکیٹ پر اثر انداز ہوں گے

مرزا محمد الیاس

یہ بات بہت آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ اسے حقوق کا علم ہم سب کو ہونا چاہیے۔ جب ہم دکان دار سے جھگڑا کرنے پہنچ جاتے ہیں تو وہ ظاہر ہے کہ یہ سوچ کر گئے کہ خریدے گئے مال میں ہم سے انصاف کیا کی گئی۔ ہم نے پورا معاوضہ یا قیمت ادا کی لیکن ملنے والی شے یا کام ناقص تھے۔ یہ ناراضی ہے کہ قبضہ مال ہمیں دیا جائے یا کم از کم ناقص شے واپس لے کر ہماری رقم لوٹائی جائے۔

ہم سب صارف ہیں۔ اشیائے صرف روزانہ ہمارے گھر، دفتر یا کاروبار کے لیے خریدی جاتی ہیں۔ آج کا کاروبار بڑے بڑے شاہک، مائکرو، ریم اور ہاؤس تک پھیل گیا ہے۔ بڑے بڑے سنسورز موجود ہیں۔ آپ کسی ایک مال یا سنسور میں داخل ہو جائیں، آپ روزمرہ استعمال کی اشیاء، سامان، نقش و کھیل، تعلیم، ادب و تجارت پر مصنوعات و کتب خریدیں گے۔ بعض یا خدمت حاصل کر سکتے ہیں۔ پرچون سے لے کر کھوکھری خریداری کر سکتے ہیں۔ بڑے بڑے آرڈرز دینے کے ساتھ ساتھ ایک بال پوائنٹ، سوئی یا ٹیٹن بھی لے سکتے ہیں۔ یہ سب اشیائے صرف ہیں انہیں خریدنے والے یعنی ہم سب صارف ہیں۔ بیچنے والا صارف نہیں، تاجر ہے، صنعت کار ہے، پروپرائیٹر ہے۔ عام طور پر کسی شے، جنس یا خدمت کو حاصل کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ بیچنے والے نے غلط شے دے دی ہے یا خراب مال دے دیا ہے۔ ڈاکٹر نے ایسا انجینئر لگا دیا ہے جس نے جان خطرے میں ڈال دی ہے۔ خریداری کی وی یا یونٹ سائیکل نقص زدہ ہے۔

ایسی صورت میں ہم دوبارہ اس دکان دار، پلاڑی یا شاپنگ مال جاتے ہیں، شکایت کرتے ہیں کہ آپ نے خراب مال دے دیا ہے یا آپ کے انجنینئر نے جان کے لالے ڈال دیئے ہیں۔ ہمیں جواب ملتا ہے کہ آپ کی شکایت غلط ہے۔ آپ کو کمپنیز سے تسلی کر کے جانا چاہیے تھا، میرے انجنینئر سے مریض کی حالت خراب نہیں ہوئی وغیرہ۔

ہم سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رسید دکھائیں۔ رسید دکھانے پر اچھے

فرہت کشندہ مقابل ہے فراہم کر دیتے ہیں، بات فشر ہو جاتی ہے۔ یوں بھی ہوتا ہے اور ہمارے ہاں اکثر ہوتا ہے کہ کوئٹہ لڑائی جھگڑے تک آ جاتی ہے، اور طرفہ کام گلوچ شروع ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں کیا کیا جائے؟ کہاں جائیں، کیا کریں؟ اس کا سیدھا سا جواب ہے: صارف عدالت کا کام سننے ہی ہم میں سے اکثر یہ بدکری جاتی ہے۔ چھوڑیں گی! کوئی قاتلہ نہیں، جانے دیں۔ سو رو پکے کی شے کے لیے ہزاروں کا خرچہ؟ درخواست دیں، چکر لگائیں، اوپر سے بے پروا نگاری! یہ ہمارا عام رد عمل ہے، پڑ کے کھٹے بھی سبھی کھتے سے جاتے ہیں۔ مزدور، ملازمت پیشہ، چھوٹا موٹا کاروبار مری، مدھی اور ضرورت بھی،

کنز یومر کورٹ کے علاوہ کنز یومر پریوٹیکشن اتھارٹی اور پریوٹیکشن کونسل بھی بنائی گئی ہیں

صارف عدالت دنیا میں مقامی یا ضلعی حکومت کا اہم حصہ ہے

عام آدمی مارکیٹ کے رحم و کرم پر ہوتا ہے، منافع خوری رمضان میں عروج پر ہوتی ہے

صارف عدالت میں انا انصافی کا ازالہ اور پریشانی کا معقول معاوضہ بھی طلب کیا جاسکتا ہے

سب اس پکر میں بڑھائیں چاہتے۔ وہ کہتے ہیں کہ معاوضہ تو دور کی بات، جو پہلے خرافہ کیا ہے، وہ بھی واپس نہیں آسکا۔ کہاں سے گواہ لائیں، کون گواہی دے گا کون مانے گا وغیرہ۔

یقیناً یہی سب ہمارے ہاں کا کلچر ہے۔ لیکن یہ صاف کلچر نہیں ہے۔ ہم ناانصافی برداشت کر لیتے ہیں لیکن انصاف کے لیے تھوڑی سی کوشش کرنا نہیں چاہتے۔ اسی لیے ہمارے ہاں صاف کلچر فروغ نہیں پا رہا۔ سوال یہ ہے کہ صاف کلچر کیا ہے اور صاف کو تو عوام کے لیے کیوں اہم ہے؟ یہ بات بہت آسانی سے سمجھ سکتی ہے کہ اسے حقوق کا علم سب کو ہونا چاہیے۔ جب ہم دکان دار سے جھگڑا کرنے پہنچ جاتے ہیں تو وہ غماز ہے کہ یہ سوچ کر گئے کہ خریدے گئے مال میں ہم سے ناانصافی کی گئی۔ ہم نے پورا معاوضہ یا قیمت ادا کی لیکن ملنے والی شے یا

سا کام کرتا ہے۔ آپ جہاں سے خریداری کریں، وہاں سے با  
اصرار رسید ایکٹش میمو حاصل کریں۔ الیکٹرانک پرچی مسٹر دکر  
دیں۔ ہاں الیکٹرانک کیش میموز کو حاصل کریں۔ نیا زمانہ ہے  
رسید کی جگہ ہے۔ بہر حال رسید ضروری ہے۔ رسید لینے سے آپ  
دو کام کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ اس ملکی نظام کو مضبوط کرتے  
ہیں جس سے دہائیوں کی معیشت کو استحکام ملتا ہے۔ دوسرے آپ  
اپنے سرمایے کو محفوظ کرتے ہیں جو خریداری میں استعمال ہوا  
ہے۔ آپ رسید نہیں لینے تو آپ دونوں طرح کے  
نقصان کا حصہ بن جاتے ہیں۔

آپ کو کرمیہ ہے کہ رسید کی فوٹو کو اپنی لگا کر متعلقہ مہنی یا  
ادارے، شاپنگ سٹر میں درخواست دیں کہ آپ کا  
فراہم کردہ مال یا کام نقص زدو ہے، صحیح نہیں ہے،

خراب ہے وغیرہ۔ اس درخواست کی کاپی محفوظ کر لیں۔

کنزیرو کورٹ اسلام آباد کے فاضل جج ایک فیصلے میں قرار دے چکے ہیں کہ قانون پر عمل درآمد کیوں ضروری ہے۔ انہوں نے ایک مشہور مقدمے اشفاق احمد پانامی کی سی ایل میں یہ فیصلہ دیا تھا۔ اشفاق احمد کی وکیل کے بغیر عدالت میں پیش ہوئے۔ پی سی ایل نے سیر فیصل خان کو عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت کی۔ اس شکایت کی سماعت 4 جون 2016ء کو ہوئی۔ فاضل جج نے کھارک عدالت سمیت ہراقتاری، ادارے اور محکمے اس بات کے پابند ہیں کہ قانون پر عمل کریں تاکہ ہر کسی کو یہ موقع مل سکے کہ وہ نہ صرف اپنے حقوق اور خود اپنا دفاع کر سکے بلکہ اپنی شکایت پیش کرتے ہوئے انصاف حاصل کر سکے۔ متاثرہ فرد خود عدالت میں پیش ہو سکتا ہے، اسے کسی وکیل کی ضرورت نہیں۔

اس مقدمے میں بھی مدعی کا شکایت کنندہ اشفاق احمد خوش ہوئے۔ عدالت میں برکوی کا بیٹا مسند بیان کر سکتا ہے، حلیفہ بیان دے سکتا ہے، پیشین دانز کر سکتا ہے۔ گواہوں پر جرح کر سکتا ہے اور درود چیز پر کارڈ پڑا سکتا ہے جو اس کی شکایت کی صداقت بیان کرتی ہو۔ اگر قانون خاموش ہو تو اس معاملے میں بھی دستیاب طریقہ کار استعمال کیا جائے گا۔ آئین کے آرٹیکل 10-A کے تحت یہ ساری سہولتیں شکایت کنندہ کو حاصل ہوں گی۔ مذکورہ مقدمے میں صاف عدالت نے شکایت کنندہ کی شکایت مسترد کرتے ہوئے معاملات متعلقہ مجاز اتھارٹی کو سنہ 1973ء سے نئے کاظم جاری کیا تھا۔ عدالت نے ہدایت کی کہ 45 کروڑوں



میں ان معاملات کو حل کیا جائے۔

کنزیرمر کورٹ کے علاوہ ہر صوبے میں صارف کے حقوق کے تحفظ کے لیے کنزیرمر پروٹیکشن رولز موجود ہیں۔ پنجاب میں پنجاب کنزیرمر ایکٹ کے تحت قوانین کا نفاذ 2005ء میں کیا گیا تھا۔ ان قوانین کے تحت قائم اتھارٹی کے پاس بھی ہر عام شہری درخواست دے سکتا ہے۔ یہ درخواست پنجاب کنزیرمر پروٹیکشن ایکٹ کی دفعات 11، 16، 18 اور 19 کے تحت دی جاسکتی ہیں۔ ان رولز کی دفعہ 3 کے تحت طے کر دیا گیا ہے کہ کوئی بھی عام شہری ان دفعات کے تحت درخواست دے سکتا ہے۔ اس درخواست پر متعلقہ اتھارٹی کی ذمہ داری ہے کہ:

بلاذکر حکایت کی مکمل چھان بین کرے اور اس بارے میں متعلقہ شاخیں جمع کرے۔

ہذا تقاضائی کو یقین ہو جائے کہ کسی شہادت یا معلومات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان دفعات (19, 18, 16, 11) کی خلاف ورزی اور شکایت درج کی گئی ہے، دوسرے فریق سے کہے گی کہ اوصاف یا نکالا پیش ہو کر وضاحت کرے، یہ کام نوٹس کے ذریعے کیا جائے گا۔

۱۵: اگر متعلقہ فرد یا کمپنی اپنے دفاع کے لیے مقررہ تاریخ پر حاضری نہ ہو تو اس کے خلاف انتہائی اس کی غیر موجودگی میں یکطرفہ طور پر فیصلہ دے گا۔

ان حضراتوں کو مد نظر رکھا جائے اور اسلام آباد کورٹ کے فیصلہ میں وہ حالات دیکھے جائیں جن سے شکایت کی نوعیت، اس کے ضروری لوازمات اور دیگر شرائط کا پوری طرح علم ہو جاتا ہے۔ عدالت نے پورے چارٹ کی صورت میں 2015ء کے بعض معاملات کے ضمن میں واضح کہا تھا کہ:

☆ ہر وہ شہری شکایت درج کر سکتا ہے جسے ایسا مال فروخت کیا گیا ہو جو مطلوب اور طے شدہ معیار کا نہ ہو یا ایسی خدمت فراہم کی گئی ہو جو مکمل ناقص یا خراب ہو۔

☆ جب اتھارٹی (اپریڈ کر کیا گیا ہے) اطمینان کر لے کہ شکایتیں (1) یا (2) کے مطابق شکایت درست ہے، مصارف کے حقوق پامال ہو رہے ہیں تو وہ شکایت مستحکم کرے گی اور مذکورہ یعنی تاجر یا ادارے کو جواب کے لیے



حاصل کر سکتا۔ اسے علم ہی نہیں کہ یہ کون ہیں اور مجھے ان کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ کونسل کے ارکان محفوظ کمروں میں اور بڑے بڑے دفاتر میں کام کرتے ہیں۔ ان کو عام صارف کی مشکلات کا باکسا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔

کنزرویٹور کورٹ اس گھڑ کا حصہ ہونے کے باوجود انصاف کی فراہمی میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے اور وہی ہے۔

یہاں سوال یہ ہے کہ صارف کا تنازعہ کیوں ہوتا ہے؟ وہ تو ایسا خریدار ہے جسے اتنا وقت میسر نہیں ہے کہ وہ عدالت جانے لوازمات پورے کرے، انتظار کرے۔ یہ سب سوالات اپنی جگہ لیکن اسے معلوم ہونا چاہیے کہ:

نیویارک میں کنزرویٹور کورٹ کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنی شکایت کنزرویٹور فراڈ بیورو کے پاس درج کراتے ہیں۔ ایک آن لائن فارم پر کر کے ہر طرح کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ آپ اپنے نام، مقام، مکمل ایڈریس، فون اور موبائل نمبر، شہر یا کاؤنٹی، سٹیٹ، کاروبار وغیرہ کے بارے میں بتاتے ہیں۔ بعض سیکورٹی نمبر دیتے ہیں ورنہ آپ ایسے شکایت کنندہ ہیں جس کا کوئی وجود نہیں ہے۔

اسی درخواست میں آپ بتاتے ہیں کہ کس نوعیت کی سروس میں آپ کو شکایت ہے یا کون سی شے کی خریداری پر آنے ضروری سمجھا کہ شکایت درج کی جائے۔ یاد رہے کہ نیویارک اور دوسرے شہروں میں بھی شکایت ہی درج ہوتی ہے، کوئی رٹ پٹیشن کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آپ کی خریدی گئی سروس یا شے کی قیمت کیا ہے، نوعیت کیا ہے، خریداری کب گئی، کہاں سے گئی، وہاں آپ نے کوئی کنٹریکٹ سائن کیا یا نہیں۔ جو کچھ خریدایا حاصل کیا گیا، وہ کسی اشتہار میں آیا ہے یا نہیں، آپ نے فروخت کنندہ سے براہ راست شکایت کس نوٹس کے تحت کی یا زبانی کی تو کب کی؟ آپ کو کیا جواب ملا؟ وغیرہ

یہ ساری باتیں لاہور، کراچی، گوجرانوالہ یا ڈیرہ غازی خان میں بھی آپ سے بطور صارف کی جاتی ہیں۔ آپ ان کے مختصر جواب دیتے ہیں۔ یہ نہایت آسان مرحلہ ہے جو بہت کم وقت میں طے ہو جاتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ آپ اس مرحلے میں شامل ہوں۔

صارف کورٹ جانے کے لیے ہی ضروری نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے اپنے روزمرہ مفاد میں ہے کہ ہم خریداری کریں تو رسید حاصل کریں۔ لائسنس کی ضرورت ہو تو چور داتے سے لائسنس واپی شے حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ مقدار مقرر ہو کہ اس سے زیادہ نہیں خرید سکتے تو واپی ڈرین کی طرح ذرائع استعمال نہ کریں۔ رسید ملے، لائسنس سنبھال کر رکھیں۔ یہ بھی صارف گھڑ کا حصہ اور کنزرویٹور کورٹ جانے کے لیے مددگار روپ ہے۔

یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ ہم مارکیٹ پر اثر انداز ہوں۔ ہمارے ہاں عام آدمی مارکیٹ کے نرم و کرم پر ہوتا ہے۔ منافع خوری، ذخیرہ اندوزی اور بالخصوص رمضان المبارک یا ایسے مواقع پر پھل کے نرخ آسمان پر ہوتے ہیں۔ اس کی دیگر وجوہات بھی ہیں۔ ایک بڑی وجہ خود ہم یعنی صارف ہوتے ہیں۔ ہم ایک مرتبہ کورٹ کا رخ کریں گے، متعلقہ کونسل یا اتھارٹی سے رجوع کریں گے تو ہم ایک وقت میں کی کام کر رہے ہوں گے۔ ہم اس کورٹ سے انصاف حاصل کرتے ہوئے مارکیٹ پر اثر انداز ہوں گے، میڈیا سے رابطہ ایسے اثرات کو بڑھانے میں مددگار ہوگا۔ ہم متعلقہ قانون کے لحاظ کو ملحوظیہ ہمارے ہوں گے کونسل اور اتھارٹی کے ارکان خواہ وہ سیکرٹری ہوں یا وزیر ہی کیوں نہ ہوں، انہیں باور کراتے ہیں گے کہ شخص زبانی منع فریق نہیں چلے گا۔

جب ہم نظام کو استعمال کرتے ہیں تو پوری ریاستی مشینری چلتی ہے۔ اداروں کو کام کرنا پڑتا ہے۔ جب ہم خود نظام کو برا کہتے ہوئے اس سے دور ہو جاتے ہیں تو ریاستی مشینری جام ہوئے لگتی ہے، ادارے سست پڑ جاتے ہیں، پھر ہم کہتے ہیں کہ ادارے ناکام ہو گئے ہیں، مشینری ٹھیل ہوئی ہے۔ عدالتیں انصاف نہیں دے رہی ہیں۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ اس ناکامی کا بہت بڑا سبب یہ ہے کہ ہم اپنے حصے کا کام نہیں کر رہے؟ آپ اس کا حصہ نہیں بننا چاہتے تو صارف عدالت سے ہی شروعات کر دیں۔ انصاف بھی ملے گا اور اداروں کی کامیابی کا راستہ بھی کھلتا جائے گا۔

کا بنیادی کام امن وامان کی بحالی، سروس ڈیلیوری اور مختلف محکموں کے ذریعے عام آدمی کو سہولت اور بلیف فراہم کرنا ہے۔

ہمارے ہاں کنزرویٹور کورٹ کے علاوہ کنزرویٹور پرنٹیشن اتھارٹی اور پرنٹیشن کونسل بنائی گئی ہیں۔ صوبائی سطح پر اس معاملے کو دیکھا جاتا ہے۔ ہر صوبہ پرنٹیشن ایکٹ کی مدد سے یہ کام کرتا ہے۔ یہ وہ کیفیت ہے جو کاغذوں پر موجود ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ عام آدمی ایک طرف، صحافت اور تعلیم سے وابستہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور باخبر اصحاب اور خواتین بھی کم ہی جانتے ہیں کہ اس کونسل میں کون سے اداروں کا کیا کام ہے۔

وزارت صنعت کے تحت کام کرنے والی اس کونسل میں حکومت

نے دوسری ٹرائی دینے کا وعدہ کیا لیکن عمل نہ کیا۔ سارے مراحل طے کرنے کے بعد عدالت کا یہ فیصلہ سامنے آیا۔

اس وقت لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی، سرگودھا، گجرات، ساہیوال، سیالکوٹ، مٹتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان میں کیا رہ کنزرویٹور عدالتیں قائم ہیں۔ ان کے علاوہ سندھ، خیبر کے پی اور بلوچستان میں بھی یہ عدالتیں کام کر رہی ہیں۔ ان عدالتوں کے جج صاحبان متعلقہ ڈسٹرکٹ کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج یا ایڈیشنل جج صاحبان ہوتے ہیں۔

اگر ہم صارف عدالت کے کام کو دیکھیں تو دنیا میں یہ عدالت مقامی حکومت یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا اہم حصہ ہے۔ ہر بڑے

ہزار 7 سو پاؤنڈ زادہ کرے۔ عدالت نے یہ حکم بھی دیا کہ بچی کے والد کو ایک لاکھ روپے بھی ادا کیے جائیں تاکہ اس کے وہ اخراجات پورے ہو سکیں جو اس شکایت کے دوران میں اسے اٹھانا پڑے۔

اسی طرح ایک اور مقدمے میں کنزرویٹور کورٹ لاہور کے جج اور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور اعجاز علی نے ایک شکایت پر حکم جاری کیا کہ شکایت کرنے والے کو 17 ہزار روپے ادا کیے جائیں۔ شکایت یہ تھی کہ اس کے گھر کا لینڈ ڈالنے ہوئے شریک اور کنٹریٹ بھرنے میں متعلقہ افراد نے غفلت کا مظاہرہ کیا، ناقص میٹرل استعمال کرنے کی وجہ سے چھت ہموار نہ ہو سکی اور

طلب کرے گی، اسے سات دن میں سیکشن 8(3) کے تحت جواب دینا ہوگا۔

سیکشن 8(4) کے مطابق شکایت اور اس پر آنے والے جواب پر غور اور فریقین کو سننے کے بعد یا اگر جواب نہ ملے، ہر صورت میں متعلقہ اتھارٹی فیصلہ دے گی۔ یہ فیصلہ حالات و واقعات کی دستیاب شہادتوں کے مطابق دیا جائے گا۔

سیکشن 8(4) کے مطابق اختیار کے مطابق اور سیکشن 18(3) کے تحت صارف کے ان حقوق کا تعین ضروری ہوگا جن کو یا مال کیا گیا ہے۔ اس میں صارف سے ناجائز منافع حاصل کرنا، مال کی ذخیرہ اندوزی، غذائی اجناس میں ملاوٹ، مقررہ تاریخ گزرنے کے بعد بھی اشیاء کی فروخت یا ایسی حالت میں تجارت جو انسانی صحت کے لیے ضرور مسائل ہو تو پختہ جھڑپٹ کی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اسے ضابطہ فوجداری بحریہ 1898 کے ایکٹ چھ کے تحت فوری سماعت کی جائے گی۔ اس سلسلے میں ضابطہ کے کوڈ کے سیکشن 262 سے 265 پر عمل کرنا ہوگا۔

یہ وہ مراحل اور طریقہ ہائے کار ہیں جن کے تحت کنزرویٹور پرنٹیشن اتھارٹی اور کنزرویٹور کورٹ صارف کو فوری انصاف فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح شکایت اس مرحلے تک جلد پہنچتی ہے جس میں صارف کو معاوضہ مل سکتا ہے، کمپنی، شاپنگ مال یا دکان دار کو مرہ اسٹیجیا جاسکتی ہے۔

صارف کو عدالت میں درخواست دیتے ہوئے کسی نوعیت کے اخراجات ادا نہیں کرنا پڑتے۔ وہ کسی نوعیت کی کورٹ فیس نہیں دیتا۔ سادہ کاغذ پر درخواست دی جاتی ہے۔ وہ خدمات دینے یا سنبھالنے، ادارے، دکان دار کو نوٹس دیتا ہے کہ اسے نقصان پہنچایا گیا ہے، ناقص سامان دیا گیا ہے، اس کا ازالہ کیا جائے۔ پندرہ دن میں یہ ازالہ نہیں کیا جاتا یا کوئی جواب نہیں آتا، جیسا کہ ہمارے ہاں گھڑ ہے، تو صارف کنزرویٹور کورٹ کے سامنے پیش ہوگا۔ اس قانونی نوٹس کی کاپی درخواست کے ساتھ لف کی جائے گی۔ اس کے ساتھ قومی شناختی کارڈ خریدے گئے مال یا خدمت کی رسید اور کوئی دوسرا ثبوت جو موجود ہو، فراہم کیا جائے گا۔ کسی وکیل کی ضرورت نہیں۔ صارف چاہے تو وکیل کر سکتا ہے۔ صارف کے حق میں فیصلہ کی صورت میں دوسرے فریق کو 2 سال تک قید یا ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزایا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔ اسے نقصان کا ازالہ بھی کرنا ہوگا۔

لاہور کنزرویٹور کورٹ کا ایک فیصلہ اس حوالے سے تاریخی قرار دیا جاتا ہے۔ عدالت نے چلڈرن ہسپتال لاہور کے سابق ڈائریکٹر پروفسر ڈاکٹر طاہر مسعود کو مجرمانہ غفلت کا مرتکب قرار دیا۔ موصوف نے سید علی مرتضیٰ کی بیٹی سیدہ ڈیرہ زہرہ کے علاج میں غفلت برتی، جس سے اس کو زائد ہڈی پگھل کر بیکری طرح حشر ہو گیا۔ صارف عدالت نے حکم دیا کہ پروفسر ڈاکٹر طاہر مسعود بچی کے والد کو معاوضہ کے طور پر 212,267 برطانوی پاؤنڈ یعنی 3 کروڑ 39 لاکھ 63 ہزار روپے ادا کرے۔ اس بچی کی برطانیہ میں جگر کی پیوند کاری کی گئی تھی۔ تب کہیں یہ نومولود بچی زندہ رہ سکی تھی۔ سید علی مرتضیٰ نے درخواست میں لکھا کہ اس کی اہلیہ نے 31 مئی 2007 کو بچی کو ختم دیا۔ بچی کو پیدائش پر معمولی یرقان تھا جو عام طور پر نو زائیدہ بچے یا بچی کو ہوتا ہے۔ بچی کے والدین سے کہا گیا کہ دو ماہ میں بچی بالکل صحت یاب ہو جائے گی۔ بچی کی حالت نہ سنبھلی اور اس کے میبلے ترین ٹیسٹ کرانے کے لیے ڈاکٹر صاحب جلیات دیتے رہے۔ یہ سارے ٹیسٹ ڈاکٹر صاحب کو پیش کیے جاتے رہے لیکن بچی کی حالت خراب ہوتی گئی۔ بالآخر جگر نے کام کرنا تقریباً چھوڑ دیا۔

بچی کو بنگالی طور پر برطانیہ لے جایا گیا۔ وہاں جگر کے ٹرانسپلانٹ پر 206,625 برطانوی پاؤنڈ خرچ ہوئے۔ یہ ٹرانسپلانٹ انگلینڈ کا ہی ہسپتال لندن میں ہوا۔ پنجاب حکومت نے سید علی مرتضیٰ کو ایک لاکھ 55 ہزار پاؤنڈ زفرام کیے تھے۔

عدالت کے روبرو ڈاکٹر نے تمام الزامات مسترد کر دیے تاہم وہ اپنی بے گناہی ثابت کرنے میں ناکام رہے۔ عدالت کے فاضل جج سید خورشید انور رضوی نے ڈاکٹر کو حکم دیا کہ وہ پنجاب حکومت کو ایک لاکھ 55 ہزار پاؤنڈ زادہ کرے۔ وہ بچی کے علاج کی مد میں 57267 پاؤنڈ ز اور سفری اخراجات کی مد میں ایک لاکھ 30



### کنزرویٹور کورٹ اسلام آباد اس قانون پر عمل درآمد ضروری قرار دے چکی ہے

پنجاب کے سیکرٹریوں کا میلہ لگا یا گیا ہے۔ وزیر صنعت اس کے چیئرمین، چیف سیکرٹری، وائس چیئرمین، ارکان میں ہوم سیکرٹری کے علاوہ بلدیات، صنعت، زراعت، صحت، فوڈ، پارکمنٹ، لیبر کے سیکرٹری اور اینسپلر جنرل پولیس اور کونسل کے ڈائریکٹر موجود ہیں۔ ان میں چار مزید افراد شامل کر لیجے۔ یہ وہ افراد ہیں جن کے بارے میں صوبائی حکومت کو یقین ہے کہ انہوں نے صارف کے تحفظ اور صنعتی معیار کے لیے کام کیا ہے۔ یہ سرکاری نمائندے نہیں اور نہ ہی منتخب نمائندے ہیں۔ اس کونسل میں بعض تنظیموں کے نمائندے، چار خواتین سوشل ورکرز وغیرہم موجود ہیں۔ ان سب افراد کا مرتبہ، کردار اور کام عام صارف سے بہت دور اور الگ تھلک ہے۔ کوئی صارف ان تک رسائی ہی نہیں

شہر میں یہ عدالت کام کر رہی ہے۔ ہمارے ہاں کی عدالت اور دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی عدالت میں فرق یہ ہے کہ اس کا تصور اور کام مقامی سطح پر سروس ڈیلیوری کے مربوط نظام سے ہے۔ ہمارے ہاں یہ عدالت ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹیشن آفیسر یعنی ڈی سی او یا پھر ڈپٹی کمشنر کی زیر نگرانی کام کر رہی ہے۔ یہ کسی مقامی حکومت کے زیر اثر نہیں ہے۔ اس طرح صارف عدالت اس جمہوری گھڑ سے محروم ہے جس کے تحت مقامی حکومت منتخب کی جاتی ہے، ڈسٹرکٹ گورنر یا میئر کا انتخاب ہوتا ہے ان حکومتوں

کنزور رہ گئی۔ عدالت نے حکم دیا کہ 7 ہزار روپے نقصان پہنچانے اور 10 ہزار روپے شکایت درج کرانے سے فیصلہ تک کے مراحل کے ازالے کی مدد میں ادا کیے جائیں۔ اسی فاضل عدالت نے ایک اور شکایت بھی سنی۔ شکایت یہ تھی کہ شکایت کنندہ نے ایک دکان سے لوہے کی ٹرائی خریدی۔ اس کی قیمت اڑھائی ہزار روپے ادا کر دی گئی۔ گھر پہنچ کر معلوم ہوا کہ اس ٹرائی کی ایک ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے۔ اسے پینٹ کر کے نقص چھپایا گیا ہے۔ شکایت کنندہ نے متعلقہ دکان دار سے رجوع کیا۔ اس

### صارف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کا طریقہ

ہٹا مارکیٹ، بازار یا دکان پر منافع خوری، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، کم تولنے کی عادات اور دیگر ناجائز اور غیر اخلاقی ذرائع استعمال کر کے تجارت بڑھانے والے عام آدمی کے مفادات پر اپنی تجارت ہمارے ہیں۔

ہٹا اسے شخص ایک درخواست دینی ہے، مارکیٹ یا بازار میں ہونے والے اس کام کی نشان دہی کرنی ہے جس سے براہ راست اسے بطور صارف نقصان ہوا ہے۔ ہٹا اسے ایسی تعلیم، صحت اور دیگر سہولت دی گئی ہے جو غیر معیاری ہے، ناقص ہے، معیار سے تنبی ہوئی ہے اور اس سے معاوضہ اعلیٰ سروس کا حاصل کیا گیا ہے۔ اسے صارف عدالت جانا ہے اور آسان طریقے سے اپنا حق لینا ہے۔

اسے ان تمام صورتوں میں سادہ کاغذ پر نوٹس دینا ہے کہ خرابی دور کی جائے ورنہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا۔ پندرہ دن میں جواب نہ آنے پر عدالت جانا ہے۔ یہ صارف گھڑ کا حصہ ہے۔ پاکستان میں کنزرویٹور پرنٹیشن کمیشن بھی کام کر رہا ہے۔ یہ بھی کنزرویٹور یا صارف گھڑ کا اہم جزو ہے۔ اس کا کام صارف کے حقوق کا تحفظ ہے۔ کونسل کا کام صارف کو انصاف کی فراہمی ہے۔ دونوں کے کام میں مشترک بات یہ ہے کہ ان کی مدد سے معیشت کے لیے بڑی خدمت سرانجام دی جاسکتی ہے۔

اس معاملے کو بری اور غیر بری معیشت کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ بری معیشت ہماری زندگی ہے۔ غیر بری معیشت سے ہماری تانی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ غیر بری معیشت، عروج پر ہے۔ ہم کالے دھن کو سفید کرنے والوں کے زرخے میں ہیں۔ ان کے ہاتھ ہم خود مضبوط کرتے ہیں جب ہم خریداری رسید کی پرواہ نہیں کرتے، یکیش میو طلب نہیں کرتے، انوائس جاری کرنے سے ہمارے مفادات پر زبردستی ہے، تب ہم غیر بری معیشت کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنے سفید دھن کو کالے دھن والوں کے سپرد کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم ایک بڑے فراڈ کا حصہ بنتے جاتے ہیں۔ ہم براہ راست اس فراڈ کا حصہ نہیں ہوتے بلکہ غیر بری معیشت کے سہاٹی بن کر اس کا ارتکاب کرتے ہیں اور ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟



# رمضان اسپیشل



## رگڑا پتیا پاٹ

اجزاء:- پتے 250 گرام، سوڈا ایک چائے کا چمچ، کئی پیاز ایک عدد، اورک لہسن کا پیسٹ ایک چائے کا چمچ، نمک ایک چائے کا چمچ، بلی 1/4 چائے کا چمچ، کٹا ہوا دھنیا ایک چائے کا چمچ، پیس لال مرچ ایک چائے کا چمچ، نمٹا ہوا عدد، ہری مرچ چار عدد، ہر ادھیا 1/2 گھنٹی، اہلی کا گڑھا گود 1/2 کپ، چاٹ مصالحہ ایک چائے کا چمچ، (گارنش کے اجزاء) کٹا ہوا دھنیا دو کھانے کے چمچ، ہری مرچ دو عدد، کٹا نمٹا ہوا ایک عدد، پیاز کے ٹکڑے حسب ضرورت

ترکیب:- 250 گرام چٹوں کو ایک عدد کی پیاز، تیل، ایک چائے کا چمچ اورک لہسن کا پیسٹ، ایک چائے کا چمچ نمک، 1/4 چائے کا چمچ بلی، ایک چائے کا چمچ کٹا ہوا دھنیا اور ایک چائے کا چمچ پیس لال مرچ کے ساتھ اُبال لیں، یہاں تک کہ وہ نرم ہو جائیں۔ اب اسے ایک سرونگ باؤل میں نکال لیں۔ دو کھانے کے چمچ کٹا ہوا دھنیا، دو عدد ہری مرچ، ایک عدد کٹا نمٹا ہوا حسب ضرورت پیاز کے ٹکڑے سے گارنش کر کے پاپڑی کے ساتھ افطار کریں۔

## رمضان پیشل پکوڑے



اجزاء:- تین ایک پاؤ، پالک آدھی گلدی صاف کر کے باریک کی ہوئی، پیاز ایک بڑے سائز کی چپ کی ہوئی، اورک آدھا چمچ کاٹھا باریک چپ کیا ہوا، بلی 1/4 چائے کا چمچ، سرخ مرچ حسب ذائقہ، نمک پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، ہری مرچ دو عدد درمیانے سائز کی باریک کاٹ لیں، ثابت دھنیا ایک گھنٹی، مزیدہ ایک کھانے کا چمچ صاف کیا ہوا، تمام اجزاء ملائے کے بعد پکا سا کوٹ کر کے سب سے آخر میں تیل کے وقت ڈالیں۔

ترکیب:- تین میں تمام اجزاء کو ملا لیں، تیل سے کچھ دیر پہلے آئل کو ایک کڑی میں گرم کریں۔ جب تیل درمیانے درجے پر گرم ہو جائے تو اس میں تیار کیا ہوا پکوڑا شروع کر دیں۔ براؤن ہونے تک اٹھتے پھرتے رہیں اور دونوں طرف سے جل جائیں تو برہنج پر نکال کر رکھ دیں۔

## دی پھلکی رائتہ



اجزاء:- دہی 1/2 کلو، پیاز ایک عدد، نمٹا ہوا ایک عدد، آلو ایک عدد، باریک کٹی ہری پیاز دو عدد، کھانے کا سوڈا ایک چمچ، پھلکی کے لیے تین 1/2 کپ، گھی، کالی مرچ ایک چائے کا چمچ، نمک 1/4 چائے کا چمچ، زیرہ 1/2 چائے کا چمچ، پیس لال مرچ 1/2 چائے کا چمچ، نمٹا ہوا عدد چائے کے چمچ، پودینے کی پتیوں دو کھانے کے چمچ، تیل تھننے کے لیے

ترکیب:- پہلے 1/2 کپ تین میں 1/4 چائے کا چمچ نمک، 1/2 چائے کا چمچ زیرہ، 1/2 چائے کا چمچ پیس لال مرچ اور ایک چمچ پھلکیاں بنالیں۔ اب 1/2 گھنٹی میں ایک کپ پانی شامل کر کے پیسٹ لیں۔ اس کے بعد ایک عدد پیاز، ایک عدد نمٹا ہوا اور ایک عدد آلو باریک کاٹ لیں، پھر دہی میں پھلکیاں حسب ذائقہ نمک دو چائے کے چمچ، نمٹا ہوا عدد، باریک کٹی ہری مرچ اور باریک کٹے آلو، پیاز اور نمٹا ہوا ل کر ڈش میں نکال لیں۔ آخر میں اسے دو کھانے کے چمچ پودینے کی پتیوں سے گارنش کر کے افطاری میں کھائیں۔

## دی پھلکی رائتہ



اجزاء:- کئی ہری پیاز دو عدد، کئی کا جرایک عدد، اُبلے مٹر 1/2 کپ، کئی بند گوبھی 1/2 کپ، اُبلے اورکے انڈے دو عدد، پیاز چھ 1/2 کپ، پیس لال مرچ ایک چائے کا چمچ، اورک لہسن کا پیسٹ ایک چائے کا چمچ، کئی ہری مرچ ایک کھانے کا چمچ، پھلکی ساس ایک کھانے کا چمچ، نمک ایک کھانے کا چمچ، تیل ایک کھانے کا چمچ

ترکیب:- ایک تین میں ایک کھانے کا چمچ تیل گرم کر کے اس میں دو عدد کئی ہری پیاز، ایک عدد کئی کا جرایک، 1/2 کپ اُبلے مٹر، 1/2 کپ کئی بند گوبھی، ایک چائے کا چمچ اورک لہسن کا پیسٹ، ایک کھانے کا چمچ کئی ہری مرچ، ایک کھانے کا چمچ پیس لال مرچ، ایک کھانے کا چمچ نمک، ایک کھانے کا چمچ ساس، ایک کھانے کا چمچ نمک، ایک کھانے کا چمچ تیل اور فرانی کر لیں۔

## چکن وڈ بزی



اجزاء:- چکن بریانی کٹ چھ عدد، نمک ایک چائے کا چمچ، نمٹا ہوا ایک کھانے کا چمچ، نمٹا ہوا اورکٹا ہوا دھنیا ایک کھانے کا چمچ، اورک لہسن کا پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، ہری مرچ چار چائے کے چمچ، نمک دو کھانے کے چمچ، تیل تھننے کے لیے، (بزیوں کے اجزاء) مٹر ایک کپ، گاجر ایک کپ، آلو ایک کپ، پھول گوبھی ایک کپ، نمک دو کھانے کے چمچ

ترکیب:- پہلے چھ عدد چکن بریانی کٹ میں ایک کھانے کا چمچ نمٹا ہوا اورکٹا ہوا دھنیا، ایک کھانے کا چمچ نمک زیرہ، چار چائے کے چمچ ہری مرچ کا پیسٹ، ایک کھانے کا چمچ اورک لہسن کا پیسٹ، ایک چائے کا چمچ نمک اور دو کھانے کے چمچ سرکہ ڈال کر گھی آگ پر پکا لیں۔ جب پانی خشک ہو جائے تو اس میں 1/2 کپ تیل شامل کریں اور ایک کپ مٹر، ایک کپ گاجر، ایک کپ آلو، ایک کپ پھول گوبھی اور دو کھانے کے چمچ نمک ڈال کر دس منٹ دم پر رکھ دیں۔

## میلن موٹیل



اجزاء:- فریش میلن ایک سے دو عدد، کریم 1/2 کپ، شکر سیرپ تین سے چار کھانے کے چمچ، لیموں کا رس ایک کھانے کا چمچ، آئس کیو بڑے حسب ضرورت

ترکیب:- پہلے ایک سے دو عدد میلن کے کیو بڑے کاٹ لیں۔ پلینڈر میں تین سے چار کھانے کے چمچ شکر سیرپ فریش میلن کے کیو بڑے، ایک کھانے کا چمچ لیموں کا رس اور حسب ضرورت آئس کیو بڑے ڈال کر پلینڈر کریں۔ اب اسے سرونگ گلاس میں نکالیں اور اوپر سے 1/2 کپ کریم سے گارنش کر کے افطاری یا عصری دونوں میں نوش فرمائیں۔

## چٹ پٹے پیٹ بالز

اجزاء:- گائے یا بکری کا قیدہ 1/2 کلو، بارے کئی پیاز دو عدد، ڈبل روٹی کے سائس دو عدد، انڈے کی سفیدی دو عدد، تازہ ثابت لال مرچ چار عدد، ہری مرچ آٹھ عدد، بریڈ کریمز ایک پیٹ، ہارک کٹا ہوا دھنیا 1/2 گھنٹی، کئی کالی مرچ ایک چائے کا چمچ، میدہ دو کھانے کے چمچ، سو یا ساس دو کھانے کے چمچ، سفید سرکہ دو کھانے کے چمچ، تیل حسب ضرورت، نمک حسب ذائقہ

ترکیب:- پہلے 1/2 کلو گائے یا بکری کا قیدہ اور دو عدد ڈبل روٹی کے سائس ملا کر چو پر میں تین لیں۔ اب اس میں آٹھ عدد ہری مرچ، چار عدد تازہ ثابت لال مرچ، دو کھانے کے چمچ سفید سرکہ، دو کھانے کے چمچ سفید سرکہ، دو عدد باریک کٹی پیاز، دو کھانے کے چمچ میدہ، ایک چائے کا چمچ کئی کالی مرچ، نمک اور 1/2 گھنٹی ہارک کٹا ہوا دھنیا ڈال کر اچھی طرح ملا لیں، پھر اس کے چھوٹے بالز بنا کر پہلے دو عدد انڈے کی سفیدی میں ڈپ کر کے بریڈ کریمز لگائیں۔ اس کے بعد کڑائی میں تیل گرم کر کے انہیں بجلی آگ پر ڈپ فرمائیں کریں۔ جب گولڈن ہو جائیں تو ٹو مینو کچپ کے ساتھ افطاری میں نوش فرمائیں۔





### مولانا مفتی محمد امین پان پوری

## حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت

وختہ و پڑھتا ہے اس کے نام اعمال میں ہزاروں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

یہ سن کر مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم! جب اللہ تعالیٰ کے دربار میں حسرت کی اتنی طاقت ہے تو ہم پھر کیسے بلاک ہو سکتے ہیں یا عذاب میں کیسے گرفتار ہو سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ بات نہیں) حقیقت یہ ہے کہ قیامت میں بعض آدمی اتنا عمل اور حسرت لے کر آئیں گے کہ اگر ان کو پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو پہاڑ بھی ان کے پوجہ کا قائل نہ کر سکے۔ لیکن ان کے

حضرت طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص حبشی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے حسن صورت اور حسین رنگ میں بھی ممتاز ہیں اور نبوت و رسالت میں بھی۔ اب اگر میں بھی اس چیز پر ایمان لے آؤں جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان رکھتے ہیں اور وہی عمل کروں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں تو کیا میں بھی جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو سکتا ہوں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ضرور! (تم اپنی حبش یا بد صورتی سے نہ گھبراؤ) حشر ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں کالے رنگ کے حبشی سفید اور حسین ہوجائیں گے اور ایک ہزار سال کی مسافت سے چمکیں گے۔

اور جو شخص (اللہ کا قائل ہو اس کی صلاح و نجات اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور جو شخص شیطان اللہ

مقابلہ میں ختم ہوجائیں گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کو اپنی رحمت سے نوازیں۔ اس حبشی کے سوال و جواب ہی پر سورۃ دہر کی یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا﴾ (سورۃ الدہر: ۱)

حبشی نے حیرت سے سوال کیا یا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم! میری آنکھیں بھی ان نعمتوں کو دیکھیں گی جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں مشاہدہ کریں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ضرور۔ یہ سن کر حبشی نو مسلم نے رونا شروع کیا یہاں تک کہ روتے روتے وہیں جان دے دی، اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس کی چھینٹ و ٹھنٹھیں فرمائی۔ (معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۹۶۳)

☆☆☆☆

### چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ کی مثال



مسند احمد میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضرت معاویہؓ کو ایک خط میں لکھا کہ بندہ جب خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کے علاج بھی مذمت کرنے لگتے ہیں اور دوست بھی دشمن ہوجاتے ہیں، گناہوں سے بے پرواہی انسان کے لیے دائمی جانی کاسبب ہے صحیح حدیث شریف میں ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے بدل پر ایک سیالہ قطر لگ جاتا ہے، پھر اگر توبہ اور استغفار کر لیا تو قطر ٹپکتا جاتا ہے اور اگر توبہ نہ کی تو یہ قطر بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے پورے دل پر چھانچا جاتا ہے اور اس کا مقرر ان میں موجود ہے۔

﴿كَذَٰلِكَ بَلَّ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (سورۃ المطففين: آیت ۴۱)

ترجمہ: "یعنی ان کے دلوں پر رنگ لگا دیا کہ ان کے اعمال بد نے"۔ اہل بیت گناہوں کے مفاسد اور نتائج بد اور مضمرات کے اعتبار سے ان کے آپس میں فرق ضرور ہے، اس فرق کی وجہ سے کسی گناہ کو کبیرہ اور کسی کو سفیرہ کہا جاتا ہے۔

کسی بزرگ نے فرمایا کہ چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ کی مثال محسوسات میں لکھی ہے جیسے چھوٹا پتھر اور بڑا پتھر، یا آگ کے بڑے ٹکڑے اور چھوٹی چٹکڑی، کہ انسان ان دونوں میں سے کسی کی تکلیف کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اسی لیے محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ گناہوں کو ترک کیا جائے، جو لوگ نماز، تسبیح کے ساتھ گناہوں کو نہیں چھوڑتے ان کی عبادت مقبول نہیں۔ اور حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ تم جس قدر کسی گناہ کو بلا کھجھو کے اتنا ہی وہ گناہ کے نزدیک بڑا جرم ہوجائے گا اور مصلحت صالحین نے فرمایا کہ ہر گناہ کفر کا قاصد ہے جو انسان کو کفرانِ افعال و اخلاق کی طرف دھوت دیتا ہے۔ (معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۴۸۳)

### فضائل رمضان

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی رات میں ایک مومن بندہ نماز پڑھتا ہے جس نماز کے ہر سجدہ پر اس کے لیے بڑے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے لیے جنت میں سرخ یا قوت کا ایک اتار بڑا گھر بنایا جاتا ہے جس کے ساتھ ہزار دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کا ایک گل ہوتا ہے (یعنی گویا ساتھ ہزار گل بنائے جاتے ہیں) اور پورے ماہ رمضان میں کسی بھی وقت خواہ رات ہو خواہ دن اگر سجدہ کرے تو اس کو ایک اتار بڑا درخت ملتا ہے جس کے سائے میں سواری پانچ سو سال تک دوڑتا رہے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۳۹)

### مصائب سے نجات کا نسخہ

حدیث میں حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عوف بن مالکؓ کو مصیبت سے نجات اور حصول مقصد کے لیے یہ تلقین فرمائی کہ کثرت کے ساتھ (لا حول ولا قوۃ الا باللہ) پڑھا کریں۔ حضرت محمد و آلہؓ فرماتے ہیں کہ یہ دعا اور نیاوی رحمہ کے مصائب اور سختیوں سے بچنے اور منافع و مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اس ٹکڑی کی کثرت بہت عجب عمل ہے اور اس کثرت کی مقدار حضرت محمدؐ نے یہ بتلائی ہے کہ وہ دن پانچ سو مرتبہ پڑھ کر لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرے اور سو مرتبہ تہجد پڑھے اس کے دل اور آخر میں پڑھ کر اپنے مقصد کے لیے دعا کیا کرے۔ (تفسیر مظہری، معارف القرآن جلد ۸ صفحہ ۸۸۳)

### باوضو ہونے پر فرشتے نیکیاں لکھیں گے



حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے حضرت ابو ہریرہؓ! جب تم وضو کرو تو بسم اللہ و الحمد للہ کہہ لیا کرو (اس کا اثر یہ ہوگا کہ) جب تک تمہارا وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے (یعنی کتابتین اعمال) تمہارے لیے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (معارف الحدیث جلد ۳ صفحہ ۵۷)

### خدا کے خوف سے نکلا ہوا آنسو

حضرت امام احمدؒ نے کتاب الزہد میں روایت حضرت حازم نقل کیا ہے کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ حضرت جبریل امینؑ تشریف لائے تو وہاں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا رہا تھا، حضرت جبریل امینؑ نے فرمایا کہ انسان کے تمام اعمال کا تو وزن ہوگا مگر اللہ و آخرت کے خوف سے رونا ایسا عمل ہے جس کو تو لا نہ جائے گا بلکہ ایک آنسو بھی جہنم کی بڑی سے بڑی آگ کو بجھا سکتا ہے۔ (معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۳۳۵)

### مایوس ہو کر دعا مانگنا چھوڑو

ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ وہی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلد بازی نہ کرے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا جلد بازی کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ یوں خیال کر بیٹھے کہ میں اتنے عرصہ سے دعا مانگ رہا ہوں، اب تک قبول نہیں ہوئی یہاں تک کہ مایوس ہو کر دعا چھوڑ دے۔ (مسلم ترمذی)

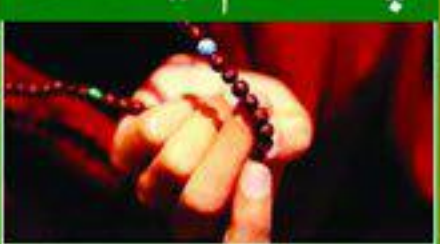
ایک حدیث شریف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جب دعا مانگو تو اس حالت میں مانگو کہ تمہیں اس کے قبول ہونے میں کوئی شک نہ ہو۔ (معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۳۸۵)

### ستر پوشی کی اہمیت

شریعت اسلام جو انسان کی ہر صلاح و فلاح کی تکمیل ہے، اس لئے ستر پوشی کا اہتمام اتنا کیا کہ ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض ستر پوشی کو قرار دیا۔ نماز روزہ وغیرہ سب اس کے بعد ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نیا لباس پہنے تو اس کو چاہیے کہ لباس پہننے کے وقت یہ دعا پڑھے: (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي خِيَانِي) ترجمہ: "یعنی شکراں ذات کا جس نے مجھے لباس پہنا دیا جس کے ذریعہ میں اپنے ستر کا پردہ کروں اور زینت حاصل کروں۔"

اور فرمایا کہ جو شخص نیا لباس پہنے کے بعد پرانے لباس کو فرما دے وہ مساکین پر صدقہ کر دے تو وہ اپنی موت و حیات کے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری اور پناہ میں آگیا۔ (ابن کثیر من مسند احمد۔ معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۴۳۵)

### چند اہم تسبیحات



سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ  
ترجمہ: "پاک ہے وہ اللہ جس کا عرش آسمان میں ہے۔"  
سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِنُهُ  
ترجمہ: "پاک ہے وہ اللہ جس کا فرش زمین میں ہے۔"  
سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ  
ترجمہ: "پاک ہے وہ جس کی راہ سمندر میں ہے۔"  
سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ  
ترجمہ: "پاک ہے وہ جس کی رحمت جنت میں ہے۔"  
سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ  
ترجمہ: "پاک ہے وہ جس کی سلطنت دوزخ میں ہے۔"  
سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ رَحْمَتُهُ  
ترجمہ: "پاک ہے وہ جس کی رحمت آسمان میں ہے۔"  
سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ رَحْمَتُهُ  
ترجمہ: "پاک ہے وہ جس کی رحمت آسمان میں ہے۔"  
سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ رَحْمَتُهُ  
ترجمہ: "پاک ہے وہ جس کی رحمت آسمان میں ہے۔"

ان تسبیحات کو بار بار پڑھئے، اللہ کی پاکی اور عظمت کا آثار کیجئے اور اپنا عقیدہ پاک رکھئے، انشاء اللہ دونوں جہانوں میں کامیاب ہو گئے۔

### پریشانی دور کرنے کے لیے نسخہ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا، اسی طرح کہ میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جو بہت شکستہ حال اور پریشان تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا یہ حال کیسے ہو گیا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ بیماری اور جھگڑتی ہے میرا یہ حال کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں چند کلمات بتاتا ہوں وہ پڑھو گے تو تمہاری بیماری اور جھگڑتی جانی رہے گی۔ دو کلمات یہ ہیں:

(تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدِّنِّ وَكَبِّرَ تَكْبِيرًا)

ترجمہ: "میں اس زندہ ہستی پر بھروسہ کرتا ہوں جس پر بھی موت طاری نہیں ہوئی، تمام خوبیاں اسی اللہ کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور اس کی خوب بڑائیاں بیان کیا کیجئے۔" اس کے کچھ عرصہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تشریف لے گئے تو اس کا اچھے حال میں پایا۔ آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس نے عرض کیا کہ جب سے آپ نے مجھے یہ کلمات بتلائے ہیں میں پابندی سے ان کلمات کو پڑھتا ہوں۔ (معارف القرآن جلد ۵ صفحہ ۳۵)

اس واقعہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ کو یہ نسخہ بھی فرمائی کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے، جب ان کا بدن تمہیں خوب نظر آیا تو تم نے برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ نظر کا اثر حق ہے۔

اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کسی شخص کو کسی دوسرے کی جان و مال میں کوئی اچھی بات تعجب انگیز نظر آئے تو اس کو چاہیے کہ اس کے واسطے یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے۔ بعض روایات میں ہے کہ "مَا خَلَقَ اللَّهُ إِلَّا طَوَافًا بِاللَّيْلِ" کہے اس سے نظر بد کا اثر جاتا رہتا ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کی نظر بد کسی کو لگ جائے تو نظر لگانے والے کے ہاتھ پاؤں اور چہرہ کا خضال اس کے بدن پر ڈالنا نظر بد کے اثر کو زائل کر دیتا ہے۔ قرطبی نے فرمایا کہ تمام علماء امت اہل سنت و جماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ نظر بد لگ جانے والا اس سے نقصان پہنچ جائے۔

نوٹ: جب بری نظر میں تاثیر ہو تو اچھی نظر کی بھی تاثیر ہو سکتی ہے۔ اولیاء اللہ (اللہ تعالیٰ کے خاص بندے) جب نظر ڈالتے ہیں ہدایت عام ہوجاتی ہے۔ (معارف القرآن جلد ۵ صفحہ ۸۹)

### نیک نظر کا اثر

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی ہے کہ نظر بد کا اثر حق ہے، ایک حدیث شریف میں ہے کہ نظر بد ایک انسان کو قبر میں اور موت کو ہنڈیا میں داخل کر دیتی ہے، اسی لیے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں سے پناہ مانگی اور امت کو پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی ہے ان میں "مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَقَّةَ" بھی مذکور ہے یعنی "پناہ مانگنا ہوں نظر بد سے۔" (قرطبی)

صحابہ کرامؓ میں سے سہل بن حنیف کا واقعہ معروف ہے کہ کسی کی ان پر نظر پڑ گئی اور ان کی زبان سے نکلا کہ میں نے تو آج تک ان حسین آدمی کسی کا نہیں دیکھا۔ یہ کہنا تھا کہ فوراً سہل بن حنیف کو سخت بخار چڑھ گیا، حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علانِ جمود کیا۔ فوراً سہل بن حنیف کا بخار ترک ہوا اور وہ بالکل تندرست ہو گئے۔



## نوٹیکے

لوگوں کی اکثریت صفائی سے جان چھڑاتی ہے، کیونکہ اس پر بہت سادقت صرف ہوتا ہے۔ ذرا سوچئے کہ چائے کے برتن اور میز کی صفائی پر ساری زندگی کتنا وقت صرف ہوا تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ لہذا اب صفائی سے گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم آپ کو یہاں گھر اور گھریلو چیزوں کی صفائی کے آسان نسخے بتائے دیتے ہیں۔

**پینڈر:** گرم پانی اور برتن دھونے والے لوٹن کا صرف ایک قطرہ پینڈر میں ڈال کر چند سیکنڈ کے لیے اسے چلا دیں۔ بعد ازاں اس کو صاف پانی سے دھو کر خشک کر لیں۔

**تھکے کی بدبو اور نشان دور کرنے کے لیے:** گھر میں کسی جگہ پر تھکے کی غلاحت پڑی ہو تو پریشان ہونے کی بجائے فوری طور پر اس پر پانی میں ملا جیلا سوڈا ال دیں اور ساری رات یونہی پڑا رہنے دیں۔ صبح اس کو کوڑے دان میں ڈال دیں، اس سے نہ صرف داغ صاف ہو جائے گا بلکہ بدبو بھی دور ہو جائے گی۔

## گھر کی صفائی کی آسان ترکیبیں



**شیشے کے ٹکڑے:** گلاس ٹوٹنے پر کبھی بھی اس کی کرچیاں ہاتھوں سے مت اٹھائیں، کیونکہ اس سے ایک تو آپ زخمی ہو سکتی ہیں دوسرے صفائی بھی نہیں ہوگی۔ گلاس ٹوٹنے کی صورت میں بریڈ کا ایک ٹکڑا لے کر اسے مذکورہ جگہ پر رکھ کر اچھی طرح دبائیں، تو آپ دیکھیں گے کہ تمام کرچیاں اس پر چسپاں ہوں گی۔

**بیمت والا پتھلا:** ٹیکے کے پرانے غلاف کو گھٹے کے پروں پر لپیٹ کر اسے آہستہ رفتار سے چلا دیں، اس سے گھٹے پر پڑی گرد بھی اتر جائے گی اور یہ مکمل طور پر صاف ہو جائے گا۔

**کدو کش:** ایک سفید پیاز لے کر اسے کدو کش پر اچھی طرح گڑھیں، بعد ازاں پانی سے دھو لیں تو کدو کش کی نہ صرف مکمل طور پر صفائی ہو جائے گی بلکہ اس میں سے ہر قسم کا ذائقہ بھی ختم ہو جائے گا۔

**صوف:** صوفے کی صفائی کے لیے جوتوں کی پاش استعمال کریں۔ صوفے پر جوتوں کی پاش (ای رنگ کی) لگا کر ہلکی سی رگڑائی کرنے سے یہ مکمل طور پر صاف اور نئے جیسا ہو جائے گا۔

**گند (بیمز):** پیرے کرنے والی بوتل میں دو ڈال کر آہستہ آہستہ گدے پر چھڑکائیں اور خشک کرنے کے لیے ہوا میں رکھ دیں۔ دو ڈالے میں شامل الکوحل گدے میں بدبو پیدا کرنے والے بیکٹریا کو ختم کر دے گا۔

**نہانے والا مپ:** چکوترے کو کات کر تمک کے ساتھ اسے ب میں چھوڑ دیں اور چھڑے ہوئے چکوترے کو ب میں رگڑنے سے یہ صاف ہو جائے گا۔

**تولے کا داغ:** تولے پر گئے داغ صاف کرنے کے لیے خشک تولے پر ہینڈ ڈرائر چلائیں داغ دور ہو جائے گا۔

**پچنائی کے داغ:** کپڑوں پر پچنائی کے داغ گھٹے کی صورت میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، پچنائی والی جگہ پر چند منٹ کے لیے چاک رکھ کر اسے اٹھالیں۔ بعد ازاں صاف پانی سے دھوئے سے پچنائی بالکل اتر جائے گی۔

**گرا میڈر:** گرا میڈر کی صفائی کیلئے ایک کچھ جیلا سوڈا اس میں ڈال کر چند سیکنڈ کے لیے چلائیں اور بعد میں صاف پانی سے دھو لیں۔

**کار پٹ کی صفائی:** کار پٹ کی صفائی کے لیے دو حصے پانی اور ایک حصہ سرکہ ملا کر اسے چھڑکانے سے داغ مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔

پور ہوتے ہیں۔ ذیل روٹی کی بجائے گھر کی چٹائی استعمال کریں۔ بسکٹ، کباب، برگر، کیک اور ڈونٹ کبھی کبھی کھا لیں۔ جیلی، جام، مرے، کریم اور پیئر میں بہت زیادہ پچنائی موجود ہوتی ہے لہذا جہاں تک ممکن ہو ان کا استعمال کم سے کم کریں۔ چونکہ گوشت میں پچنائی بہت زیادہ ہوتی ہے، اسے کم کرنے کے لیے سبز یوں اور پھلوں کے بیج ڈال کر پکائیے۔ مصنوعی شکر، پھل، سبز یوں، گوشت، انڈے، بالائی دودھ، سلاد وغیرہ آپ کی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے موجود ہیں۔ کھانا کھانے کی بجائے تیل میں پکا ہونا چاہیے۔ کبھی کبھار ذیل روٹی یا آلو کے کھانے بھی کھائے جاسکتے ہیں، لیکن یاد رہے کہ کبھی کبھار کا مطلب مینے میں دو، تین بار ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ورزش کرتے رہنا وزن کم کرنے کے علاوہ آپ کے جسم کو چست رکھتا ہے۔ اس سے جہاں آپ کے جسم کی زائید چرنی زائل ہوتی ہے وہاں آپ سارا دن چاق و چوبند بھی رہتے ہیں۔ اس لیے اپنے دن کا آغاز ورزش سے کیجئے۔ وزن کم کرنے کے لیے کھانا پینا بالکل چھوڑ دینے کی بجائے استعمال سے کھائیں اور نوش رہیں۔

☆☆☆☆

## گرمیوں میں وزن کیسے کم کریں؟

ماہرین کے خیال میں دن بھر کی کموریہ غذا میں پچنائی کا استعمال کم کریں۔ بازار میں ملنے والے کھانوں میں پچنائی کا تناسب زیادہ ہوتا ہے، اسی طرح بیکری کی اشیاء میں بھی، تیل اور کھجور کی خاصی مقدار ہوتی ہے۔ بسکٹ اور فرنیچ فرنیچ میں بھی فیٹس کی بڑی مقدار موجود ہوتی ہے۔ اس لیے ان سے پرہیز ہی بہتر ہے۔ بہت سی اشیاء سے بھی دور رہیں۔ چائیں اور سفید شکر سے بنی اشیاء کھانے سے بھی پرہیز کریں۔ مٹھی چیزوں میں موجود سفید شکر ہمارے جسم میں چربی کی صورت میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ کسی بھی وقت کا کھانا مت چھوڑیں۔ ایک وقت ڈٹ کر کھانے کی بجائے تھوڑی تھوڑی بھوک رکھ کر کھائیے۔ زیادہ ریشے والی غذائیں کھائیں۔ پھل، سبزی، دالیں اور اناج چربی نہیں رکھتے اور نشاستہ سے بھر

## پیسز کی ورزش بھی ضروری ہے



ہم میں سے بیشتر لوگ اپنے پیروں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال سے غافل رہتے ہیں۔ حالانکہ صحت مند پاؤں نشست ویوفاست اور اٹھنے بیٹھنے کے انداز کو بہتر بناتے ہیں۔ پیروں کی زیادتی صحت اور فٹنس کا انحصار ان کی قوت اور چلک پر ہے۔ اس سلسلے میں چند خصوصی ورزشیں حیرت انگیز نتائج دیتی ہیں۔ پیروں سے متعلق زیادہ تر مسائل ان کے غلط استعمال کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ اگر پیروں کے عضلات مناسب شکل میں نہیں ہیں تو ان میں درد ہو سکتا ہے، اور جوڑوں کی تکلیف لاحق ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ پیروں کو جوڑنے والی رگوں اور عضلات میں ٹوٹ پھوٹ کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ یہ صورتحال اس وقت سامنے آتی ہے جب دوڑ لگائی جائے کوئی کھیل کھیلا یا رقص کیا جائے۔ ماہرین صحت نے پیروں کو صحت مند، چلک دار اور طاقت ور بنانے کے لیے کچھ ورزشیں پیش کی ہیں۔ جن پر عمل کر کے پیروں کے بہت سے مسائل حل کیے جاسکتے ہیں۔ ان ورزشوں کی چند روزہ مشقوں کے بعد پیروں میں قوت مل جاتی ہے کہ کھیل کود اور دن بھر کے کاموں کے دوران انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ورزش کرنے کے لیے فرش پر ایک تولیہ بچھالیں۔ اس پر ٹنگے پاؤں کھڑی ہو جائیں۔ اب پیچھے سے تولیے

تراشنے میں سہولت رہتی ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ اپنے پیروں کو دیکھ کر نظر رکھتے ہوئے بالوں کو دھونے کا عرصہ معلوم کرنا ضروری ہے۔ دوسری طرف ماہرین کی رائے میں بالوں سے ٹکٹے والے تیل سے پریشان ہو کر اگر انہیں روز روز دھویا جائے تو اس سے بھی بالوں کی افزائش کا قدرتی عمل متاثر ہوگا اور بال بے رونق ہو جائیں گے۔ لہذا کوشش کی جائے کہ بال دھونے میں کم سے کم ایک دن کا وقفہ ضرور ڈالا جائے۔ بار بار بال

## بال کب دھوئے جائیں؟

دھونے سے کہیں بہتر یہ ہے کہ جب بھی بال دھوئے جائیں تب سر کی اندرونی جلد یعنی کھوپڑی کے اطراف شیپو سے چند سیکنڈ مساج کیا جائے اور باقی اتکا بھایا جائے کہ جھاک اور شیپو کی باقیات مکمل طور پر علیحدہ ہو جائیں۔ اگر شیپو باقی رہ جائے تو یہ بھی بالوں کی صحت کے لیے مضر صحت ہے۔ اس کے بعد کٹھ پتھر کو جڑوں سے لے کر بالوں کے آخری سروں تک انھیں ہلکے سے لگایا جائے۔ ہم عموماً کرتے ہیں کہ بالوں کے سروں پر شیپو پھیل کر انہیں دھو



بال کب دھوئے جائیں اور کب نہیں اس بارے میں ہم ماہرین کی آرا کو مد نظر رکھیں تو ان کے مطابق جب آپ کے بالوں میں تیل کی کمی پیدا ہونے لگے تب بالوں کو دھو لینا چاہیے۔ لیکن اگر ایسا ہوتا ہے کہ کسی خاص تقریب میں جانے سے پہلے بال چاہے صاف بھی ہوں انہیں دھوئے بغیر ہماری تسلی نہیں ہوتی۔ یہ اس لیے کہ بلو ڈرائی یا کوئی بیئر سٹائل بنانے سے پہلے بال صاف سترے اور فریش نظر آئیں۔ ماہرین کہتے ہیں کہ ہر خاتون کے بالوں کی ساخت اور بناوٹ مختلف ہوتی ہے۔ کچھ خواتین کو گھٹے ہی روز بالوں سے لگانا والا تیل پریشان کرنے لگتا ہے۔ جبکہ کچھ خواتین کو ہر دوسرے روز بالوں کو گھٹنے یا پٹی کرنے کی عادت ہوتی ہے اس صورت میں بھی انہیں بال دھونے پڑتے ہیں۔ نیا کٹ لینے کے لیے بھی بال دھلے ہوئے ہوں تو بیئر سٹائل کو انہیں



# کھیل دنیا



## چیمپیئنز ٹرافی کا ہلاکلا حساری

طیب رضا عابدی

انگلینڈ کے تین شہروں میں آئی سی سی چیمپیئنز ٹرافی کے سٹی ٹیچر میچز کے دوران گراؤنڈز میں تماشا گاہیوں کا ہلاکلا جاری ہے تو دوسری طرف گراؤنڈز سے دور شاہین کرکٹ ٹی وی سکرینوں پر بیچ سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اس دلچسپ اور کانٹے دار ایونٹ کی کچھ کھلی جھڑپیں تیس فارم کی نظر ہیں۔

**چیمپیئنز ٹرافی میں انڈین ٹیم کے دو ستون کون؟۔۔۔**  
انڈین کرکٹ ٹیم کے کپتان ویرات کوہلی نے انگلینڈ چیمپیئنز ٹرافی میں اپنی ٹیم کی خامی کا اظہار کر دیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کا کہنا تھا کہ کینڈک یا دیو اور بارک پانڈیا کے بھارتی سکواڈ میں شامل ہونے سے اب ان کی لوئر ڈیل آؤر ریٹنگ میں جان آگئی ہے اور ایم ایس ڈھونی پر دباؤ کم ہوا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ لوئر ڈیل آؤر ریٹنگ کے کمزور ہونے کی وجہ سے ان کو خدشات تھے لیکن اب ان دو کھلاڑیوں کے آنے سے ٹیم کی یہ خامی دور ہوگئی ہے اس کے علاوہ ان کے پاس بہترین فاسٹ باؤلنگ ایک بھی ہے۔ اس سے قبل ایک انٹرویو میں ویرات کوہلی نے چیمپیئنز ٹرافی میں یوراج سنگھ اور ایم ایس ڈھونی کو ٹائٹل ٹیم کے دو اہم ستونوں کو گمانے میں کامیاب ہو جائیں گے؟

### 7 کھلاڑیوں کی یہ آخری چیمپیئنز ٹرافی ہوگی

اسے بی ڈی ویلنٹر: 33 سالہ جنوبی افریقین کپتان اپنی بڑھتی ہوئی عمر کے باعث ورلڈکپ 2019 کے بعد ریٹائر ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کا مزید چار سال تک کرکٹ کھیلنا مشکل لگتا ہے۔ یاد رہے کہ اگلی چیمپیئنز ٹرافی 2021ء میں انڈیا میں کھیلی جائیگی۔ دنیا کے اس خطرناک ترین بیلے باز نے اب تک 217 میچز کھیل کر 54.23 کی اوسط سے 9220 رنز بنائے ہیں جس میں 52 نصف سنچریاں اور 24 سنچریاں شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی بھرپور کوشش ہوگی کہ وہ چیمپیئنز ٹرافی کا ٹائٹل جنوبی افریقہ کے نام کریں۔

شعیب ملک: یونس خان اور مصباح الحق کے بعد شعیب ملک پاکستان ٹیم کے سب سے تجربہ کار کھلاڑی ہیں۔ وہ بھی اب زیادہ دیر کرکٹ نہیں کھیلیں گے۔ شاید ورلڈکپ 2019ء ان کا آخری ایونٹ ہو۔ وہ سب سے زیادہ چیمپیئنز ٹرافی میں شرکت کرنے والے کھلاڑی بھی ہیں۔ اگلے ایڈیشن تک کرکٹ کھیلنا اور پھر کارکردگی بھی دکھانا بہت مشکل نظر آ رہا ہے۔ اس لئے آل راؤنڈر شعیب ملک کی یہ آخری چیمپیئنز ٹرافی ہوگی۔

لیتھو ملنگ: سری لنکا کے خطرناک باؤلر 34 سالہ لیٹھو ملنگ بھی عمر کے اس حصہ میں ہیں کہ جہاں ان کی مزید کرکٹ جاری نہیں رہے گی۔ 2004ء چیمپیئنز ٹرافی میں ڈیبو کرنے والے ملنگ 191 ون ڈے ٹیسٹ کھیل کر 291 وکٹیں لے چکے ہیں۔ آئی ٹی ایل میں اچھی کارکردگی دکھانے کے بعد وہ اس

چیمپیئنز ٹرافی کو بھی یادگار بنانا چاہتے ہیں۔ سری لنکا کے نئے کھلاڑیوں میں وہ تجربہ کار باؤلر ہیں۔ ان کے لئے بھی اب مزید کرکٹ کھیلنا ناممکن ہے اور اگلے ایڈیشن میں اس ایونٹ کا حصہ نہیں ہونگے۔

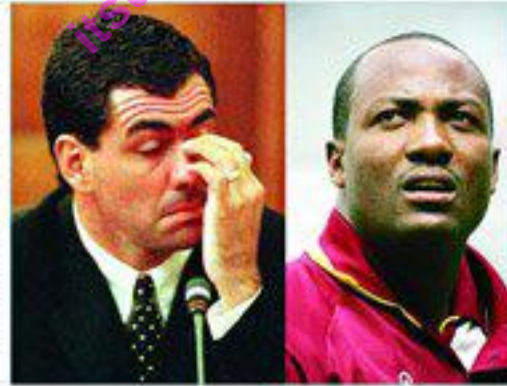
یوراج سنگھ: بھارتی آل راؤنڈر یوراج سنگھ انڈین ٹیم کے تجربہ کار کھلاڑی ہیں۔ انہوں نے پہلی مرتبہ 2000ء کی ٹاک آؤٹ چیمپیئنز ٹرافی میں شرکت کی۔ تاہم کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے وہ 2009، 2013ء کے ایونٹس نہیں کھیل سکے تھے۔ لیکن کینسر سے جنگ کے بعد انہوں نے پھر ویسٹی انڈیز کی کارکردگی دکھانی شروع کر دی جس سے وہ اب انڈیا ٹیم کے مضبوط ستون ہیں۔ 35 سالہ یوراج سنگھ کے متبادل اب سامنے آچکے ہیں اور ایٹان کٹن اور یٹا بھ پت پت جلد ان کا خلا پر کر دیں گے۔ ان کی کرکٹ بھی اب زیادہ سے زیادہ دو تین سال کی رہی ہوگی ہے اس لئے یہ ان کی آخری چیمپیئنز ٹرافی ہو سکتی ہے۔

ایم ایس ڈھونی: انڈین ٹیم کے سابق کپتان اور مرد بحران بیلے باز لوئر ڈیل آؤر ریٹنگ کو سنبھالنے والے اس عظیم کرکٹر کی بھی یہ آخری چیمپیئنز ٹرافی ثابت ہوگی کیونکہ 2019ء کا ورلڈکپ شاید ان کا آخری عالمی ایونٹ ہو۔ بھارت کے سب سے زیادہ کامیاب کپتان اور تمام آئی سی سی ٹائٹل جیتانے والے ڈھونی کی عمر بھی 35 سال ہو چکی ہے اور ان کا بھی مزید چار سال تک کرکٹ کھیلنا مشکل ہے۔

محمد حفیظ اور ہاشم آملہ: پاکستان کے محمد حفیظ کی عمر اس وقت 36 سال ہے اور ان کی کارکردگی بھی عروج و زوال کا شکار ہے۔ مزید چند سالوں میں ان کی کرکٹ بھی ختم ہو جائے گی زیادہ بھی فٹ رہے تو وہ ورلڈکپ تک ٹیم میں کھیل سکتے ہیں۔ گزشتہ چیمپیئنز ٹرافی میں وہ اچھی بیٹنگ کرنے میں ناکام رہے تھے۔ اس بار سلیکشن کمیٹی کی علاقائی نظروں میں ہیں، بڑھتی عمر کے ساتھ کارکردگی میں مسلسل نہ ہونے کی وجہ سے وہ آئندہ چیمپیئنز ٹرافی میں کھیل سکیں گے۔ دوسری طرف جنوبی افریقہ کے اوپنر بیلے باز ہاشم آملہ اگرچہ فارم میں ہیں لیکن ان کی عمر بھی 34 سال ہو چکی ہے۔ اگرچہ کچھ ویسلر زیادہ عمر ہونے کے

باوجود کھیلتے رہے لیکن ہاشم آملہ بدلتی کرکٹ میں شاید ٹیسٹ کرکٹ تک محدود ہو جائیں اور ون ڈے کرکٹ سے دوری اختیار کر لیں۔

**انگلینڈ آئی سی سی چیمپیئنز ٹرافی کا فیورٹ قرار۔۔۔**  
بڑے کھلاڑیوں نے انگلینڈ کو فیورٹ قرار دے دیا ہے۔ آسٹریلیا کے سابق چار بیلے باز مائیک ہسی نے کہا ہے کہ انگلینڈ اور آسٹریلیا اس چیمپیئنز ٹرافی کے فائل کھیلیں گے۔ انگلینڈ کی ٹیم ہر لحاظ سے مکمل ہے اس میں بہت اچھے آل راؤنڈرز بھی ہیں۔ اس کے علاوہ اسے ہم گراؤنڈ کا بھی فائدہ ہوگا جبکہ دوسری طرف آسٹریلیا کا سکواڈ مکمل طور پر ایک



متوازن سکواڈ ہے۔ جنوبی افریقہ کپتان اسے بی ڈی ویلنٹر نے بھی انگلینڈ کی سرزمین پر قدم رکھنے ہی ایک انٹرویو میں انگلینڈ کو ایک پرفیکٹ ٹیم قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ اس ایونٹ کی سب سے فیورٹ ٹیم ہے۔ بھارتی کپتان ویرات کوہلی نے بھی انگلینڈ کو فیورٹ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ انگلینڈ ٹیم بہت متوازن اور پرفیکٹ ٹیم ہے۔ اس کی بیٹنگ ٹیم 10 تک جاتی ہے جبکہ پانچ پچھلاڑی تو بیٹنگ کے ساتھ ساتھ باؤلنگ کرنے کی بھی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ انگلینڈ دنیا کی دو ٹیموں سے ایک متوازن ترین ٹیم ہے اور یہ ہر مخالف ٹیم کے لئے ایک چیلنج ٹیم ثابت ہوگی۔ ویسٹ انڈیز کے سٹار بیلے باز برائن لارا نے بھی ان کٹھنٹز میں انگلینڈ کو موٹ فیورٹ قرار دیا ہے ان کا کہنا ہے کہ ورلڈکپ کی ٹوٹی میں ویسٹ

انڈیز سے گلست کے بعد اب انگلینڈ کی ٹیم میں بہترین پرجوش کھلاڑی ہیں۔

**پہلی چیمپیئنز ٹرافی 1998ء کے کپتان کدھر گئے۔۔۔**  
پہلی چیمپیئنز ٹرافی فاتح ٹیم جنوبی افریقہ کے کپتان ہینری کروٹے اب اس دنیا میں نہیں۔ وہ ایک ایئر کرافٹ حادثہ میں ہلاک ہو گئے تھے۔ آسٹریلیا ٹیم کے کپتان مارک واہ تھے وہ آج کل پراپرٹی کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد رگبی کلب سے بھی منسلک رہے۔ انگلینڈ کے اس وقت کے کپتان ایڈم ہو لیوگ تھے۔ انگلینڈ اس چیمپیئنز ٹرافی میں ایک کمزور ٹیم تھی۔ ایڈم آج کل آسٹریلیا میں مقیم ہیں اور پراپرٹی کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔ انڈین ٹیم کے کپتان انیلر الدین تھے وہ آج کل کلکتہ کی طرف سے سیاست میں

وارد ہیں اور اتر پردیش کے ضلع مراد آباد سے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ ٹیڈزی لینڈ کے اس وقت کے کپتان سٹیفن فلیمنگ آج کل کرکٹ سے متعلقہ کمپنی چلا رہے ہیں اور انہوں نے سابق کپتان بریڈن سیکول کو بھی اپنے ساتھ کمپنی میں شامل کر لیا ہے۔ پاکستان ٹیم کے کپتان عامر سہیل تھے۔ بائیں ہاتھ سے کھیلنے والے اوپنر ہینریکسن آج کل سیاست میں دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کا چھکاؤن لیگ کی طرف ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ بی ڈی ویلنٹر پر کرکٹ تجزیہ کار کے طور پر بھی نظر آتے ہیں۔ سری لنکا کپتان ار جتارانا رنگا تھے وہ بھی آج کل سیاست میں ہیں اور صدارتی الیکشن میں سرسینا کو سپورٹ کرنے کے بعد سری لنکا کیبٹ کے وزیر ہائی وے اور پورٹ اینڈ شپنگ ہیں۔ ویسٹ انڈیز کے کپتان برائن لارا آج کل نیوکیسل سے وابستہ ہیں اور کرکٹ کی کچھ مصروفیات رکھتے ہیں۔ زمبابوے کے ایگسٹر کیمبل ریٹائرمنٹ کے بعد چیمپئنز ٹرافی کرکٹ کمیٹی رہے پھر چیف سلیکٹر زمبابوے کرکٹ ٹیم بن گئے۔

### پاکستانی کپتان سرفراز احمد کا انڈیا کیخلاف اپنا قدرتی جارحانہ کھیل کھیلنے کا فیصلہ

پاکستانی کپتان سرفراز احمد نے کہا ہے کہ وہ چیمپیئنز ٹرافی میں اپنا



قدرتی کھیل کھیلیں گے اور انڈیا کیخلاف بیچ سے شروع ہو کر پورا ایونٹ کسی بھی پریشر سے آزاد ہو کر کھیلیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ دورہ ویسٹ انڈیز میں ہم نے اپنی فیلڈنگ میں بہتری کی ہے اس کے علاوہ آٹھ سٹن میں بھرپور پریکٹس اور وارم اپ میچز کے بعد ہم ایونٹ کیلئے تیار ہیں۔ چیمپیئنز ٹرافی میں انڈیا کیخلاف ہمارا نیکارڈ اچھا ہے اور اسے ہم اس ایونٹ میں بھی برقرار رکھیں گے۔ انڈیا کیخلاف ہمارے لئے بڑا پرجوش ٹھہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی پریشر کے بغیر اپنا قدرتی کھیل کھیلوں گا جیسے کہ ڈومیسٹک کرکٹ میں کھیلتا رہا ہوں۔ بنگلہ دیش ٹیم کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش ٹیم کچھ عرصہ سے بہت اچھا فارم کر رہی ہے اور اگر ہم بھی فائل میں مد مقابل ہونے تو ہم اقبال جیسے اس کے بیٹسینوں سے فیرد آ رہا ہوگا۔

### برائن لارا کو چیمپیئنز ٹرافی 2004ء میں فتح کی یاد دہانی

ویسٹ انڈیز کے عظیم بیٹسین برائن لارا کو چیمپیئنز ٹرافی 2004ء میں فتح کی یاد دہانی کی۔ انہوں نے کہا کہ میں اس یادگار فتح گریم کا حصہ تھا اور ہم نے انگلینڈ کی سرزمین پر چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ اب انہیں افسوس ہے کہ ان کے ملک کی ٹیم اس ایونٹ کا حصہ نہیں ہے۔ یہ فتح انہیں بیٹس یاد رہے گی اور چیمپیئنز ٹرافی میں کھیلنا ان کے لئے ہمیشہ چیلنج رہا ہے۔ ویسٹ انڈیز کی ٹیم زیادہ نورمانٹ میں جیت سکی لیکن 2004ء کی اوول کرکٹ گراؤنڈ کی ستمبر کی وہ دھندلی شام انہیں آج تک یاد ہے اور اس فائل فتح کی یاد آتی رہتی ہے۔

### اس بار جدید ٹیکنالوجی کے نئے تجربے۔۔۔ ہر منظر نظروں

اس بار آئی سی سی چیمپیئنز ٹرافی کے میچز میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا ہے اور شاہین کرکٹ ٹی وی سکرینوں کے لئے بیچ کے دوران سنے تجربات ایک خوشگوار ہوا کا جھونکا ہوں گے۔ آٹھ سٹن کرکٹ گراؤنڈ، کارڈف اور اوول کرکٹ گراؤنڈ میں کھلاڑیوں کے ٹریکنگ کیمروں، سپاڈر کیمروں، فرنٹ اور ریورس ویو سٹپ کیمروں، ہاک آئی کیمروں کا استعمال کیا گیا ہے جس سے مختلف اطراف کے مناظر سے شاہین کرکٹ اندوز ہو رہے ہیں۔ اس بار آئی سی سی اور انگلینڈ کرکٹ بورڈ نے گراؤنڈ میں تھری جی اور فور جی ٹیٹ ورک پر پریشر کم کرنے کیلئے اور رائلوں میں آسانی کیلئے ہائی لیول واٹ فائی کا انتظام کیا ہے۔ آئی سی سی کے میٹنگ ڈائریکٹر سٹیو ویلرڈی کا کہنا تھا کہ گراؤنڈ سے باہر کے مناظر کیلئے بھی خاص کیمرے لگائے گئے ہیں۔ اس جدید ٹیکنالوجی سے ناظرین گراؤنڈ کے اندر تماشائی بلکہ گراؤنڈ سے باہر کے شاہین بھی بھرپور لطف اٹھا سکیں گے۔

☆☆☆



## 8: باب کریں

باب کریں کو سب سے زیادہ شہرت ٹی وی سیریز "گائیز ہیرو" میں باکمال اداکاری کرنے پر ملی۔ باب کریں ایک ہونہار اداکار تھا اور اداکاری کے شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگ اور عام لوگ اس سے بہت محبت کرتے تھے۔ وہ آری زونیا میں اپنے گھر میں مردہ پایا گیا۔ اس کے گھر سے قطعی طور پر ایسے نشانات نہیں ملے کہ کسی نے زبردستی گھسنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے تفتیش کار اس نتیجے پر پہنچے کہ جس نے بھی باب کریں کو موت کے گھاٹ اتارا وہ جینی طور پر اسے جانتا تھا۔ بعد میں اس ملک کا رخ جان بھری کارپینٹری طرف مڑ گیا۔ جان



بھری کے باب کریں سے دوستانہ تعلقات تھے۔ کارپینٹری گاڑی سے خون بھی ملا جو کریں کا تھا لیکن اس زمانے میں ڈی این اے ٹیسٹنگ نہیں ہوتی تھی یہی وجہ ہے کہ کچھ ثابت نہ ہو سکا۔ جب اس مقدمے کو دو بارہ حوالا کیا تو کارپینٹری مجرم ثابت نہ ہو سکا کیونکہ شہادتیں نا کافی تھیں۔ ابھی تک یہ سوال ہتھوڑے کی طرح لوگوں کے ذہنوں پر برستا ہے کہ آخر باب کریں کو کس نے قتل کیا؟

## 9: بریڈن کیٹھ

بریڈن کیٹھ کا شاندار کیریئر چار عشروں پر محیط تھا۔ اس کی ان گنت فلموں نے باکس آفس پر زبردست کامیابی حاصل کی۔ آخری دنوں میں بریڈن کیٹھ کے بارے میں علم ہوا کہ وہ بھیپھروں کے سرخان میں جتا ہے۔ حالانکہ وہ دس برس پیشتر قریباً کوٹلی ترک کر چکا تھا۔ دراصل بھیپھروں کے سرخان کی وجہ سے اس کی موت واقع نہیں ہوئی بلکہ اس نے اپنے آپ کو گولی ماری تھی جس کی وجہ زبردست مایوسی اور مانی پریشانیاں تھیں۔ کچھ عرصہ قبل اسے یہ علم ہوا تھا کہ اس کی بیٹی نے خودکشی کر لی ہے۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اس خبر نے ہی بریڈن کیٹھ کو مجبور کیا کہ وہ اپنی زندگی کا خاتمہ کر لے۔ بریڈن کیٹھ نے مقبول ٹی وی سیریز "دی فیلٹی انویزور" میں اہل اس میں کئی شک کی گئی تھی کہ کیٹھ نے اپنے والدین سے متاثر ہو کر اداکاری شروع کی۔ خودکشی کے وقت اس کی عمر 75 برس تھی۔

## 10: سیل منیو

سیل منیو کو اس کی فلم "سیل وڈ آؤٹ اے کاڈ" کی وجہ سے اب تک یاد رکھا جاتا ہے۔ اس فلم میں جیمز ڈین بھی تھا۔ سیل منیو کو اس انجیل میں اس گلی میں مردہ حالت میں پایا گیا جو اس کے گھر کی طرف جاتی تھی اسے چاقو کے وار کے جلاک کیا گیا تھا۔ ایک ہیڑا بیٹے والے شخص کو منیو کے قتل کے جرم میں گرفتار کیا گیا اور اسے سزا بھی دی گئی۔ سیل نے ایک جھپٹے کے ذریعے میں ایک لٹب زن کا کردار ادا کیا۔ اس ذریعے میں اس نے مزاحیہ اداکاری بھی کی تھی جو سیل منیو نے نہایت مہارت سے کی تھی۔ اس کی اداکاری کو بڑے مشہور نقادوں نے سراہا تھا۔ اس کے بارے میں اب تک یہ رائے قائم ہے کہ وہ اپنے وقت سے بہت آگے کا اداکار تھا۔

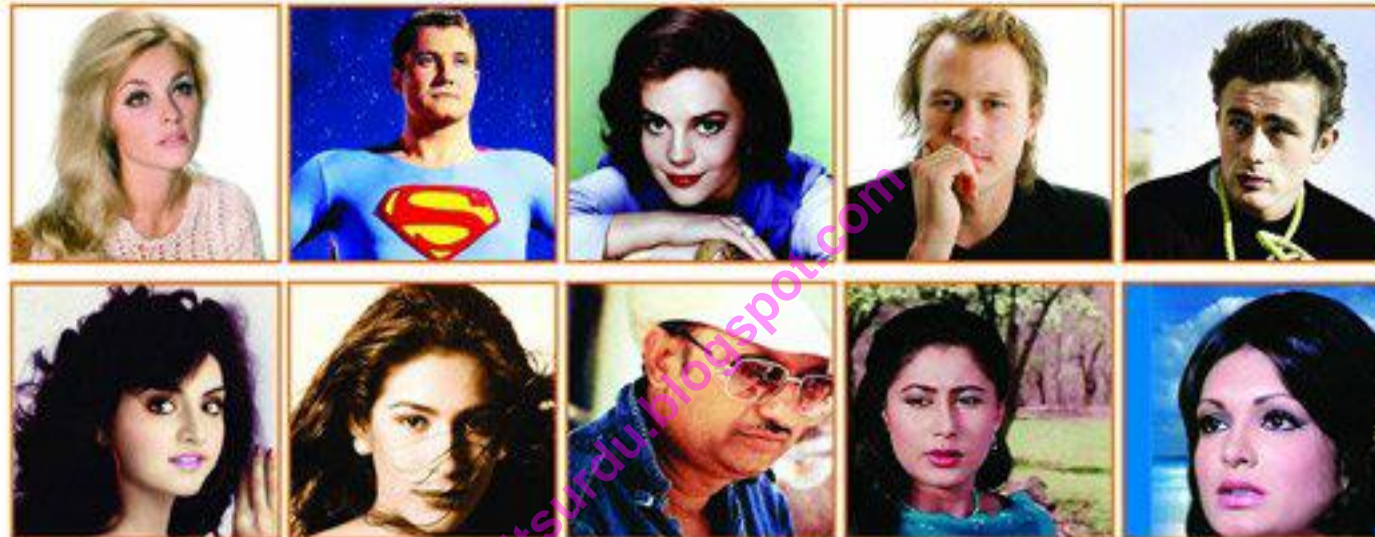
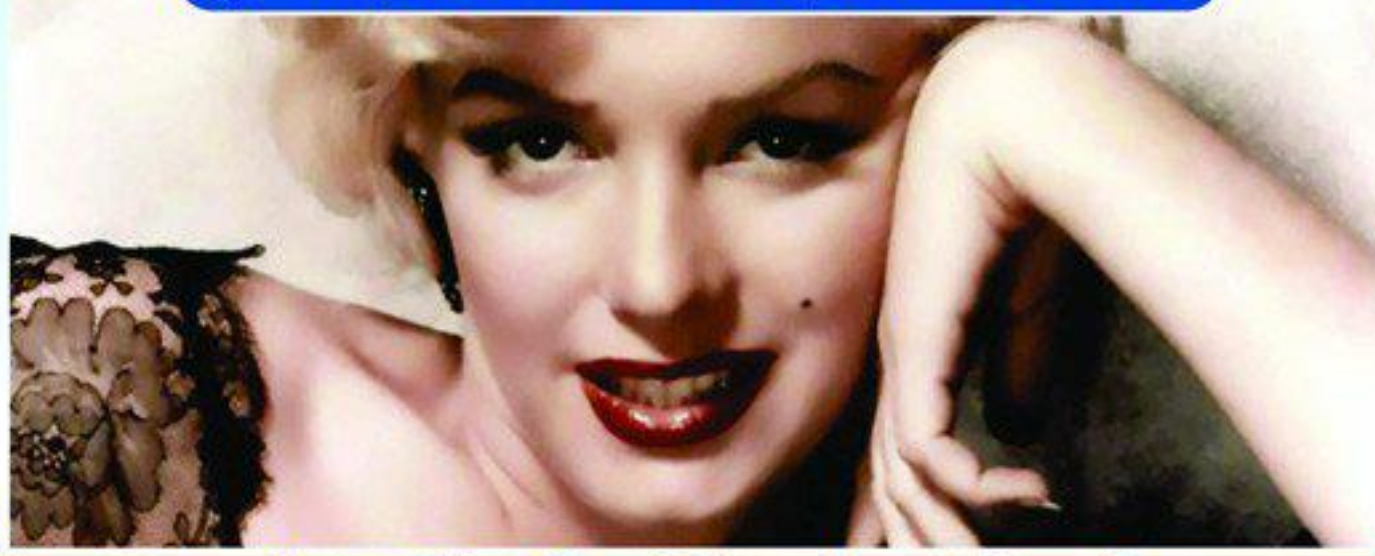
اب ہم اپنے قارئین کو بانی وڈ کے ان فنکاروں کے بارے میں بتائیں گے جو غیر طبعی موت کا شکار ہوئے

## 1: گورودت

گورودت کا شمار ہندوستان کے عظیم اداکاروں اور ہدایت

## ہالی وڈ اور بالی وڈ کے فنکار جو غیر طبعی موت کا شکار ہوئے

ان فنکاروں نے بہت شہرت کمائی، ابھی تک لوگ ان کو یاد کرتے ہیں



## 6: جیمز ڈین

جیمز ڈین وہ واحد اداکار ہے جسے اس کی موت کے بعد ایک ہی ایوارڈ کیلئے نامزد کیا گیا۔ اور یہ ایوارڈ اسے فلم "ایسٹ آف ایڈن" میں شاندار اداکاری پر ملا جیمز ڈین کو فلم "جائٹ" میں بھی عظیم اداکاری کرنے پر اس کی موت کے بعد ایوارڈ دیا گیا۔ صرف 24 برس کی عمر میں اس نے جوان کا کارہائے میں انتقال ہو گیا۔ جس جگہ یہ حادثہ رونما ہوا اس جگہ کا نام "جیمز ڈین میموریل" رکھ دیا گیا۔ بانی وڈ کو جیمز ڈین کی ناگہانی موت کا بہت صدمہ ہوا۔ وہ عقوان شباب میں موت کی وادی میں اتر گیا۔ زخمی ہوتا تو ایسے کردار کا جو ہمیشہ زندہ رہتے۔

## 7: تھیلیما ٹیڈ

تھیلیما ٹیڈ کا شمار امریکہ کی مشہور ترین اداکاروں میں ہوتا تھا جس نے اپنے کیریئر کے دوران کم از کم 120 فلموں میں اداکاری کے جوہر دکھائے۔ اسے زیادہ تر اس کی شاندار مزاحیہ اداکاری کی وجہ سے یاد رکھا جاتا ہے۔ اسے اپنی اس مزاحیہ اداکاری کی وجہ سے بہت پذیرائی ملی۔ تھیلیما ٹیڈ غیر طبعی موت سے ہمکنار ہوئی اور اس کی موت کا راز بھی ابھی تک نہیں کھل سکا۔ وہ اپنی کارکی اگلی نشست پر مردہ پائی گئی۔ یہ گیراج اس کے محبوب کی سابقہ بیوی کا تھا وہ کاربن مونو آکسائیڈ کے دھوکے کی تاب نہ لاسکی۔ یہ قیاس آرائیاں زوروں پر تھیں کہ اسے ایک ریسٹورنٹ کے تازے سے قتل کیا گیا۔ یہ ریسٹورنٹ تھیلیما ٹیڈ کی ملکیت تھا۔ اس کے دوستوں نے بتایا کہ وہ شام کو بڑے اچھے موڈ میں تھی اور قطعی طور پر اس بات کا احساس نہیں ہوتا تھا کہ اس کا خودکشی کا ارادہ ہے۔ تھیلیما ٹیڈ کی موت سے بے شمار لوگوں کو صدمہ ہوا کیونکہ وہ اپنی زندگی سے بہت شادمان تھی۔

قرار دیا جاتا ہے۔ ان دونوں فلموں میں یہ اداکار کئی بلیک بیلوں پر نظر آیا۔ "ڈارک ٹائیٹ" میں جس بے مثال اداکاری کا مظاہرہ جیتھ لیجر نے کیا اس کے بارے میں فلمی نقادوں نے کہا کہ کوئی اور اداکار اس پائے کی اداکاری نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی موت کے بارے میں یہ بھی کہا گیا کہ لیجر نے زیادہ مقدار میں نشہ آور دواؤں کا استعمال کیا جس میں نیند کی

کیوں کیا۔ ابھی تک اس قتل کے معنی کبھی نہیں کیا جا سکا۔

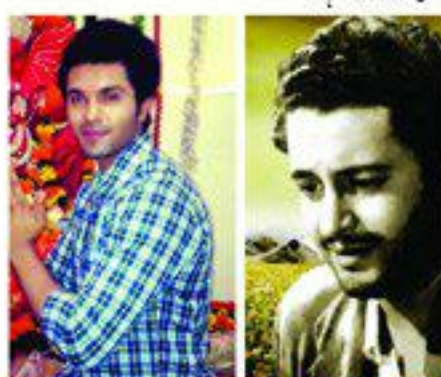
## 4: نیٹا لانی وڈ

نیٹا لانی وڈ ایک امریکی اداکارہ تھی جس کے آباؤ اجداد کا تعلق روس سے تھا۔ سان فرانسسکو میں پیدا ہونے والے نیٹا لانی وڈ نے بہت جلد اداکاری شروع کر دی۔ موت کے وقت نیٹا لانی

مارلن منرو کی موت انتہائی پراسرار تھی۔ اس کے کئی سیکینڈل تھے۔ امریکی صدر کینیڈی سے بھی اس کا عشق چلتا رہا، اس نے 3 شادیاں کیں جو نا کام رہیں

ہالی وڈ میں دیو یا بھارتی اور پروین بانی کی موت سب سے المناک تھی، آج بھی ان کی موت کا غم کم نہیں ہوا۔ گورودت کی موت کا معنی ابھی تک حل نہیں ہوا

گولیاں بھی شامل تھیں۔ سیانی طبیعت کا مالک یہ شخص ایک قلاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا اور یہ قلاب پینے کیلئے اسے دینے کے مجبور کیا تھا۔ اس کی المناک موت کے باوجود جیتھ لیجر کو کینیڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ اگرچہ وہ یہ جہاں چھوڑ چکا ہے لیکن جوکر ابھی تک زندہ ہے۔



وڈ 56 فلموں اور ٹی وی ڈراموں میں کام کر چکی تھی۔ اس کی موت بھی ایک مہم بن گئی جو ابھی تک حل نہیں ہو سکا۔ وہ سامنا کینیا لیا کے جزائر پر اپنے شوہر رابرٹ وکلیئر اور اداکار کرسٹوفر وائسن کے ساتھ چھپا ہوا تھا۔ رات کے وقت پانی میں اس کی لاش برآمد ہوئی۔ پتہ چلا کہ اس کی موت ڈوبنے سے ہوئی اور اس وقت اس نے کافی مقدار میں شرب پی رکھی تھی۔ ابھی تک یہ علم نہیں ہو سکا کہ کیا یہ خودکشی تھی یا جھٹل ایک حادثہ۔ یہ ایک بہت بڑا حادثہ تھا کیونکہ اس اداکارہ کو 13 کینیڈی ایوارڈز کیلئے نامزد کیا جا چکا تھا اور اس کی عمر اس وقت صرف 25 برس تھی۔ بہر حال یہ کیسے موت سے ہمکنار ہوئی ابھی تک اس کا علم نہ ہو سکا۔

## 5: جیتھ لیجر

"دی جوکر" کا کردار ادا کرنے پر جیتھ لیجر کو زبردست شہرت ملی۔ اس کے علاوہ "ڈارک ٹائیٹ" کو بھی جیتھ لیجر کی شہرت فلم

## عبدالحمید ظفر

ہالی وڈ اور بانی وڈ کے ایسے فنکاروں کو آج بھی لوگوں کی کثیر تعداد یاد کرتی ہے جو غیر طبعی موت کا شکار ہوئے۔ آج ہم اپنے قارئین کو ایسے فنکاروں کے بارے میں بتائیں گے اور ایک فنکار کی حیثیت سے ان کے کارناموں کے بارے میں بھی آگاہ کیا جائے گا۔ ان میں کچھ ٹی وی کے فنکار بھی شامل ہیں۔ سب سے پہلے ہم بانی وڈ کے فنکاروں کا تذکرہ کریں گے۔

## 1: مارلن منرو

مارلن منرو کا شمار ہالی وڈ کی ان اداکاروں میں ہوتا ہے جنہوں نے بے مثال شہرت حاصل کی۔ مارلن منرو کی نہ صرف فلمیں مشہور ہوئیں بلکہ اس کے سیکینڈل بھی زبان زد عام ہوئے۔ اس کا ایک سیکینڈل سابق امریکی صدر جان ایف کینیڈی کے ساتھ بھی مشہور ہوا۔ مارلن منرو نہ صرف فلمیں اور ٹیلیوژن پر تھی بلکہ اس نے اپنی اداؤں سے لاکھوں لوگوں کو دہرایا بنا رکھا تھا۔ اس



نے تین شادیاں کیں جو سب طلاق پر منتج ہوئیں۔ جان ایف کینیڈی کے بھائی رابرٹ کینیڈی کے ساتھ بھی اس کے عشق کے قصے عام ہوئے۔ تمام عرصہ وہ ایک متاثرہ عورت رہی لیکن اس نے کبھی پرواہ نہیں کی۔ اس کے بارے میں کیا کہا جاتا تھا وہ اس سے بھی ہمیشہ بے نیاز رہی۔ وہ لفظوں کے ساتھ کھینچنے کا ہنر جانتی تھی، وہ عورتوں کے حقوق کی زبردست علمبردار تھی۔ مارلن منرو کو کیلیفورنیا میں اپنے گھر میں مردہ پایا گیا۔ یہی خیال کیا گیا کہ منرو نے نشہ آور دواؤں سے زیادہ مقدار میں کھائی ہیں۔ تفتیش کاروں نے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ منرو نے خودکشی کی ہے۔ کچھ کا خیال تھا کہ منرو کو قتل کیا گیا ہے۔ اس کی کوئی شہادت نہیں مل سکی۔ رپورٹس کے حوالے سے یہ کہا جاتا ہے کہ مارلن منرو نے موت سے پہلے صدر کینیڈی سے آخری بار فون پر بات کی تھی۔ اس سے یہ شبہ تقویت پکڑ گیا کہ منرو کی موت سی آئی اے کی سازش کا نتیجہ ہے۔ بہر حال ابھی تک حتمی طور پر اس موت کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

## 2: شیرون ٹیٹ

شیرون ٹیٹ امریکہ کی ایک مشہور ماڈل تھی جس کی تصویر امریکہ کے فیشن جرائد کے سرورق پر چھپا کرتی تھی۔ اس کی سب سے پہلی فلم "ویلی آف ڈیٹر" تھی جو 1967ء میں ریلیز ہوئی۔ اس فلم میں شاندار کارکردگی کی وجہ سے شیرون کو گولڈن گلوب ایوارڈ دیا گیا۔ اسے اور چار دوسروں کو چارلس مین کے بیروکاروں نے سفاکانہ طریقے سے قتل کر دیا۔ ہالی وڈ کے فنکاروں نے اسے ایک ہونہار اداکارہ قرار دیا جو بد قسمتی سے قتل کر دی گئی۔ قتل کے وقت شیرون ٹیٹ کی عمر صرف 26 برس تھی پورا ہالی وڈ اس کے سوگ میں ڈوب گیا۔ چارلس مین ابھی تک قید میں ہے۔

## 3: جارج ریویز

جارج ریویز امریکی ٹی وی کا مشہور اداکار تھا۔ 1950ء کے ٹی وی پروگرام "وی ایڈ ونڈر آف پیرمن" سے اس نے بے پایاں شہرت حاصل کی۔ اس نے ہالی وڈ کی شہرہ آفاق فلم "گون دووی ونڈ" میں سات ٹائرین کا کردار ادا کیا تھا۔ اسے اپنے گھر میں مردہ پایا گیا اور اس کے جسم پر گولی کا نشان تھا۔ پہلے یہ سمجھا گیا کہ جارج ریویز نے خودکشی کی ہے۔ ایک رات نے یہ بھی کہ جارج ریویز شنگ کے دوران زخمی ہوا۔ تفتیش کاروں نے اس امر کی نشاندہی کی کہ ریویز کی جلد پر گرن پوڈ نہیں تھا۔ یہ ایک غیر طبعی بات تھی کہ خودکشی سے قتل کرنے والے کی جلد پر گرن پاؤڈر نہ ہو۔ اس کے علاوہ پستول پر ریویز کی انگلیوں کے نشانات بھی نہیں تھے۔ جارج ریویز بہت اچھی زندگی گزار رہا تھا اور بات سمجھ سے بالاتر تھی کہ آخراں نے اپنے آپ کو قتل



دیویا بھارتی نے "دیوانہ" اور "دل کا کیا قصور" میں کمال کی اداکاری کی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک عمارت کے پانچویں فلور سے گر کر جاں بحق ہوئی اس بارے کچھ پتہ چل سکا کہ اسے کسی نے دھکا دیا تھا یا وہ نشے کی حالت میں تھی اور اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی۔ دیویا بھارتی کا فلمی کیریئر بہت مختصر تھا لیکن اس نے اس دوران بھی اپنے فن کے اہل نقوش چھوڑے۔

### 7: کنال سنگھ

جب کنال سنگھ کی پہلی فلم "دل ہی دل میں" ریلیز ہوئی تو وہ ایک دم شہرت کی بلندیوں تک پہنچ گیا۔ وہ خاص طور پر نوجوانوں میں اپنے لمبے بالوں کی وجہ سے بہت مقبول تھا۔ 2008ء میں اس نے پسندہ گلے میں ڈال کر خودکشی کر لی۔ اس کی ناگہانی موت نے ہر کسی کو اداس کر دیا۔ لیکن کنال سنگھ کی موت کے بعد اس کے باپ نے دعویٰ کیا کہ اس کے بیٹے نے خودکشی نہیں کی بلکہ اسے قتل کیا گیا۔ بہر حال اس موت کا معاہدہ بھی مکمل نہیں ہو سکا۔

### 8: نفیسہ جوزف

وی نے نفیسہ جوزف نے بھی بہت جلد مقبولیت حاصل کی لیکن اس کا فلمی کیریئر اس وقت اچانک ختم ہو گیا جب اس نے 26 برس کی عمر میں خودکشی کر لی۔ پولیس تحقیقات کے مطابق اس کی شادی ایک کاروباری شخص گوتم چندو سے ہوئی تھی لیکن پھر کسی اہم بات پر دونوں میں اختلافات کی وجہ سے نفیسہ جوزف نے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ اس کی جواں سال موت کا بھی بانی وہی بہت سوگ منا گیا۔ اس اداکارہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ بہت باصلاحیت تھی۔

اس کے علاوہ دو اور اداکاروں کا ذکر بھی ضروری ہے ایک جیٹا خان اور دوسرے ام پوری۔ ان دونوں کی موت بھی غیر طبعی تھی۔

☆☆☆



قاصد کی حیثیت سے بہت نام کمایا۔ وہ بھی اپنے زمانے کی ذہین ترین اداکاروں میں سے ایک تھی۔ اس نے جیتا بھجن، ششی کپور اور دیگر مشہور اداکاروں کے ساتھ کام کیا۔ اس نے جیہ زندگی گزارا ایک دور میں وہ فحشیات کا استعمال کرنے لگیں اور وہ کبھی دیر تک فحشیات کا استعمال کرتی رہیں۔ پھر وہ ایک طویل عرصے تک ملک سے باہر بھی رہیں۔ 20 جنوری 2005ء کو وہ اپنے ہمجنی والے قلیف میں مردہ پائیں گئیں۔ ابھی تک اس بات کا حکم نہیں ہو سکا کہ کیا پروین نے خودکشی کی تھی یا وہ فطری موت سے ہنسا ہوئی تھیں۔ پروین کی فحش حاصل کرنے کیلئے پولیس کو اس کے گھر کا دروازہ توڑنا پڑا تھا۔ پروین بولی نے "مجبور، تنک حلال" اور "کالا پتھر" جیسی سیر بہت فلموں میں کام کیا۔ اس کے مداحین کی تعداد لاکھوں میں تھی۔

### 6: دیویا بھارتی

90ء کی دہائی کے شروع میں ایک نوجوان اداکارہ دیویا بھارتی نے اپنی خوبصورتی اور بے ساختہ اداکاری سے پورے ہندوستان میں دھوم مچا دی۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ 19 برس کی یہ لڑکی اتنی جلدی موت کی وادی میں اتر جائیگی۔

### 4: پریا راج ونش

پریا راج ونش بانی وڈ کی حسین ترین اداکاروں میں سے ایک تھی۔ اس اداکارہ کے بولنے کا انداز بھی شائقین فلم کو خوب بہتا تھا لیکن بد قسمتی سے اس کی صلاحیتوں کو صحیح معنوں میں تسلیم نہیں کیا گیا۔ پریا راج ونش نے "میرا بھیا" اور "ہنسنے زخم" جیسی فلموں میں کام کیا۔ "قدرت" میں بھی ان کی اداکاری کو بہت پسند کیا گیا۔ اس نے ہڈیاں چھین آئند سے



شادی کی تھی۔ 2000ء میں پریا کو قتل کر دیا گیا شروع میں یہ کہہ کر اس معاملے کو نمٹا دیا گیا کہ پریا نے خودکشی کی ہے لیکن بعد میں یہ حقیقت سامنے آئی کہ اسے جیتن آئند کے بچوں اور ان کے دو دیگر دو ساتھیوں نے موت کے گھاٹ اتارا۔ قتل کی وجہ جانیداد کا حصول تھا۔ اس المناک موت نے بھی پورے بانی وڈ کو را دیا۔ جس نے بھی پریا راج ونش کی موت کی خبر سنی اس کی آنکھیں اٹھکار ہو گئیں اس میں کوئی شک نہیں کہ پریا راج ونش جیسی اداکارائیں بانی وڈ میں کم آتی ہیں۔

### 5: پروین باہی

70ء اور 80ء کی دہائی میں پروین بانی نے ایک اداکارہ اور

### 3: من موہن ڈیسانی

مشہور بھارتی ہدایت کار من موہن ڈیسانی اپنے وقت کے نہایت کامیاب ہدایت کار تھے۔ انہوں نے بڑی کامیاب فلمیں بنائیں۔ ان کی بنائی گئی فلموں نے باکس آفس پر زبردست کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے مشہور اداکارہ نندہ سے شادی کی تھی۔ ان کی مشہور فلموں میں "امرا کبر اتھوئی"، "تلی"، "پرویش"، "دیش پریمی" اور "آگے لگ جا" شامل ہیں

ان کی موت نے بھی زبردست تجسس پیدا کر دیا۔ وہ ممبئی کی گرانٹ روڈ پر واقع اپنے گھر کی چھت سے نیچے گر پڑے۔ ان کی موت کے بارے میں حقائق ابھی تک پراسراریت کی چادر میں لپٹے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ ڈیسانی نے اس لیے خودکشی کی کہ ان کی بعد میں آنے والی فلموں نے باکس آفس پر کامیابی حاصل نہیں کی، کچھ کا خیال تھا کہ چھت سے گرنے کی وجہ ان کی پرانی کمر درتھی۔ بہر حال یہ ایک المناک موت تھی۔ ہندوستان کی فلمی صنعت کو اس موت کا بہت دکہ ہوا۔ من موہن ڈیسانی بطور انسان بھی بہت اچھے تھے۔

### 2: سلک سمیتا

سلک سمیتا کو بے گناہی دی جانے کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ سلک سمیتا پر دو بوسہ پناہ دے دی تھی اور اس حوالے سے قسمت بھی اس کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی۔ اس نے 17 برسوں میں 450 فلموں میں کمرے کے سامنے بڑی کامیابی سے منہ کش کے طور پر کام کیا۔ یکدم حالات نے پٹا کھینچا اور 1996ء میں اس نے زہر کھا کر خودکشی کر لی۔ اس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اس کی خودکشی کی وجہ نا کام عشق مایوسی اور شراب پر ضرورت سے زیادہ انحصار تھا۔ بہر حال بانی وڈ کیلئے یہ بڑا نقصان تھا۔ ظاہر ہے ایسی اموات کا دکہ ہمیشہ رہتا ہے۔

آرڈی نیس 1979ء کی دفعہ 19 اور 10 کے تحت مقدمہ بننا ہے کیونکہ باؤسنگ سکیم کے لیے جو نقشہ منظور کروا گیا وہ نقشہ عوام الناس کو دکھانے کی بجائے کوئی اور نقشہ دکھایا گیا۔ کیونکہ طرز پارٹی نے آپ کی اور شدہ رقم بھی واپس کرنا ہے اور انہوں نے سکرٹری سے اتنی زیادہ رقم وصول کر لی جتنے پلاٹ سکیم والوں کے پاس موجود ہیں تھے لہذا عدالت عالیہ یہ مشاہدہ فرما رہی ہے کہ ریکل اسٹیٹ کے کاروبار میں فراڈ کے معاملات بڑھتے جا رہے ہیں۔ مالی بے ضابطگیوں ریکل اسٹیٹ کے کاروبار میں عام ہیں اور ان کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹنا ضروری ہے لہذا اس طرح کے مقدمہ میں عمومی طور پر خزانہ کی ضمانت نہیں لی جاتی۔

محمد اسرار خان، سیکوٹ: میرے بھائی کو نا جائز مقدمہ میں پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ تفتیشی افسر درست تفتیش کرنے کے لیے اور میرے بھائی کو بے گناہ قرار دینے کے لیے رشوت کا تقاضا کر رہا ہے میں نے مجبوراً پیسے بھی دس ہزار روپے تفتیشی افسر کو بطور رشوت دیے اس کے باوجود وہ مزید پیسے ہزار روپے مانگ رہا ہے جو کہ میں نہ دے سکتا ہوں اور نہ دینا چاہتا ہوں لہذا میں اس راہی افسر کے خلاف کیا کاروائی کروں؟

جواب: دیے تو پولیس کا حکم عوام کی سہولت اور انصاف کے لیے بنایا گیا ہے اور پولیس کو چاہیے کہ وہ میرٹ پر تفتیش کریں لیکن آپ نے بھی رقم رشوت دس ہزار روپے کر قانون کی خلاف ورزی کی ہے اس کے باوجود حکم اسناد رشوت ستانی اسی طرح کے رشوت خور افراد کے لیے بنایا گیا ہے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اسی تفتیشی افسر کے خلاف ڈائریکٹر جنرل محکمہ اسناد رشوت ستانی کو درخواست برائے اندراج مقدمہ دائر کریں تو حکم اسناد رشوت ستانی برطانوی قانون کاروائی کرتے ہوئے اس راہی افسر کے خلاف زیر دفعہ 161 تعزیرات پاکستان اور زیر دفعہ 47 PCA5(2) برطانوی قانون اسناد رشوت ستانی مقدمہ درج کرے گا۔

اس نے دفعہ 17 اور دفعہ 22 اینگریجشن آرڈی نیس 1979ء کا ارتکاب کیا ہے۔ بیان حلفی معززین علاقہ اور چیک کی شکل میں اور انڈیا کے حوالہ سے طرز کی ضمانت کافی مشکل محسوس ہوتی ہے کیونکہ دستاویزی شواہد بھی اس کے خلاف جا رہے ہیں۔

جیل کوٹ، چنڈہ: سنا ہے کہ قانون میں عورت کے ساتھ نرمی برتی جاتی ہے اور اس کی فوجداری مقدمات میں ضمانت کے حوالہ سے کافی رعایت کی جاتی ہے؟

جواب: یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ خواتین کے ساتھ فوجداری قانون بھی کسی حد تک نرمی برتا ہے مگر ایک مقدمہ میں ایک طرز خاتون سے 4090 گرام چرس برآمد ہوئی اور یہ براہ راست عورت کے قبضہ سے برآمد کی گئی چونکہ جرم سنگین نوعیت کا تھا لہذا ایسے مقدمات میں صرف عورت یا بیوہ ہونے کی بنا پر ضمانت عطا کی گئی اور ظاہری طور پر عورت چونکہ گناہ گار نظر آتی لہذا بانی وڈ نے ضمانت سے انکار فرما دیا۔

منصور احمد، کراچی: آج کل بہت مانگنا ایک ر. جان بن گیا ہے۔ قانون اس معاملہ میں شہریوں کو کیا تحفظ فراہم کرتا ہے؟

جواب: دفعہ 17 اسناد دہشت گردی ایک مجرم 1997ء کے مفہوم کے مطابق اگر کوئی شخص کسی کو فوجیوں پر دھمکیاں دیتا ہے اور بڑی رقم جانوں کے طور پر طلب کرتا ہے تو نہ صرف اس کے عمل سے عوام الناس میں عدم تحفظ پیدا ہوتا ہے بلکہ آئینی اعتبار سے بھی یہ عمل حکومتی ذمہ داران پر عدم اعتماد کا مظہر بن جاتا ہے لہذا ایسے طرمان کی ضمانت اکثر اوقات مسترد کر دی جاتی ہے اور ان کو قانون کے کٹہرے میں لایا جاتا ہے۔

طلعت محمود قصور: باؤسنگ سکیم کے ایک پلاٹ مجھے برطانوی نقشہ بچا جبکہ منظور شدہ نقشہ کوئی اور تھا اور 15 لاکھ روپے وصول کر لیے۔ طرمان نے ضمانت کے لیے رجوع کر لیا ہے ممکنہ طور پر کیا ہو سکتا ہے؟

جواب: آپ کے مقدمہ میں اس باؤسنگ سکیم کے خلاف نیب

## پراپرٹی میں ہیرا پھیری کرنے والوں کے خلاف قوانین کیا ہیں؟



ایک ٹریول ایجنٹ نے پانچ لاکھ روپے لیے مگر بعد ازاں وہ وہاں سے اپنا دفتر بند کر کے کسی دوسری جگہ پر یہی مذموم کام کر رہا ہے اور چونکہ باؤسنگ لاکھ اس کے خلاف قانونی کارروائی کرنے سے ڈرتے ہیں۔ ہم نے مقامی باؤسنگ لوگوں سے مل کر اس کے خلاف FIR درج کروادی ہے۔ جس کے

ہیں اور ان کی سادہ کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اس طرح دفعہ 3, 7, 8, 9, 10 اسناد الیکٹرانک گرام ٹرانزیکشن آرڈی نیس 2009ء کے تحت زیر بار ہوتے ہیں بنیادی طور پر اس طرح کے لوگوں کا مقصد کسی کی عزت نفس مجروح کرنا یا ذاتی تصاویر کا غلط استعمال ہوتا ہے۔ لہذا لاہور ہائی کورٹ کی

## قانون بھتہ خوروں کے خلاف شہریوں کو کیا تحفظ فراہم کرتا ہے؟

ویڈیو بنا کر بلیک میل کرنا اور اسے دوسروں سے شیئر کرنا خطرناک نوعیت کا جرم ہے

2017ء کے تازہ ترین فیصلے میں ہی اس طرح کے رجحان کی تصحیح کی گئی ہے اور ضمانت مسترد فرمائی گئی کیونکہ طرز کے خلاف فیص یک سے کافی مواد اکٹھا ہوا اور طرز ایسے جرم میں ملوث تھا جو معاشرے کے خلاف تھا۔

اسلم خان، کھاریاں: میرے بھتیجے کو کویت بھجوانے کے لیے

جواب: ہمارے ملک میں الیکٹرانک ٹرانزیکشن کے بارے میں قانون آچکا ہے اور اس طرح کے جرائم کی روک تھام اور سدباب کو قانونی طور پر یقینی بنایا جا رہا ہے۔ آج کل کچھ شریر اور عاقبت نااندیش ان خاص بعض اوقات خواتین کا فیس یک اکاؤنٹ بیک کرتے ہیں ان کی ذاتی تصاویر ڈاؤن لوڈ کرتے

## نویڈ۔ اے۔ سید، ایڈووکیٹ

اکرام احمد، گجرات: ہمارے ہمسائے میں کالج کی طالبہ کو ایک اوپاش نوجوان نے اغوا کر کے اس کے ساتھ زیادتی کی اور بعد ازاں اس کی ویڈیو بنا کر اس کو بلیک میل کیا۔ FIR درج ہونے کے بعد اب اس نے عدالت سے ضمانت کے لیے رجوع کیا ہے؟ کیا اس کو ضمانت کا حق آسانی سے مل جائے گا؟ جواب: چونکہ طرز FIR میں تازہ ہے اور اس پر متاثرہ لڑکی کے ساتھ زیادتی کا الزام بھی ہے بقول آپ کے اس طرز نے لڑکی کی تصاویر بھی لی ہیں اور اس کو بلیک میل بھی کر رہا ہے۔ اگر متاثرہ لڑکی کا بیان پولیس کے رو برو دفعہ 161 ضابطہ فوجداری قائم نہ ہوا ہے جس میں اس نے طرز کو جرم میں مندر کیا ہے جب کہ پولیس نے تفتیش کے دوران اس کو اگر گناہ کا ٹھہرایا اور یہ ثابت ہو گیا کہ اس نے نہ صرف ویڈیو بنا کر موبائل فون میں محفوظ کر لی بلکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ شیئر بھی کیا تو یہ الزام طرز کو جرم کے ساتھ منسلک کرنے کے لیے کافی ہیں چونکہ طرز جرم دفعہ 497 ضابطہ فوجداری کی مندرجہ کار میں آتا ہے اور جرم خطرناک نوعیت کا ہے لہذا اسی طرح کے دیگر مقدمات میں ہماری اعلیٰ عدالتوں نے اکثر مقدمات میں ضمانت مسترد فرمائی ہے اور آپ کے پوچھے گئے سوال کے جواب میں طرز کی ضمانت کے امکانات کافی محدود نظر آتے ہیں۔

عائشہ خان، رانیہ: آج کل فیس یک اکاؤنٹ جعلی بنائے جا رہے ہیں۔ قانون اس کے بارے میں کیا کہتا ہے اور ایسے طرز کی ضمانت کے بارے میں قانون کا مٹھن کیا ہے۔

جواب: ہمارے ملک میں الیکٹرانک ٹرانزیکشن کے بارے میں قانون آچکا ہے اور اس طرح کے جرائم کی روک تھام اور سدباب کو قانونی طور پر یقینی بنایا جا رہا ہے۔ آج کل کچھ شریر اور عاقبت نااندیش ان خاص بعض اوقات خواتین کا فیس یک اکاؤنٹ بیک کرتے ہیں ان کی ذاتی تصاویر ڈاؤن لوڈ کرتے



**ORIENT**  
Live in Innovation

**Ultron Plus  
DC Inverter**

جو آپ چاہتے ہیں ہم جانتے ہیں!

اورینٹ کا سب سے بڑے انڈور یونٹ والا ڈی سی انورٹر، بڑے بی ٹی یوز اور بڑی ایئر تھرو کے ساتھ اتنی بجلی بچائے کہ ایک سال میں اسے سی کی قیمت پوری ہو جائے!



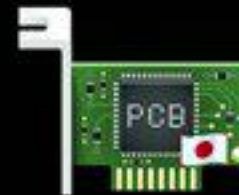
**50 Feet Long  
Air-throw**



**Biggest  
Indoor Unit**



**Full Money Back  
Guarantee in 1 Year**



**Japanese PCB**



**For All Weather**

To shop online with **Free Home Delivery** visit [www.orient.com.pk](http://www.orient.com.pk) or call **0300 0455570**

UAN: (042) 111-635-635 Toll Free: 0800-11635. Head Office/Factory: 26-Km Multan Road, Lahore. UAN: (042) 111-111-660 Fax: (042) 35451608, 35451617

Company Outlet Tel: 042-35178485-6, Cell: 0322-4311687

🏠 [Orient.com.pk](http://Orient.com.pk) 📘 [facebook.com/Orient.Pakistan](https://facebook.com/Orient.Pakistan)